ہے کہ امام کے پیچھے کچھ مت پڑھو نہ الحمد نہ اور کچھ وہ بیان نہ کیں چونکہ ہر شے کیواسطے ایک وقت
مقرر ہے بمصداق كُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا - خداتعالی قادر مطلق نے باران رحمت
جناب فخر خاندان فاضل اجل عالم بے بدل مجمع علوم وفنون حکیم مولوی مشتاق احمد صاحب اللہ دوامی
خلف الصدق مولوی محمد تاج الدین نبیرہ شاہ عبد الغنی صاحب ساکن جہم ضلع رہتک دام برکاتہ
بعنایت ایزدی مقلدین میں تشریف فرما ہوئے اور ہر فریق ثانی میں جناب مولوی محمد یعقوب بجا انصاف حسب
الاتفاق سے تشریف لے آئے - عرض کرتا ہے جبکہ ۹ - ستمبر ۱۸۹۵ عیسوی کی شب کو جناب مولوی
مشتاق احمد صاحب موصوف وعظ فرما کر فارغ ہوئے منشی عبد اللہ صاحب عرائض نویس اوس وعظ
میں موجود تھے اور یہہ خاکسار خادم العلماء بھی جلسہ وعظ میں بنظر استفادہ دینی حاضر تھا منشی نے مولوی
صاحب سے بیان کیا کہ مولوی یعقوب نے مجھکو بلا کر ہدایہ منگوا کر یہہ بات کہی کہ دیکھو تمہاری ہدایہ
میں بنج جسکو بھنگ کہتے ہیں مباح لکھا ہے حالانکہ بھنگ شریعت میں حرام ہے میں نے مولوی یعقوب
سے یہہ بات کہی کہ ہمارے مذہب کا کوئی عالم آجاوے تو ہم دریافت کر کے جواب دینگے اب بفضل
خداوند کریم جناب فخر خاندان حکیم مولوی مشتاق احمد صاحب تشریف لائے لہذا دریافت ہے ادم سوا
بنج اجوائن خراسانی کو کہتے ہیں چنانچہ مترجم در المختار کتاب فقہ نے اجوائن خراسانی ہی کر کے بنج کا
ترجمہ کیا ہے اور طب کی کتاب مفردات میں بنج کا ترجمہ اجوائن خراسانی کے ساتھ کیا ہے اور
لکہا غیاث اللغات میں کہ فقہاء و اطباء بھنگ کیواسطے جو گھوٹ کر پی جاتی ہے لفظ قنب کا
استعمال کرتے ہیں اور بنج اجوائن خراسانی کو کہتے ہیں دیکھو منشی عبد اللہ صاحب یہہ لوگ ناحق
منشی عبد اللہ صاحب نے کہا وہ لوگ موافق حدیث کے کہتے ہیں اور تمہارے پاس کوئی حدیث صحیح
نہیں چنانچہ تھوڑے عرصہ سے میں نے بھی نماز سریہ میں الحمد کا پڑھنا اختیار کیا ہے اگرچہ مذہب حنفی
رکھتا ہوں جب عاجز نے یہہ بات کہی ہمارے پاس اسبارہ میں حدیث صحیح موجود ہے کہ الحمد
امام کے پیچھے نہ پڑھنی چاہیے چنانچہ نور الہدایہ میں مذکور ہے منشی عبد اللہ صاحب نے کہا اچھا بھلا
یہہ منشی کیساتھ گفتگو ہو رہی تھی اوسیوقت کہ رات کے گیارہ بجے ہونگے میں اپنے مکان سے کتاب نور الہدایہ

و ترمذی شریف لایا مولوی مشتاق احمد صاحب نے دیکھکر فرمایا بیشک ترمذی کی حدیث صحیح ہے
جس سے الحمد کی ممانعت ثابت ہے منشی عبد اللہ نے کہا اچھا کتاب دیدو مین مولوی محمد یعقوب کو
دکھلا دون وہ کیا جواب دیتے ہین چونکہ منشی عبد اللہ صاحب واپس کتاب لائے اور تجویز کی دونون
صاحبونکو ایک جگہ جمع کرکے تصفیہ کرو لگا چنانچہ گیارہ ستمبر سنہ عیسوی کی شب کو بعد مغرب بنظر طلب
حق مولوی مشتاق احمد صاحب اور انکے ہمراہ منشی ذاصل محمد صاحب مدرس درجہ اول فارسی کی دعوت
کری جناب حافظ احمد علی صاحب چونکہ صاف گو اور مقلد مستیر برہنہ ہین اگرچہ عمر مبارک ستر سال کی ہے لہذا
دعوت بین جلسہ مباحثہ مین انکو نہ بلایا اور مولوی محمد یعقوب اور انکے ہمراہ حافظ احمد و میر مدد علی
کی دعوت کری معہ چند اشخاص دیگر بعد تناول طعام ہر دو جانبین سے ارادہ گفتگو تحریر کا ہوا
اوسوقت مولوی مشتاق احمد صاحب نے بہ زبان ارشاد فرمایا جناب مولویصاحب رزق آپکا اور ہمارا
خدا تعالیٰ کے اختیار مین ہے اور مصداق كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اس دنیا سے بے لقاء
سفر کرنا ہے لہذا نظر برحق رہیئے تاکہ حق ظاہر ہو جاوے اور گفتگو شروع ہوئی - یہہ فریق ثانی
اتباع ائمہ اربعہ کیا ہو اجتہاد دین اچھا نہین جانتے لہذا یہہ شرط قرار دی گئی کہ سوائے قرآن حدیث کی کسیکا قول
و فعل کوئی دلیل کے پیش نکرنا چاہیئے بحث کیگئی ہے اور جو عبارت مولویصاحب فریق ثانی کی بحث سے علیحدہ
اس لحاظ سے کہ طول ہو جا اور حق ظاہر ہوئے بلوچی لکھوائی اوسکی طرف مولوی مشتاق احمد صاحب نے کچھ خیال
نہ کیا اور الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنی چاہیئے اور الحمد کا پڑھنا نماز مین فرض نہیں ہے معہ آیتون حدیثون
نامی کردیا سنت والجماعۃ کو چاہیئے کہ اس فرقہ کے لوگونکی دھوکے مین نہ آوین طرح طرح کے فریق
اسوقت مین لوجہ بیباکی کے پیدا ہو گئے کل مسلمان ہوشیار رہین کہ شیطان درپے ایمان ہے اللہ تعالیٰ
اسلام کی ترقی کرے اور توفیق اتباع ظاہر ہادی کی اس عاجز کی یہی دعا ہے آمین ثم آمین -
جو آیت و حدیث کا منکر ہوگا وہ مسلمان نہیں -

یالفتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو بخاری مین حدیث ہو حر مسئلہ مین دونون فریق تسلیم کرینگے۔ دستخط مشتاق احمد محمد یعقوب

دعوی مولوی مشتاق احمد صاحب کا یہہ ہیے کہ سورہ فاتحہ پڑہنا حالت انفراد اور حالت اقتدا مین فرض نہین۔ دستخط مشتاق احمد - ۵ - جواب محمد یعقوب یہہ عرض کرتا ہیے کہ سورہ فاتحہ کا پڑہنا حالت انفراد اور حالت اقتدا مین بہت ضروری ہیے اگر نہ پڑہا نماز ہرگز نہوگی

محمد یعقوب - محمد یعقوب یہہ دلیل پیش کرتا ہیے کہ صفحہ ۱۰۴ بخاری مین عبادہ بن صامت رض سیے روایت ہیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتی ہیے نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہیے الحمد انتہی - محمد یعقوب عرض کرتا ہیے کہ حضرت تشریف لائیے ہین تبلیغ کیواسطے بموجب فرمان جناب باریتعالی بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ - پس اس حدیث سے حالت انفراد و حالت اقتدا مین پڑہنا الحمد کا ثابت ہوا چونکہ حدیث عام ہیے کسیکی تخصیص نہین کیونکہ اگر منع ہوتا مقتدی کو تو آپ منع فرما دیتیے اور اگر اس حدیث سیے منع ثابت ہو تو تبلیغ کا نہ ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذمہ لازم آتا ہیے کیونکہ انہین منع نہین فرمایا اب جبتک کہ دوسری حدیث سیے قرات نہ پڑہنا مقتدی کیواسطے ثابت نہ ہو جبتک مقتدی کیواسطے الحمد کا پڑہنا ضروری ہوگا ۔ دستخط محمد یعقوب

جواب جناب مشتاق احمد - بخاری شریف کے صفحہ ۱۰۴ اور ۱۰۵ مین حدیث ہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام کی موجود ہے چنانچہ مضمون اوسکا یہہ ہے - تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے
مسجد مین اور داخل ہوا اور بھی ایک شخص اوس شخص نے نماز پڑہی نماز پڑہنے کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کر کے چلا یعنی سلام کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ پہر نماز
پڑہ واسطے کہ تو نے نماز نہین پڑہی پس وہ شخص لوٹا پہر نماز پڑہی جیسے نماز پڑہی تہی اول دفعہ
پہر آیا اور پہر سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا رسول خدا علیہ الصلواۃ والسلام نے لوٹ اور
پہر نماز پڑہ واسطے کہ تو نے نماز نہین پڑہی - تین دفعہ آپنے اسیطرح سے فرمایا اوس شخص نے
کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جسنے تجہکو سچا نبی کر کے بہیجا جسطور سے کہ مینے نماز پڑہی ہے اوس سے
بہتر اور نہین جانتا پس مجہکو سکہلا دیجئے پس فرمایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہڑا ہووے تو طرف نماز کے پس تکبیر کہہ پہر پڑہ قرآن مین سے جو تجہے آسان معلوم ہووے پہر اوسکے
پہر رکوع کر یہانتک کہ اطمینان ہو جاوے حالت رکوع مین پہر کہڑا ہو جا یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو جاوے
تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ اطمینان ہو جاوے حالت سجدہ مین پہر اوٹہ یہانتک کہ اطمینان
ہو جاوے جلوس مین اور اسیطرح سے کر اپنی کل نماز مین فقط - اس حدیث سے یہہ بات معلوم ہو گئی
کہ اول تکبیر کہے اوسکے بعد قرآن مین سے جو آسان معلوم ہووے وہ پڑہ لے تخصیص سورہ فاتحہ کی
آپنے نہین کری اگر سورہ فاتحہ کا نماز مین درحالت انفراد یا اقتدا پڑہنا ضروری ہوتا تو آپ تعلیم
سورہ فاتحہ کی ضرور فرماتے جو چیزین الحمد سے کم او نکا کرنا بہ نسبت الحمد کے کم درجہ مین شمار کیا
جاتا ہے پہر بہی تعلیم کیا اونکی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو فرمائی اگر سورہ
فاتحہ کا پڑہنا حالت انفراد یا اقتدا مین فرض ضروری ہوتا تو ضرور رسول خدا علیہ الصلواۃ والسلام
تعلیم فرماتے لیکن نہین تعلیم فرمایا بلکہ اوسوقت مین ذکر تک بہی سورہ فاتحہ کا نہین کیا پس معلوم ہوا

کہ سورہ فاتحہ کا پڑہنا نہ فرض ہے حالت انفراد وحالت اقتدا مین نہ ضروری - حالت انفراد
وحالت اقتدا مین - دستخط محمد یعقوب - مولویصاحب کو کوئی دلیل ایسی پیش کرنی چاہیئے کہ جو اس
حدیث کا جواب ہو - مشتاق احمد - محمد یعقوب اول سوال کرتا ہے مولوی مشتاق احمد صاحب
بعدہٗ اونکی جواب کا جواب دیگا جو حدیث بخاری کی سورہ فاتحہ کے نہ پڑہنے کی پیش کی ہے اوس مین
قرات مطلق قرآن اور رکوع اور سجدہ اور بیٹھنے کا ذکر ہے یہہ چارون چیزین ہر آدمی کو اسیطے فرض
ہین یا نہین اور تخصیص مقتدی یا منفرد کی کونسے لفظ سے نکلتی ہے لیکن اتنی عرض ہے جس بات کا
سوال کیا ہے اوسیکا جواب ہو - زایدنہ ہو اگر سوال کا جواب نہوا تو پہر سوال کیا جاویگا دستخط محمد یعقوب
جواب منجانب مشتاق احمد - ج - ہر شخص کیواسیطے یہہ چارون چیزین فرض ہین چونکہ جسوقت تعلیم
فرمائی ایک شخص فقط نماز پڑہنے والا تہا اور اوسیکو آپنے تعلیم فرمائی تہی اسواسطے ایک جگہ مین
لفظ انفراد کا ڈالدیا تہا یہہ جو آپ تقریر بیان کیجاتی ہے اوسی جواب کا تتمہ سمجہا جاویگا جو
مولویصاحب کے اول سوال کا جواب دیا گیا ہو کہ مولویصاحب موصوف نے حدیث شریف لا صلوٰۃ
لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب تحریر فرمائی ہے وہ حالت انفراد مین تسلیم کیگئی کہ جسوقت مین تنہا نماز
پڑہی یا امام ہو اوسوقت الحمد پڑہنی چاہیئے - لیکن جبکہ پیچہے امام کے ہو اوسوقت الحمد ہرگز نہ پڑہنی
چاہیئے نہ سریہ نہ جہریہ مین جیسا کہ حدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح ترمذی کے صفحہ ۴۰
مین مذکور ہے اور وہ حدیث شریف یہہ ہے حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن
نا مالک عن ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلی
رکعۃ لم یقرا فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام هذا حدیث
حسن صحیح - اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچہے الحمد [illegible]

صحیح ہی چنانچہ ترمذی والا متن ہی میں خود کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے پس ثابت ہو گیا دوسرا

مندرجہ ذیل ہے جو مشتاق احمد نے جواب میں مولوی محمد یعقوب صاحب موصوف کے لکھی ہیں کہ سورۂ

فاتحہ کا پڑھنا حالت انفراد یا حالت اقتدا میں فرض نہیں ہے اور امام کے پیچھے نہ سری میں نہ جہری

میں پڑھنا چاہئے۔ اور وہ جو پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ بخاری کی جو حدیث ہے ہمارے نزدیک مستند

ہیں چنانچہ اب بھی اسی بات کا اقرار ہے۔ دستخط مشتاق احمد۔ ۲۔ محمد یعقوب کہتا ہے کہ میں

جواب لکھوں لیکن میں جسکے مکان پر بیٹھا ہوں وہ بوجہ زیادتی شب کے مانع ہے اب مولوی

صاحب کل کو یعنی بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۸ء عیسوی بروز یکشنبہ کو میرے مکان پر آنا ہوگا یا عبد اللہ

چودہری اپنے مکان مجھکو بلوالیں مگر دن میں۔ دستخط یعقوب۔ ۳۔ محمد یعقوب یہ عرض کرتا ہے کہ اسی

وقت بارہ بجے دن کے بروز یکشنبہ تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۸ء عیسوی کو چودہری عبد اللہ صاحب نے مجھے

اپنے مکان پر بلایا چونکہ میرے سوال کا جواب جو مولوی صاحب نے دیا ہے اوسمیں برخلاف منشاء

سوال زیادہ ہیں۔ اگر میں سوال مذکور کے جواب کا جواب دیتا ہوں تو پھر پیرایہ اس جواب کا جواب

مولوی صاحب دینگے تو وہ جواب کہ مولوی صاحب نے اول دیا ہے کہ جو میری دلیل قرأت سورۂ فاتحہ

خلف امام کے بعد ہے تو اوسکا جواب رائگاں جائیگا۔ مطلب اصلی فوت ہوگا۔ لہذا اب میں ابتداء

کل کا جواب دیتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کی اس تحریر سے کہ اگر سورۂ فاتحہ کا نماز میں درحالت الفرادہ

یا اقتدا پڑھنا ضروری ہوتا الخ۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسی حدیث پر حصر ہے کیونکہ جب مولوی صاحب

نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ کا پڑھنا حالت انفراد یا اقتدا میں فرض یا ضروری ہوتا

ضرور رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام تعلیم فرماتے۔ لیکن نہیں تعلیم فرمایا بلکہ اوس حدیث میں ذکر تک

نہیں سورۂ فاتحہ کا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے حالت اقتدا میں و حالت

انفراد مین نہ ضروری - تو جناب اس حدیث مین تو دوسرے سجدہ کا ذکر ہی نہین ہے - تو وہ
ہی بموجب آپ کے قول کے نہ فرض ہے نہ ضروری کیونکہ اگر فرض یا ضروری ہوتا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم فرما دیتے اگر اسکا جواب مولویصاحب یہہ دیوین کہ دوسری حدیث مین
سجدہ ثانی کا ذکر ہے تو میرا جواب یہہ ہوگا کہ الحمد کو اسیطرح ہی دوسری حدیث مین بصراحت
ذکر ہے - اور مولویصاحب نے تو فقط اسی حدیث پر اکتفا کیا اور ہم دونون حدیثون کو اسطور پر
تطبیق دیتے ہین کہ اس حدیث مین جو مولویصاحب نے پیش کی ہے اسمین مطلق قرأت پڑھنا
ضروری ہے اور وہ جو حدیث مینے پیش کی ہے اسمین الحمد کا پڑہنا ضروری ہے اس حدیث
پیش کردہ میری سے مولویصاحب کی پیشکردہ حدیث عام کی تخصیص ہے اسمین دونو پر
عمل ہوگیا مطلق قرأت بھی آگئی اور الحمد بھی آگئی جیسا کہ درباب اذان بخاری مین ابی سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اِذَا سَمِعْتُمُ
النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ - یعنی جس وقت سنو تم اذان کو پس کہو مثل اسکے جو موذن
کہے - اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حی علی الصلوٰۃ - و حی علی الفلاح کے وقت بھی یہی کلمات
کہنا چاہیئن مگر چونکہ بخاری کی دوسری حدیث مین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسطور پر ثابت
ہے کَمَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ - پس یہہ حدیث اوس پہلی حدیث کی جو عام ہے مخصص
ہوگی اسیطرح وہ حدیث جو مولویصاحب نے عدم قرأت فاتحہ پر پیش کی ہے وہ عام ہے اور وہ حدیث
مینے پیش کی ہے وہ اوسکی تخصیص ہے اور یہہ جو مولویصاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص بغیر الحمد کے
کہ ادراک رکوع کا کرتا ہے بسبب الحمد کے کم وہ رکعت مین شمار کیا جاتا ہے نزدیک خصم کے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ

نزدیک رکوع و سجدہ اطمینان سے کرنا اور سورہ فاتحہ کا پڑہنا اور جن حنکا ذکر اس حدیث مین آیا ہے
سب برابر ہین مولویصاحب کا ان چیزونکا الحمد سے ادنی قرار دینا میرے نزدیک بدون ثبوت
کرنیکے خلاف ہے۔ اور تیسرے سوال کا جواب جو مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ یہہ شخص کیواسطے
یہہ پانچون چیزین فرض ہین کیونکہ جسوقت تعلیم فرمائی ایک شخص فقط نماز پڑہتے والا تہا۔ اور اوسیکو
آپنے یہہ تعلیم فرمائی تہی اسواسطے ایک جگہ مینے لفظ۔ انفراد کا ڈالدیا تہا۔ تو اس تحریر سے مولویصاحب
کے معلوم ہوا کہ یہہ چیزین منفرد کیواسطے ہین اور مقتدی کیواسطے نہین تو مقتدی کیواسطے جیسے قرأت
نہین ہے اسیطرح رکوع و سجدہ و جلسہ بہی اوسکے واسطے نہوگا کیونکہ حدیث رکوع اور سجدہ اور جلسہ کی
بہی تعلیم فرمائی تو وہ شخص منفرد تہا نہ مقتدی اور یہہ جو مولویصاحب نے جامع ترمذی کی روایت
جابر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے اول اوس تحریر کے خلاف ہوا جو اول مین لکہی گئی تہی کہ جو بخاری کے
اندر حدیث ہو ہر مسئلہ مین اوسیکو فریقین تسلیم کرینگے۔ ثانیاً یہہ قول صحابی ہے نہ حدیث مرفوع اور
قول صحابی کو حدیث موقوف کہتے ہین نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر مین لکہا ہے۔ الاول
مما تقدم ذکرہ من اقسام الثلاثۃ وہو ما ینتہی الی النبی غایۃ الاسناد
وہو المرفوع سواء کان ذالک الانتہاء باسناد متصل ام لا والثانی الموقوف
وہو ما ینتہی الی الصحابی۔ اسی اعتبار سے جامع ترمذی والے نے اس حدیث کو حدیث
حسن صحیح لکہا ہے۔ نہ حدیث مرفوع کرکے۔ اگر حدیث مرفوع کرکے لکہا ہے تو ثابت کیجیئے پس مولوی
صاحب نے سورہ فاتحہ کا نہ پڑہنا صحابی کے قول سے فرمایا تو اب جبتک رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث سے منع سورہ فاتحہ کا نہ ثابت کرین جبتک منع سورہ فاتحہ کا ثابت نہین ہو سکتا۔
چونکہ مولویصاحب نے جامع ترمذی سے قول جابر رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمایا ہے اسواسطے ایک بات

حدیث سورہ فاتحہ کی پڑہنے مین پیچھے امام کے جامع ترمذی سے پیش کرتا ہون کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس بہاری ہوئی آپ پر قرأت بوجہہ پڑہنے مقتدیون کے پس فارغ ہوئے آپ تو فرمایا آپ نے کہ تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو کہ پڑہتے ہو پیچھے امام اپنے کہے کہا عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم سبہون نے کہا کہ اے رسول اللہ کے ہان۔ فرمایا آپ نے مت پڑہو تم مگر سورہ فاتحہ۔ کیونکہ نہین نماز ہوتی ہے جو نہ پڑہے اوسکو۔ اور دوسری حدیث ابو داؤد مین نافع سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ عبادہ نے ایکروز صبح کی نماز سے دیر کی پس ابو نعیم موذن نے لوگونکو نماز پڑہائی اور آئے عبادہ اور مین یعنی نافع۔ اونکے ساتھ تہا مین اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے پیچھے ابو نعیم کے نماز پڑہنا شروع کی ابو نعیم پکار کے قرأت پڑہتے تھے اور عبادہ بن صامت سورہ فاتحہ پڑہتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مین نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین آپ سے سنتا تہا کہ آپ سورہ فاتحہ پڑہتے تھے اور ابو نعیم پکار کے پڑہتا تہا۔ فرمایا عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہان نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز جسمین قرأت پڑہی جاتی ہے۔ پس مشتبہ ہوئی اوپر آپکے قرأت۔ جب فارغ آپ نماز سے ہوئے تو منہہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اور فرمایا کیا تم پڑہتے ہو جس وقت کہ مین پڑہتا ہون۔ بعض نمازیون نے کہا کہ ہم ایسا کرتے ہین۔ فرمایا آپ نے پس نہ کہا تہا۔ کہ کیا ہے مجھے کہ منازعت کرتی ہے مجھکو قرآن سے پس مت پڑہو تم کوئی چیز قرآن سے جس وقت پکار کے پڑہتا ہون مین مگر سورہ فاتحہ اور اصحاب سورہ فاتحہ پڑہنے کو پیچھے امام کے فرماتے تھے۔ اور پڑہتے تھے عبد اللہ بن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مغفل

اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جب ان احادیث سے اور اقوال صحابہ سے مقتدی کو سورہ
فاتحہ کا پڑھنا سریہ جہریہ نماز مین ضروری ہے تاوقتیکہ مولویصاحب کوئی حدیث مرفوع صحیح صریح مضمون مخالف
کی بنا پیش کرین اوسوقت تک مولویصاحب کا یہہ دعوی کہ مقتدی کو الحمد پڑھنا نہین چاہیئے ثابت
نہین ہو سکتا۔ دستخط محمد یعقوب۔ د۔ جواب منجانب خاکسار مشتاق احمد۔ گیارہ ستمبر کی شب کو
یہہ مباحثہ دربارہ پڑھنے سورہ فاتحہ شروع ہوا تھا بتاریخ ۱۱ ستمبر سنہ [illegible]ء بوقت بارہ بجے دن کے
مولوی محمد یعقوب صاحب اوس جگہ پر کہ مباحثہ قرار دیا گیا تشریف لائے اور جواب کا مسودہ دو ورقہ
پر اپنے مکان سے بنا کر مباحثہ مین پیش کیا واللہ اعلم یہہ مسودہ جناب مولویصاحب نے بنایا یا کسی اور
شخص سے بنوا کر لائے یا کسی رسالہ کی نقل جو جابجا طبع ہو رہے ہین کر کے یہہ جواب پیش کیا اگرچہ جواب
مین مولوی صاحب موصوف کے سبب سے اختلافات و روایتین مذکور ہین جو کہ سب ہی کتابون اور
رسالون مین مذکور ہو رہے ہین لیکن جو امر ضروری تصور کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ عام لوگ سہات کو
سمجھ جائین اور اونکے دلونکی تسلی ہو جاویگی اور اختلاف اہل ایمان والونکے دلونسے ہٹ جاتا لیکن اس
طول تقریر کرنے مین مطلب ظاہر ہوتا نہین معلوم پڑتا لہذا مختصر جواب مین مباحثہ کیوقت پر عرض کرتا
ہے۔ وہ یہہ ہے کہ حدیث شریف بخاری شریف کے صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ کی جو مینے پیش کی ہے اوس سے
مطلب یہہ ہے کہ اگر الحمد کا پڑھنا ضروری ہوتا ایسا کہ بدون پڑھے اوسکی نماز نہ ہوتی یا فرض ہوتا
تو رسول اللہ علیہ الصلواۃ والسلام یون نفرماتے کہ جو آسان معلوم ہو کلام مجید مین سے وہ پڑھ لے
کیونکہ اسحالت مین جبکہ یہہ حکم دیا گیا کہ جو آسان معلوم ہو وہ پڑھ لے یہہ نہ ظاہر ہوا اوس شخص کو یہی اور
دوسرے کتنے کو بہی کہ تو الحمد ضرور ہی پڑھنا اور جسحالت مین اوسکو یہہ معلوم ہوا اور اوسنے الحمد نہ پڑھی
پس اسصورت مین اوسکی نماز نہوئی ہوگی نزدیک خصم کے اور حالانکہ نزدیک رسول اللہ علیہ الصلواۃ والسلام

کیے ہو جاویگی کیونکہ آپنے حکم عام فرمایا ہے تخصیص الحمد کی نہین کی تھی اور ایسی شان خدا کے رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہین ہے کہ فرض کی تعلیم مین غفلت فرماوین پس معلوم ہوا کہ الحمد کا پڑہنا
فرض نہین اور جو کہ مولوی صاحب موصوف تطبیق درمیان دونون حدیثونکے فرماتے ہین - اوس شخص کے
حق مین مفید ہوگی کہ جسکو آپنے تعلیم فرمائی تہی اور حکم دیا تہا بیشک صریح ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کیا جنہنے
اوسنے الحمد شریف نہ پڑہی ہو اور بلاشک نماز اوسکی جو تہی باطل ہو گئی اور الحمد کا نہ پڑہنا ثابت ہوا اور
نہ ظاہر ہوا جواب دویم اسبات کا کہ مولوی صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ میرے نزدیک چارون
یعنی الحمد کا پڑہنا وغیرہ برابر ہین - مین یہہ عرض کرتا ہون کہ حالت فسخ کی اور حالت اطمینان کی
درجہ بہ نسبت الحمد شریف کے پڑہنے کے کم ہے نزدیک خصم کے نہ کہ رکوع و سجود کے - جواب سویم
بخاری نے سورہ فاتحہ پڑہنے کی حدیث اول بیان کی اور وہ حدیث جس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے
کہ الحمد شریف کا پڑہنا کچھہ ضرور نہین وہ بعد کو ذکر کی ہے جو اگر اول کو دویم اور دویم کو اول ذکر کرتا
تو شاید یہی خیال کیا جاتا کہ اول عام ہے تو وہ حدیث جو سورہ فاتحہ کے پڑہنے کیواسطے پیش ہوگی
وہ مخصص عام کی ہو جاتی اور یہہ بطور تحقیق کے کہین ثابت نہین بلکہ سورہ فاتحہ والی حدیث اول ذکر کی
ہے اور عام کو بعد تو اس سے یہہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حدیث سے - اور وہ یہہ
لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ الا بفاتحۃ الکتاب - سمجہ جاوے مضمون ظاہر کو دیکہکر کہ بدون الحمد کے
نماز نہین ہوتی تو وہ شخص واقف ہو جاوے اور خبردار ہو جاوے کہ الحمد کا پڑہنا ضرور ہی نہین کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حکم فرماتے ہین کہ جو کسیکو آسان معلوم ہو کلام مجید مین سے وہ پڑہے
اور اول جو بات قرار پائی ہے وہ بعینہ اسی طرح کی ہو دستخط شدہ مولوی محمد یعقوب صاحب موجود
ہے اور یہہ جو بخاری مین حدیث ہے ہر مسئلہ مین دونون فریق تسلیم کرینگے - دستخط [illegible]

محمد یعقوب - پس اس خاکسار نے ہرگز معاہدہ کے خلاف نہین کیا چنانچہ واضح ہے اور مولویصاحب
جو لفظ اوسکو لکہوا دیئے ہین اور یہہ لفظ مولویصاحب کے کاغذ مین ہے اور جو اس خاکسار کو دیا گیا تھا
اوسمین نہین ہے بیشک اوس کاغذ کے اندر احتمال بناوٹ کا ہے چنانچہ لفظ اوسکی اوپر ایک جگہ [illegible]
اسوقت معلوم ہوتی ہے - اگرچہ کل مضمون بھی اوسی ایک قلم کا لکہا ہوا ہے اور یہہ حدیث جو اس خاکسار
نے ترمذی کی نقل کری ہے وہ قول صحابی نہیں ہے بلکہ حدیث صحیح ہے - چنانچہ جامع ترمذی [illegible]
والاصل احادیث حسن صحیح کرکے لکہتا ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ترمذی نے اسکو
مرفوع ذکر نہین کیا مگر اسبات کا کچہہ خیال نہین کیونکہ اس حدیث بعینہ کو طحاوی نے معانی الاثار
مین مرفوع ذکر کیا ہے وہ حدیث بعینہ طحاوی کی ذکر کیجاتی ہے حَدَّثَنَا بحر بن نصر ثنا یحیی
بن سلام ثنا مالك عن وهب ابن كيسان عن جابر بن عبد الله عن رسول الله
انه قال من صلى ركعة فلم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا وراء الامام فقط
یہہ بات بھی بیشک اپنے نزدیک قرار دیکہی ہے مقابلہ مین مولویصاحب موصوف کے کہ سوا حدیث
اور کلام مجید کے اگر قول کسی کا مانونگا تو امام اعظم اجل و اکرم علیہ الرحمۃ کا مانونگا - مگر یہہ ہے کہ مولوی
صاحب موصوف نے چند نام صحابہ رضی اللہ عنہم جو سورہ فاتحہ پڑہا کرتے تہے لکہوا دیئے مین ظاہر یہہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ اسیقدر ہونگے کہ جتنے نام لکہوا لیئے مین جو تعداد مین نو ہین جیسا کہ عبارت مندرجہ سے سمجہا گیا
ہوتا ہے کہ نو پڑہتے تہے تو اس صورت مین صاف ظاہر ہو گیا کہ بہت اصحاب یعنی ہزاروں [illegible] فاتحہ
نہیں پڑہتے تہے یہہ بات بیان تہی مولویصاحب نے جواب مین داخل کرلیئے مین اصحاب [illegible]
لکہدیا گیا ہے کہ مولوی صاحب [illegible] سے یہہ معلوم ہوا کہ بہت نہیں پڑہتے تہے - جیسے
اسود [illegible] نہیں پڑہتے تہے اور زیادہ نہین پڑہتے اسی طور سے مولویصاحب کی تقریر سے

ثابت ہوا کہ تھوڑے سے پڑہتے تھے اور زیادہ نہیں پڑہتے تھے اور ہمارے نزدیک اس کلام کے ذکر کرنیکا نہ کوئی حاصل ہے نہ کچھ فایدہ۔ کیونکہ بحث اسطور پر واقع ہے کہ حدیث اور قران شریف کے سوا کوئی قول مانا جاوے نہ کوئی فعل مانا جاوے اور اگر کسی کا قول مانیں بہی تو صرف حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ کا قول مانیں یہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ کا قول ماننا میرے نزدیک ہے حصم کے نزدیک واللہ اعلم ہے یا نہیں اتنی بات تو ضرور رہیگی کسی اور کا قول نہ میں تسلیم کرونگا۔ نہ مولوی صاحب تسلیم کرینگے یہہ بات اول قرار پا چکی ہے اگرچہ تحریر میں نہیں آئی۔ دستخط محمد یعقوب۔

وہ جو دستخط کیے گئے تھے اوس عبارت پر جو اول ہی لکہی گئی اوس سے یہہ مطلب تہا کہ دونوں میں اس معاہدہ سے وہ پہر سکیگا یہہ گمان نہیں تہا نہ کسیطرح کا خیال تہا کہ کوئی آپس میں کم و بیشی کر دیگا اسواسطے یہہ نہیں لحاظ کیا گیا تہا کہ دستخط جو ہوں ملحق و متصل عبارت مرقومہ کیا کیے ہوں فقط مشتاق احمد

جواب محمد یعقوب یہہ جو مولویصاحب نے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ مسودہ آپ لکھکر لائیے یا کسی سے لکہوا کر لائیے یا رسالوں میں سے دیکھکر لائیے اول تو مولویصاحب کو یاد ندرہا شاید بہولگیا غالب ہے کیونکہ میں نے شب گیارہ ستمبر ۱۸ء جمعہ کو بحضور منشی واصل محمد صاحب اور محمد عبد اللہ صاحب چودہری شیخ چہوٹو صاحب وغیرہ کے بہت کہا کہ میں جواب لکہ دوں مگر صاحب مکان و غیرہ دیگر اشخاص مانع آئے اور [illegible] لکھنے نہ دیا۔ اگر میں رسالوں میں دیکہنے کا یا کسی سے لکہوانے کی حاجت رکہتا تو اتنا مصر نہیں ہوتا ثانیاً آپ ہی نے کیونکر [illegible] وقت کہ میں لکہہ رہا تہا محمد عبد اللہ صاحب اپنی آنکہوں سے دیکہہ آئے ہیں اور [illegible] دریافت کر لیا جاوے کہ میں خود لکہہ رہا تہا یا کوئی دوسرا شخص میرا معاون و مددگار تہا ثالثاً اگر میری [illegible] [illegible] مولویصاحب [illegible] رسالہ میں یہہ لکہا کہ [illegible] میں تو مولویصاحب [illegible]

بلکہ زیادہ بات کہی اور جو علماء کی شان کے خلاف ہے مولویصاحب نے جواب اول میں وہی بات
ارشاد فرمائی ہو کہ سب کو فرمائی تھی خیر چونکہ میں نے اعتراض کیا تھا کہ دوسرے سجدہ کا ذکر بھی
اوس حدیث میں نہیں ہے تو بموجب مولویصاحب کے قول کے سجدہ ثانی بھی نہ فرض ہوگا نہ ضروری
کیونکہ جیسے آپنے اوس شخص کو بموجب قول مولویصاحب کے الحمد کو تعلیم نہیں فرمایا کیونکہ اوس حدیث
میں الحمد کا ذکر نہیں اسیطرح پر سجدہ ثانی کو بھی تعلیم نہ فرمایا کیونکہ سجدہ ثانی کا بھی اوس حدیث میں
ذکر نہیں مولویصاحب کے نزدیک سجدہ ثانی کے نہ کرنے سے نماز درست ہو جاویگی حالانکہ یہہ خلاف
ہے احادیث شریف کے اور یہہ جو مولویصاحب نے فرمایا ہے۔ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
جو تھا ہو وہ اوس شخص کو تعلیم فرمایا شاید مولویصاحب کی نظر احادیث سے قاصر ہے کیونکہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ قرآن نہیں جانتا تھا فرمایا کہ تو پڑھا کر نماز میں سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اسواسطے آپنے فرمایا کہ عجمی لوگ یہہ حکم
شریف سے واقف نہ تھے تو اوس حدیث مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ سے اوس شخص کی نماز
نہ ہوگی کیونکہ اوسنے قرآن ہی نہ پڑھا بلکہ یہاں اس لحاظ سے آپنے آسانی کو فرمایا کہ اکثر لوگ کلام
مجید پورے سے واقف نہ تھے چنانچہ دو آیت کلام مجید کی پیش کرتا ہوں ایک بعد وفات رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پڑھی ایک جم غفیر صحابہ کا تھا اوسوقت کہ جب خلافت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کی ہوئی ہے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ
دوسری آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک اور یہہ کہ جو مولویصاحب
نے لکھا ہے کہ اوس شخص کو کہ جسکو حضرت نے نماز تعلیم کی تھی الحمد کا پڑھنا معلوم نہ ہوا تو شاید اوسکی
نماز نہ ہوئی ہوگی اوسکو میری نسبت اسطور سے تحریر فرمایا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک اوسکی نماز

نہونی ہوگی

نہ ہوئی ہوگی لہٰذا کہ جو ہی شخص کی نماز ہو گئی حضرت مولویصاحب میدان مین داخل ہوئے ہین تو
نظر یہی کتابون پر رکہیے جس شخص کو یہہ خبر نہین ہو پہنچی کہ الحمد کے نہ پڑہنے سے نماز نہین ہوتی تو
اوسکی نماز ہوجاتی ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص یہودی
ہو یا نصرانی میری دعوت کو سنیگا پہر مرجائیگا اور ایمان نہ لایا مجہپر وہ جہنمی ہے جس نے نہین
سنا اس دعوت پیغمبر خدا کو وہ نصرانی اپنی کتاب کا تابع ہے اور نیز وہ امی ہے وہ بیشک
جنتی ہوگا اسیطرح جسنے الحمد نہین سنا کہ اسکے نہ پڑہنے سے نماز نہین ہوتی - اوسکی نماز بیشک
ہوجاویگی اور جسکو یہہ حدیث معلوم ہو گئی اور نہ پڑہا اوسکی نماز ہرگز نہ ہوگی - مولویصاحب نے جو
جواب سوم مین فرمایا ہے کہ بخاری نے سورہ فاتحہ کے پڑہنے کی حدیث اول بیان کی اور حدیث
جس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ الحمد شریف کا پڑہنا کچہہ ضرور نہین وہ بعد کو ذکر کی ہے
اگر اول کو دوم اور دوم کو اول ذکر کرتا تو شاید یہی خیال کیا جاتا کہ اول عام ہے تو وہ حدیث جو
سورہ فاتحہ کے پڑہنے کیواسطے پیش کی ہے وہ مخصص عام کی پڑجاتی - جواب اولاً تو مولویصاحب
نے امام بخاری کی ترتیب کو دلیل لائے جب اونکی ترتیب دلیل مین پیش کیجاتی ہے تو قول
اونکا یعنی امام بخاری کا ضرور ماننا پڑیگا - کہ اونہے مولویصاحب کی حدیث پیش کردہ کے اور
میری حدیث پیش کردہ کے اول مین باب باندہا ہے بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَ
الْمَأْمُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ
اس سے بخاری خود مخصص کرتا ہے اوس عام سے اور ثانیاً حدیث بخاری مین اول سے
اور یہہ جو مولویصاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ہرگز معاہدہ کے خلاف نہین اور نیز یہہ بھی تحریر فرمایا
ہے کہ انتظار اوسکو کے اور بیگا جیسا معلوم ہوتی ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ روایت کو خود قسمت

شروع گفتگو کے پہلے حدیث صحیح و حدیث ضعیف و حسن کی تعریف دریافت کی مولویصاحب
نے اسواسطے کہ سند میں اکثر ضعیف راوی وغیرہ ہوتے ہیں اور اسکے جواب میں مولویصاحب نے
فرمایا کہ ایسی کتاب کہ حدیث ہر مسئلہ میں ہر ہے جسمین صحت و ضعف کا اختلاف نہو اور وہ بخاری
ہے اسیوجہ سے یہہ شرط لکھی گئی مولویصاحب خود اور منشی واصل محمد صاحب ہے اور چودہری
عبد اللہ صاحب سے مجلف ان صاحبوں سے نیز خود مجلف فرمادین کہ آیا یہہ گفتگو ہوئی تھی یا نہین
اور اسی بنا پر بخاری کی یہہ شرط لکھی گئی تھی یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ اسمین کچھہ تبدیل ہی
ہا جو عبارت موافق رات کی گفتگو کے منشی واصل محمد صاحب نے لکھی اور ہمارے کاغذ مین وہ
عبارت ہے کہ جسمین لفظ اوسکو کا ہے اور وہ موافق رات کی گفتگو کے ہے وہ صحیح ہے ناظرین
اور مولویصاحب و منشی واصل محمد صاحب و چودہری عبد اللہ صاحب اور میرے حبیب حافظ احمد حسین
صاحب نقل نویس کا ہے خود سمجھہ لینگے مولویصاحب نے لفظ ترمذی کے اس قول سے ہذا حدیث
حسن صحیح حدیث مرفوع قرار دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کے قول کو - عالم لوگ خود سمجھہ لینگے کہ مولویصاحب
کا مبلغ علم یہانتک ہے اور مولویصاحب نے بخاری اور ذیل میں [illegible]
کی بحث کی ہوئی کا کہ جس سے الحمد تصدیق ہوئی کہ خود صاحب [illegible] ہے جواب دیا۔ اور سکوت کیا اور
مرفوع حدیث جابر کی طحاوی سے ثابت کی اور اول تو طحاوی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے کہ جسمین
[illegible] اور حدیث موقوف صحیح ہی ضعیف ہی یا حسن ہی یا منکر ہی یا موضوع ہی ہین جبتک راویونکی
[illegible] بیان نکرین حدیث مقبول نہوگی کہ ذکر مین مانع ہوئے [illegible] ہے کہ عدم
[illegible] ثابت کر [illegible] ثابت کریں [illegible]
[illegible] کہ جس سے مولویصاحب نے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو مرفوع ثابت کیا ہے بغرض محال

اگر صحیح تسلیم ہی کیا جاوے تو یہ حدیث جو مولوی صاحب نے پیش کی ہے نہ پڑھنے الحمد کی نفی

کی یہ شاذ ہوگی اور اور وہ حدیث کہ جو ہم نے پیش کی ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی

جامع ترمذی سے وہ شاہد ہوگی اور شاہد مقدم ہوتا ہے غیر شاہد پر پس الحمد کا پڑھنا اس قاعدے سے

بھی ضرور ہوگا اور یہ قاعدہ اکثر احادیث میں وہ پایا جاتا ہے اور عمل بھی چاروں مذہب کا اسی قاعدہ

پر ہے چنانچہ بخاری لکھتا ہے فضل ابن عباس سے جو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں

نماز پڑھی کعبہ میں اور کہا بلال نے کہ تحقیق نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں پس

لیا گیا قول بلال کا اور چھوڑا گیا قول فضل کا جیسا کہ بخاری رسالہ رفع

الیدین میں لکھتا ہے فاذا شهد رجلان [illegible] فقال احدهما رأيته فعل وقال

الآخر لم اره فالذي قال رأيته فعل فهو شاهد والذي قال لم يفعل

فليس هو بشاهد لانه لم يحفظ الفعل حتى قال عبد الله ابن [illegible] الخ

پس ثابت ہوا کہ پڑھنے کی حدیث شاہد ہے اور نہ پڑھنے کی غیر شاہد۔ پڑھنے کی حدیث قبول کی جاویگی اور

[illegible] مقتدی کیا [illegible] پڑھنے قرأت فاتحہ مقتدی کو یہ حدیث قبول ہرگز نہ کیا جاوے گا

دروں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ وہ بھی غیر شاہد ہے اور مولوی صاحب [illegible]

عبادت کا جواب کہ [illegible] مولوی صاحب [illegible] موافق مولویصاحب

[illegible]

[illegible] سکوت سے یہ معلوم ہوا

[illegible] اس حدیث سے اسیطرح رکوع اور سجدہ بھی [illegible]

[illegible] تمام مسائل کے خلاف ہے اور یہ جو مولویصاحب نے لکھا ہے کہ [illegible] حدیث اور [illegible]

کلام مجید کے اگر کسی کا قول ہوگا تو امام اعظم اجل اکرم علیہ الرحمۃ کا ہوگا تو اس سے صریح
ثابت ہے کہ اقوال صحابہ نا ہونگا اور یہ بات کہ قول صحابہ کا نا ہونا ثبوت نہ پائے جانے حدیث
قرآن کے اصول حنفی اصول شافعی اصول مالکی و اصول حنبلی وغیرہ احادیث صحیحہ کے خلاف اور باطل ہے
اور یہ جو مولوی صاحب نے لکھا ہے میری نسبت کہ مولوی صاحب کے چند نام صحابہ کے لیے ہیں
جو سورہ فاتحہ پڑھتے پیچھے رہ لوٗ اور باقی سب اصحاب یعنی ہزاروں سورہ فاتحہ نہ پڑھتے تھے یہ
مولوی صاحب ہی کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے یہ بات میری طرف نسبت کرنا اور اوس سے
یہ نکالنا۔ کہ ہزاروں صحابہ سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے بالکل غلط ہے کیونکہ جو صحابہ میں نے لکھے
ہیں صرف یہی لکھے ہیں کہ جنسے یہ روایت پڑھنے کی ثابت ہے اور غیر کا کچھ سے پڑھنے نہ پڑھنے
کا حوالہ نہ دیا۔ اسواسطے کہ اونسے روایت ثابت نہ تھی اگر روایت ثابت نہ ہونے سے سورہ
سورہ فاتحہ کا نہ پڑھنا اونسے ثابت ہو تو بہت سی روایات مثل رکوع و سجود قرات وغیرہ
اکثر صحابہ سے روایت نہیں تو مولوی صاحب کی مرقوم کے موافق وہ صحابہ رکوع و سجدہ بہی نہیں
کرتے ہونگے چنانچہ ازانجملہ ایک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ اونسے نہ رکوع کی روایت
نہ سجدہ کی نہ قرات کی ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ یہ صحابی جو خلیفہ اول ہیں موافق مرقوم مولوی
صاحب کے نہ قرات پڑھتے تھے نہ رکوع کرتے تھے نہ سجدہ کرتے تھے العیاذ باللہ اور تین چار
صحابی کے نام بسند صحیح کہ جو الحمد نہیں پڑھتے تھے تحریر فرما دیجئے زیادہ تو کیا تحریر فرماویگے
بس اب مولوی صاحب کو میری ہر ہر بات کا جواب دینا چاہیے اور اگر میری ہر ہر بات کا جواب
نہ دیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ مولوی صاحب نے الحمد کا پڑھنا قبول کر لیا مقتدی کیواسطے کیونکہ
السکوت فی معرض البیان بیان۔ یہاں ایسا اسواسطے کیا گیا کہ سکوت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اکہ حکم مولوی مشتاق احمد نے لکھوایا تہا کہ امام اعظم رح کا قول مولوی یعقوب بہی مانتے ہیں مولوی یعقوب ہی نے اوسکو کٹوا دیا

مشاہدہ

اپنے اجازت پر محمول رکہا اور اگر مولویصاحب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کہ جو ہمارے پیشوا اور
معتقد ہی ہین۔ اونکا قول الحمد کا نہ پڑہنے مقتدی کیواسطے اونکی کسی کتاب تصنیف کردہ مین دکہلا دین
تو ہمنے قبول کیا اور اگر نہ دکہلادین کسی کتاب مین جو اونکی تصنیف سے ہو تو مولویصاحب اور مولوی
صاحب کے جمیع متبعین کو لازم اور واجب ہوگا کہ الحمد پڑہین امام کے پیچہے اور اگر نہ پڑہینگے تو امام
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن آپسے مواخذہ کرینگے فقط۔ دستخط محمد یعقوب مولوی۔
منشی عبد اللہ صاحب کو مولوی مشتاق احمد نے کہا تہا کہ مولویصاحب کو بلالاؤ۔ بیان تحریری
منشی عبد اللہ صاحب واقعہ ۱۲ ستمبر [illegible] عیسوی یوم دوشنبہ بوقت ۸ بجے دن کے بموجب ارشاد جناب
مولانا مشتاق احمد صاحب واسطے بلانے مولوی محمد یعقوب خانصاحب کے حافظ احمد حسن صاحب کے
مکان پر گیا۔ اور سبب بلانیکا یہ تہا۔ جو کہ گیارہ ستمبر [illegible] کو بوقت ۱۲ بجے دن کے بحث میرے مکان
پر درباب فرضیت عدم پڑہنے سورہ فاتحہ کی نماز مین شام تک ہوتی رہی درمیان مین سوال وجواب
دونون جانب سے ہوتی رہی۔ شام کو اخیر سوال وجواب مولوی محمد یعقوب خان نے لکہوالیے۔
مولوی مشتاق احمد صاحب نے فرمایا حسب قاعدہ اپنی تحریر پر دستخط کر دیجیے۔ جواب دیا کہ کل کو
کر دونگا اور آپ جواب بہی کل دیجیگا۔ یہ سبب بلانے مولوی محمد یعقوب خان کا تہا۔ مین جسوقت
مکان پر حافظ احمد حسن کے گیا۔ تو اندر جاکر دیکہا کہ بوقت ۸ بجے دن کے ایک شخص سوتا ہے جب مین نزدیک
گیا اور خوب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مولوی محمد یعقوب خان سوتے ہین۔ مینے آواز دی پس جناب مولویصاحب
میری آواز سنکر اوٹہے اور بکمال خاطر سے پیش آئے جب مینے کہا کہ آپ تشریف لیچلین جناب مولوی
مشتاق احمد صاحب نے کہا ہے کہ مولوی صاحب کو ابہی بلا لاؤ کیونکہ [illegible]
[illegible] زیادہ ہوتی ہے اوسمین آمد و رفت مردمان [illegible] حاضرین کو [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] اپنی لوکی پر تشریف لیجاویے [illegible]
[illegible] اسوقت وہ بہی حاضر ہو سکتے ہین۔ تو ہمارا جواب [illegible] لینگے اگر [illegible]

ہیں تیسے زیادہ خیال کرتا ہے جب مولوی محمد یعقوب خان نے فرمایا اچھا حافظ جی کو بلا لو ایک
شخص کہ جسکا مجھکو خیال نہیں کہ وہ کون تھا تو مولوی صاحب نے اوس سے کہا کہ تم میر مردان علی صاحب کو
بلا لاؤ جبکہ حافظ صاحب آگئے تو مولوی صاحب نے کہا کہ میاں عبید اللہ بلانے کو تم سے میں نے حافظ
صاحب نے کہا بہت اچھا آپ تشریف لیجاویں جب مولوی صاحب نے کہا جاوں کیا مولوی صاحب
میری مرضی کے موافق جواب دیتے نہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ مناظرہ اسطور پر ہوجانا چاہیے
جیسا کہ شہر نام اوسکا مجھے یاد نہیں رہا۔ ایک عرضی کلکٹر بہادر کو دیکر دو پادری صاحب بلوالیں
اگر پادری صاحب قرآن شریف پڑھے ہوئے ہیں۔ ایک پادری صاحب کو مولوی اشتاق احمد اپنا
مقرر کریں اور ایک پادری صاحب کو ہم اپنا مقرر کردیں مولوی صاحب مشتاق احمد اپنا سوال
پادری صاحب کو دیویں اور ہم اپنا سوال اپنے پادری صاحب کو دیں جبکہ بہت سوال و جواب
ہوجاویں آخر کو پادری صاحب اوس میں صلاح کرکے جواب دیویں گے کہ کسکی بحث زبردست ہے
جب میں نے کہا کہ یہاں ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ اول تو سرکار کی طرف سے مجمع کی ممانعت ہے
حافظ احمد حسن نے کہا یہہ چھاونی ہے یہاں کبھی ایسا نہو گا۔ جب مولوی صاحب نے کہا اچھا ہماری
تقریر و حدیث اور مولوی مشتاق احمد کی حدیث و تقریر لکھی ہوئی لالہ اندی لال سررشتہ دار
کو دکھلاؤ وہ جسکی تقریر و حدیث کو جو ہی بتلاویں وہی بہتر ہے جب جناب میر مردان علی صاحب نے
یہہ جواب دیا کہ تم مولوی صاحب کیا واہی بات کہتے ہو وہ قرآن حدیث کو کیا جانیں حافظ
احمد حسن صاحب نے کہا آپ تشریف لیجائیے مولوی صاحب نے فرمایا آپ نہیں جانتے کہ میری
بات جاتی ہے کئی مقابلے ہوئے میرے ساتھ جو وہیو رو وغیرہ میں۔ اسمیں میری بات جاتی ہے
کیونکہ یہہ لوگ جلسہ ہی میں کہدیتے ہیں کہ مات کھائی۔ جب حافظ احمد حسن صاحب نے کہا کہ
کیا بات جاتی ہے جب مولوی صاحب نے کہا کہ حافظ جی صاحب آپ تو سمجھتے نہیں۔ میری بات
جاتی ہے مجھکو قریب نصف گفتگو سے معلوم ہوا کہ دنیا کی شرم ہوا منگیر ہے جب میں نے کہا مولوی صاحب

آپکے دلمین دنیا کی بات جانیکا خیال ہے اور خدا اور رسول کے حکم جانیکا خیال نہین اور حق بات کو چھپاتے
ہو۔ اگر یہی دنیا کا خیال ہے اور خدا اور رسول کے حکم کا خیال نہین تو عالم لوگ آپکی نسبت کفر کا فتوا
دینگے ہم لوگ مسئلہ کیواسطے دوڑ دوڑے پریشان پھرتے ہین اور آپکو دنیا کی بات جانیکا خیال
ہے۔ بلاشک آپنے حق کو چھپایا اور دنیا کی شرم کو ظاہر کیا جب مولوی صاحب نے کہا بس یہانسے
آپ تشریف لیجاوین مین نہین جاتا جب مینے کہا آپکی تقریر سب جھوٹی ہے اگر سچی و قوی ہوتی تو بلا
شک آپ جلسے۔ چونکہ آپنے جلسہ مین آنیسے انکار کیا آپ کا ناحق پہ ہونا ظاہر ہوا تمام ہوا بیان
منشی عبد اللہ صاحب کا۔ چونکہ مولوی صاحب بوجہ ضعیف ہونیکے اپنی دلیلونکی چنانچہ بیان منشی عبد اللہ
صاحب اور اونکی تحریر سے ظاہر ہے
جلسہ مین تشریف نہ لائے۔ حاضرین جلسہ

کہتے ہیں مولوی مشتاق احمد صاحب محرر جانبدار نے آخر تحریر واقعہ گیارہ ستمبر ۸۴ء عیسوی کا جواب
لکھکر قلم بند کیا ناظرین ملاحظہ فرماوین وہ جواب یہ ہے۔ جواب منجانب مولوی مشتاق احمد۔
مکان سے مولوی صاحب کا لکھہ لانا اور وہ دو احتمال جو جواب مین مذکور ہین یہہ تینون صورتین معاہدہ کے
خلاف ورزی مین داخل ہین کیونکہ معاہدہ یہہ تھا کہ قرآن و حدیث سے ثبوت بر وقت عین مباحثہ ہر دو
عالم کو دینا چاہیے۔ جبکہ مولوی صاحب اقرار کرتے ہین کہ مین خود دو ورقہ پر مسودہ کرکے لایا ہون
بس ایک خلاف ورزی کا اقرار ہے باقی دو مشتبہ کیونکہ منشی عبد اللہ کی شہادت حسب
تحریر مولوی صاحب اسی مضمون پہ ہوگی کہ وہ لکھتے مولوی صاحب کو دیکھہ آئے تھے۔ اونکو کیا معلوم
کہ کسی مصاون کی تحریر کو نقل کرتے ہین یا کسی رسالہ یا غیر رسالہ سے نقل کرتے ہین۔ فقط ثبوت
خلاف ورزی معاہدہ منظور تھا چنانچہ اوسکا اقرار کیا زیادہ نہین ایک خلاف ورزی کا اقرار
تو آپکو ہے۔ دویم جواب اعتراض سجدہ ثانی مولوی صاحب یعنی محمد یعقوب خان فرماتے ہین کہ
اس حدیث مین تعلیم سجدہ ثانی کی بہی فرمائی اور قیاس کرنا عدم تعلیم الحمد کو اوپر عدم تعلیم

سجدہ ثانی کی۔ جواب یہہ ہے کہ ایک سجدہ کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی اور دوسرا
سجدہ بعینہ مثل اول سجدہ کے ہے اول و دوسرے کے ارکان مین کچھ فرق نہین ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سجدہ کی تعلیم صراحۃً فرمادی اور دوسرے سجدہ کی تعلیم آپنے ضمناً اپنے
کلام مبارک مین کردی۔ وَافْعَلْ ذَالِكَ فِي صَلَوَاتِكَ كُلِّهَا ترجمہ اور سکایہہ ہے اور اسیطرح سے
کر اپنی کل نماز مین۔ ظاہر ہے کہ وہ سجدہ ثانی بہی داخل ہے پس تعلیم سجدہ ثانی اسی حدیث سے
ثابت ہوگئی ہم امیدوار تہا مولویصاحب کا مولوی مشتاق احمد سجدہ ثانی کو دوسری حدیث
سے ثابت کرینگے تو ہم بہی یہہ کہدینگا کہ الحمد کا پڑہنا دوسری حدیث سے ثابت ہے جیسے کہ
مولویصاحب نے اپنے جواب مین تقریر کری باطل ہر جواب سوم مولویصاحب نے ابوداؤد کی
حدیث کا حوالہ دیا کہ وہ شخص قرآن نہین جانتا تہا فقط کلمہ کے پڑہنے سے نماز ہوگئی مولویصاحب کا
دعوی یہہ تہا کہ بدون الحمد کے نماز نہ ہوگی جناب مولویصاحب خوب حق ظاہر ہوا آپ ہی کے بیان سے
کہ الحمد کا پڑہنا نماز مین فرض نہین اور بدون الحمد کے نماز ہوجاتی ہے قرآن کی آیت بہی یہہ ہی
ثابت ہے کہ الحمد کا پڑہنا نماز مین فرض نہین ہان اولی ہے تنہا اور امام کو چنانچہ ہم جواب اول کے
تتمہ مین تسلیم حدیث لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ باعتبار اولویت تنہا و امام کے
حق مین ظاہر کرچکے ہین اور تخصیص مقتدی کہ امام کے پیچہے الحمد ہرگز نہ پڑہے حدیث الموطا و حدیث
طحاوی و حدیث ترمذی و آیت کلام مجید سے ہو رہا ہے اگر کوئی شخص الحمد امام کے پیچہے پڑہیگا
بلاشک گنہگار ہوگا۔ بحر بر سوال بلا نزاع باشد دلیس [illegible] دیکہو ابوداؤد کی حدیث مین یہہ بیان ہے
کہ وہ کلام مجید نہین جانتا تہا اور اسی حدیث۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ [illegible] فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى

فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ
غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ
مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَ
افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا - جو صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ بخاری مین مذکور ہے بذریعہ اس حدیث
کے جسکو تعلیم فرمائی وہ شخص تو قران جانتا تہا چنانچہ تین بار بلا تامل پڑہ پڑہکر جاتا تہا تعدیل
ارکان کہ واجب ہے نہین کرتا تہا تین مرتبہ پڑہنے کا حکم دیا اور بعد دریافت جو تعلیم قرأت کی بارہ
مین بہی ضروری تہی تمامہ ارشاد فرمادی الحمد کا ذکر وقت تعلیم ارکان نہ اشارتہ نہ کنایتہ نہ صراحتہ
کیا پس ثابت ہوگیا الحمد پڑہنا فرض نہین اور امام کے پیچہے ہرگز نہ پڑہے یہی مدعا ثابت ہوگیا جو مضمون
اس حدیث کے متعلق تہا کل کا جواب ہوگیا چہارم جو مولوی صاحب محمد یعقوب خان اپنے جواب مین تحریر
فرماتے ہین - کہ مولویصاحب مشتاق احمد امام بخاری کی ترتیب کو دلیل لائے تو قول بخاری ماننا پڑیگا
جواب مولویصاحب اپنے جواب کو اول ملاحظہ فرماوین آپنے جو تطبیق اور عام خاص کا ذکر کیا ہے
اوسکے جواب مین ہے جو جواب سوم مین اول کو دویم اور دویم کو اول بلکہ کرکے تقریر کی جیسے آپکی
تقریر باطل ہوتی ہے اوسکی بنیاد اسبات پر ہے کہ بخاری نے جو ان دونون حدیثون کے بیان مین تقدیم
و تاخیر کی ہے شاید یہہ تقدیم تاخیر موافق اوسکے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیم و تاخیر
ان دونون حدیثون کے بیان مین فرمائی ہو ورنہ اگر ایسا نہین تو جواب یہہ ہے آپکی تقریر کا جو کہ عام خاص
کر کے ذکر کی ہے کہ حدیث صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ بخاری کی جس سے یہہ عدم فرضیت نماز مین الحمد پڑہنے کی
ثابت ہے اوس حدیث مین جو قرأت کی واسطے حکم ہے اوسکا اور کلام مجید کی آیت کا
کچہہ فرق نہین یعنی کلام مجید کی آیت مین بھی یہی حکم ہے کہ جو تمکو آسان معلوم ہو کلام مجید
پڑہو اور حدیث صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ بخاری کا بھی وہ باب قرأت یہی حکم ہے کہ جو تمکو آسان معلوم ہو

میں ہے وہ پڑہ لو اور آیت کلام مجید کی جس سے ثابت ہے کہ جو آسان معلوم ہو کلام مجید میں سے وہ
پڑہ لو وہ یہہ ہے - فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ - پس اس آیت کلام مجید کیواسطے تو
حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کا مخصص ہونا غیر مسلم - پس معلوم ہوا کہ الحمد کا پڑہنا فرض میں
اوسیمیں معا تہا - ثابت ہو گیا واضح رہے کہ قول بخاری یا رائے یا ترتیب بخاری جو اپنی رائے سے
قائم کی ہی غیر مسلم ہیں ہر نزدیک ہے - پس جو مضمون قول بخاری سے ثابت کیا یا کسی مضمون کیواسطے
قول بخاری ذکر کیا ہے وہ اس مباحثہ میں حسب معاہدہ زبانی و تحریری بے فائدہ و لاطائل ہے
انحصار ہے - پس جو بذریعہ قول بخاری مضمون ثابت کیا کل کا جواب ہو گیا واضح ہے کہ یہہ قول پنجم کا
پنجم مولویصاحب کے پاس جو دوسرا کاغذ حافظ احمد حسن کے قلم کا لکہا ہوا تہا اوسمیں لفظ کسیکو بنا لیا
جسکی وجہ سے مطلب بدل گیا چنانچہ ناظرین کو بعد ملاحظہ واضح ہو گا پہلے اس لفظ کسیکو بنا لینے کا
سوال اپنے جواب میں عین جلسہ مباحثہ میں کر اوسوقت تیس چالیس آدمی خاص خاص موجود تہے لکہوا یا تہا
اونکے جواب میں عین جلسہ مباحثہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ منشی واصل محمد صاحب نے لفظ کسیکو کا نہیں لکہا
جناب منشی واصل محمد صاحب عذر میں درجہ اول کو قصور ذلہ سمجہتا اور آنکو بری کر دیتا - لیکن اپنے اوسوقت سکوت
بغور ملاحظہ فرما کر لفظ بلفظ مقابلہ کیا تہا اور بعد کو آپنے دستخط منشی واصل محمد صاحب کی تحریر کے
نیچے اگر عبارت خلاف مدعا آپکے تہی اور اوسمیں کچہہ فرق تہا تو کسواسطے آپنے دستخط کیے - باوجودیکہ او
ہی مباحثہ تہا اور اوسوقت غور بہی آپنے زیادہ کیا تہا - پس جبکہ دستخط آپکے ہیں تو قصور بنا لینے لفظ کسیکو
آپکے ذمہ ثابت اور عذر یہہ کرنا کہ منشی واصل محمد صاحب نے نہیں لکہا یہہ عذر آپکا نامقبول ناظرین آپ ہی
پر غور فرما دیں **ششم** پہلے اپنی جواب میں یہہ عبارت تحریر کی ہے - جو ابن عباس نے ترمذی کی عبارت
نقل کی ہے وہ قول صحابی نہیں بلکہ حدیث حسن صحیح ہے چنانچہ جامع ترمذی میں الا ہذا حدیث حسن صحیح کر کے
لکہتا ہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ترمذی والے نے مرفوع ذکر نہیں کی - الخ - مولوی محمد یعقوب خانصاحب
سمجہہ فرماتے ہیں کہ مولوی اشفاق احمد نے ترمذی کی اس قول کو ہذا حدیث حسن صحیح کہ حدیث مرفوع

قرار دیا - جابر رضی اللہ عنہ کے قول کو مینے لکھوایا کہ ترمذی دلیلے نے مرفوعًا ذکر نہین کیا - جواب مین
عبارت مذکور کو ملاحظہ فرماوین اور لوگ کیا کہونگا بوجہ عدم تدبر غلط فہمی مولویصاحب کی ہے اور آپنے
جواب مین اس حدیث کو جو ترمذی نے نقل کری ہے اوسکو قول جابر مولویصاحب فرماتے ہین لیکن جناب
مولویصاحب ایک صحابی تو موافق فرمانے آپکے جابر رضی اللہ عنہ ہین کہ الحمد امام کے پیچھے نہین پڑھتے تھے
اگر اس حدیث صحیح کو مولویصاحب قول جابر رضی اللہ عنہ قرار دیوین تو مولویصاحب کا جواب ہے اگر
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیوین جیسا کہ مین کہتا ہون تو میرا مدعا ثابت ہے کہ الحمد امام
کے پیچھے نہ پڑھنی چاہئے ہر حالت مین میرا مدعا ثابت غور فرماوین اور مطبع ظلم کا لفظ جواب مین مولویصاحب
نے داخل کیا اوسکا جواب مولویصاحب نے خدا واسطے معاف کیا ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ بوجہ کلمہ زبان
سے فرمایا اور میرے جواب مین عبارت کو غور نفرمایا ۔ مقتضم مولویصاحب فرماتے ہین کہ اوطحاوی طبقہ
ثالثہ کی کتاب ہے کہ جسمین حدیث مرفوع اور حدیث موقوف اور صحیح و ضعیف راویون کی ثقاہت بیان
ہو - جواب مینے حدیث مرفوع سے ثابت کر دیا کہ الحمد امام کے پیچھے نہ سریہ نہ جہریہ مین نہ پڑھنی چاہئے
جبکہ مولویصاحب کو کچھ جواب نہ آیا اور بند ہوگئے تو زبان طعنہ دراز فرمائی سچ ہے اذا یئس الانسان
طال لسانہ جبکہ نا امید ہو جاتا ہے آدمی دراز ہوتی ہے زبان اوسکی - مولویصاحب راوی اس
حدیث کے نہایت معتبر و ثقہ ہین اسماء الرجال ملاحظہ فرماوین واضح ہوگا پس ثابت ہوگیا کہ الحمد امام
کے پیچھے کسی حالت مین نہ پڑھنی چاہئے اور یہی مدعا ہمارا وہ ثابت ہوگیا اور مولویصاحب تحریر فرماتے
ہین اگر بفرض محال اس حدیث کو مرفوع مان لیجائے تو قاعدہ بخاری سے عبادہ بن صامت کی حدیث بمقابلہ
اس حدیث کی تسلیم کرنی چاہئے اول تو یہہ بات ہے کہ بخاری کا قول و فعل چند جگہ آپنے بیان کیا ہے اوسکو
تسلیم نکرونگا کیونکہ معاہدہ زبانی و تحریری ہو چکا ہے کہ سوا آیت و حدیث کے کسی کا قول نہ تسلیم کیا جاویگا
اگر قول کسیکا تسلیم کیا گیا تو امام اعظم علیہ الرحمۃ کا قول تسلیم کیا جاویگا پس جو بذریعہ قول یا قاعدہ کے
مولویصاحب ثابت کرتے ہین وہ باطل ہے بدین اعتبار پس مضمون حدیث کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنی چاہئے ثابت ہے

اور یہی مدعا تہا اور عبادہ بن صامت کی فی نفسہ حدیث کا جواب انشاء اللہ عنقریب تحریر کرونگا دوم
یہہ کہ جو کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کا ہی مسلک مولوی یعقوب فالقاصاحب اس قاعدہ پر فرماتے ہیں لہذا
جواب دیتا ہون جناب مولویصاحب یہہ قاعدہ ربانی عربی میں بخاری نے بیان کیا ہے اونکا ترجمہ اور
مفہوم آپکے خیال شریف مین نہیں آیا غلط فہمی سے یہہ قاعدہ اس محل پر ذکر کر دیا۔ ترجمہ اوس قاعدہ کا
جو بخاری نے بیان کیا ہے یہہ ہے کہ جبکہ دو آدمی ایک محدث سے روایت کریں اور ایک اون دونوں میں سے
یہہ کہے کہ مینے اوسکو دیکھا کہ یہہ کام کیا اور دوسرا کہے کہ مینے نہین دیکھا پس جو کہتا ہے کہ مینے دیکھا
اوسکا دیکھنا معتبر ہوگا اور دوسرا جو یہہ بیان کرتا ہے کہ مینے نہین دیکھا احتمال ہے کہ اوسوقت وہ دوسری
طرف متوجہ ہو۔ اور اوسکی نظر نہ پڑی ہے تو مولویصاحب طحاوی نے جو حدیث مرفوع بیان کی اوسمیں دیکھنے
کا کچھہ ذکر نہیں ہے جو حدیث کہ طحاوی نے مرفوعا ذکر کی اوسمیں تو صاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ حکم فرمایا کہ الحمد امام کے پیچھے مت پڑہو پس وہ قاعدہ اس جگہ جاری نہین ہوتا ہے مبلغ علم کے لحاظ
سے جواب کا بیان موقع تہا جونکہ خدا اوسیطے معاف کرچکا ہون لہذا خاموش ہوں پس ثابت رہا مدستور
کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑہنی چاہیئے اور یہی مدعا تہا جواب عبادہ بن صامت کی روایت کا اور جو کلام
مجید فرقان حمید کی سورہ اعراف سیپارہ ہشتم میں فرماتا ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا
لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ترجمہ اور جسوقت پڑہا جاوے کلام مجید پس اوس قرآن شریف
کو سنو اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیئے جاؤ پس ثابت ہوگیا کہ جسوقت کلام مجید نماز میں پڑہا جاوے تو اوس
قرآن کو سنو اور چپ رہو۔ اور عبادہ بن صامت کی روایت اس آیت کے خلاف واقع ہوئی ظاہر ہے
کہ آیت کلام مجید کو بہر حالت صحیح حدیث پر ہوگی اور قرآن کا حکم قایم رہیگا پس ہوگیا جواب عبادہ بن
صامت کی حدیث کا اور ثابت ہوگیا کہ امام کے پیچھے ہرگز الحمد نہ پڑہے اور یہی مدعا تہا عبادہ بن صامت
کی [illegible] کا جواب نہین فرمایا۔ آپ مولوی
صاحب کو عبادہ بن صامت کی حدیث کا اور جو حدیث اسکے موافق ہو اوسکا جواب اپنے کلام مجید سے معقول یا

ہشتم مولویصاحب یعنی محمد خلیلصاحب یعقوب اپنے جواب مین جنفین رقم فرماتے ہین - کہ مولوی
مشتاق احمد ایمری اسبات کا جواب نہین دیتے کہ یہہ چارون جنمین حدیث پیش کردہ مولوی
صاحب مین جنمین موافق مولویصاحب منفرد کیواسطے ہین اور مقتدی کیواسطے نہین - الخ -
جواب دیتا ہون - جناب مولویصاحب مینے تو کوئی عبارت یا لفظ ایسا نہین لکھوایا کہ جو مطلب
آپ اپنی تقریر مین بیان کرتے ہین - اور جس سے نکلتا ہو - باوجود دیکہ اصل ہونے مضمون کے - اور دوسرا
طرہ یہہ ہے کہ مولویصاحب اخیر مین تحریر فرماتے ہین کہ - مولویصاحب نے جواب سے سکوت فرمایا
سکوت دلیل التسلیم - واہ مولویصاحب واہ یہہ آپ ہی کا کام ہے - ع این کار از تو آید و مردان
چنین کنند - تو میری عبارت کوئی ہے نہ لفظ ہے کہ جس سے یہہ مضمون نکلتا ہو اور اوسپر
اصرار اور طول تقریر ہے جو مذکور ہے اور سمجھے ہی ہین کہ ہمارا مطلب ثابت ہے اور وہ جو
گیارہ ستمبر کی شب کو مولویصاحب نے سوال کیا تھا - اونکے جواب مین جو لفظ انفراد کا آیا
اگرچہ اوس سے بھی یہہ بات مفہوم نہین ہوتی لیکن وہ لفظ انفراد بھی میرے اصل جواب مین
موجود نہین کیونکہ مولویصاحب کی تکرار کرنے سے جو عبارت جواب اول مین کاٹی گئی -
چنانچہ اصل کاغذ دستخط شدہ مین وہ عبارت کٹی ہوئی موجود اوس مین لفظ انفراد بھی
کاٹا گیا پس فی الحقیقت کوئی عبارت میری جواب مین ایسی نہین کہ جس سے یہہ مضمون
ثابت ہو پس مولویصاحب کا یہہ تقریر کرنا بیفایدہ ہوا اور مدعا ہمارا ثابت ہے کہ مستور
کہ الحمد کا حالت انفراد و حالت اقتدا مین پڑھنا فرض نہین - اور جو عبارت کہ مولویصاحب
نے اوسکے متعلق بیان کی تھی کل کا جواب ہو گیا - ہفتم آپ لکھتے ہین کہ مولوی مشتاق احمد نے
تحریر کرتے ہین کہ سوا آیت کلام مجید و حدیث کے اگر کسیکا قول مانونگا تو امام اعظم اہل
الکرم کا مانونگا - جواب مولویصاحب بیفایدہ یہان کی فضول تقریر کرتے ہین اور فضول تقریر کے جواب
طلب کرتے ہین اگرچہ مجھکو تکلیف تو ہوتی لیکن مولویصاحب کی دلداری کیواسطے تاکہ مولوی

صاحب یہ دن نظر ناظرین کہ ہمارے فلانی بات کا جواب نہ دیا جواب دیتا ہون اوّل تو تم
مولویصاحب آپکی یاد نہ رہا کہ دونون جانب سے یہہ بات قرار پائی کہ سوا آیت وحدیث
کے کسیکا قول پیش نہ کیا جاویگا اگر قول کسیکا تسلیم کیا جاویگا تو امام اعظم علیہ الرحمۃ
کا مانا جاویگا یہہ زبانی دونون صاحبون کے تھا چنانچہ بانی مباحثہ منشی عبد اللہ اگر بحلف
دریافت اونسے کیا جاوے یا بغیر حلف بہر دو جانب شہادت پر آمادہ ہین کہ بیشک یہہ
اقرار تھا دویم یہہ مضمون تحریر مین داخل ہو چکا ہے اور ہر صفحہ کے مضمون پر آپکے کاغذ پر
میرے دستخط اور میرے کاغذ مین آپکے دستخط ہو رہے ہین جب ایک بات کا اقرار ہو چکا
ہے کہ مباحثہ مین اس شرط کے ساتھ دلائل پیش کیے جاوینگے جبکہ ہم اوس شرط پر حسب معاہدہ
قایم ہین پھر اعتراض کرنا اوس پر کہ اس شرط پر کیون عمل در آمد ہے آپ کا ہی کام ہے
کہ لیسے اعتراض دیناوین زیادہ کیا لکھا جاوے اور مین اس معاہدہ کو اپنے جواب
مین اسلیواسطے لکھا ہون کہ مولویصاحب بھول نہ جاوین یا دانستہ انکار نہ کر جاوین
چنانچہ آپکے دستخط بھی درمیان تحریر موجود ہین اور اوس بات پر بانی مباحثہ بھی شاہد ہین
انکار کی کوئی بات نہیں پس اقوال صحابہ کے بارہ مین جو آپنے تقریر کری تہی وہ فضول
ہوگئی اور منشی آپکی بات اور معاہدہ یعنی اقرار کا خیال نہ رکہا اقرار کو خیال نہ رکہنا
بہت بری بات ہے چونکہ مشکوۃ کی حدیث میں وعدہ خلافی صفت منافق کی لکہی ہے اسواسطے
مین وعدہ کا بہت خیال رکہتا ہون یا معتقد ہر وعدہ خلاف بعناعت ایزدی نہین ہوتا چہ جائیکہ
آپکے فرقہ مین یہہ امر ہے کہ قول کسیکا ہی یا صادق وصفا متبع سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ہو سوا آیت یا حدیث کے ہو اور پیش کیا جاوے تو کلمہ ہے اوپر سکی رحمتہ
طبیعت کو رنج ہوتا ہے کہ ہمارے بیچ مین یہہ مستقل تم کیا کیا تھا اور معاہدہ و اقرار ہوا تھا ورنہ
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین اپنا پیشوا اور مقتدا سمجھتا ہون اونکے قول او

فعل پر عمل کرنیکو نجات دارین جانتا ہون بیشک اگر آپ حدیث بتلائی تو قول صحابی رضی اللہ
عنہ پر بسر و چشم عمل کرونگا مگر اس معاملہ مین کہ امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنی چاہیئے نہ سری مین
نہ جہریہ مین آیت کلام مجید و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون مین - جناب مولویصاحب
معلوم ہوا کہ آپکو میرا عقیدہ بہ نسبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور باقی اپنا عقیدہ بتمامہ
بیان کرتا ہون آپکو بھی ایسا ہی عقیدہ رکھنا چاہیئے وہ یہہ ہے قطعہ بندہ پروردگارم
امت احمد نبی ؐ دوست دار چار یارم تابع اولاد علی ؐ مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت
خلیل ؐ خاک پائے غوث الاعظم زیر سایہ ہر ولی ؐ اگر صحیح السبب اتباع امور اجتہادیہ کے
مشرک ہین تو محمدی بھی مشرک ہین کیونکہ محمد علیہ السلام کو شریک خدا کا قرار دیا اور ہمارا طریقہ یہہ ہے کہ ہم اللہ
تعالی بزرگان دین جیسے لیے ادب نہین ہوا ہے ؐ از خدا جوئیم توفیق ادب ؐ بے ادب محروم ماند
از لطف رب ؐ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ؐ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ؐ ہر چہ آید
بر تو از ظلمات غم ؐ آن زبیباکی و گستاخی است ہم ؐ ہر کہ بیباکی کند در راہ دوست ؐ رہزن
مردان شد و نامرد اوست ؐ از ادب پر نور گشتست این فلک ؐ وز ادب معصوم و پاک
آمد ملک - یازدہم مولویصاحب کے جواب مین یہہ لفظ ہین کہ یہہ صحابی تو پڑھتے تھے اور
اورونکو پڑھنیکو فرماتے تھے - جواب دیتا ہون کہ مولویصاحب کا لکھنا کہ جیسے راویون کا
نام لکھوایا ہے یہہ غلط ہے کیونکہ ان اونکے پڑھنے اور اورونکو پڑھنیکو اسیطے کہنے کا
ذکر ہے جواب مین راویون وغیرہ کا کچھہ ذکر نہین ملاحظہ فرماوین - بر تقدیر تسلیم کرنیکے اس
بات کے ... دل مین یہہ بات تھی کہ راویون کے نام لکھوا آیا ہون - چونکہ نہین عالم الغیب ہون
لہذا میرا ایسا ... کرنا اور مولوی صاحب کی غلطی ثابت ہو عبارت اوسکے متعلق
تھی کل کا جواب ہو گیا چنانچہ بعد ملاحظہ واضح ہوگا - دوازدہم مولویصاحب لکھتے ہین دو تین
صحابی کے نام کہ جو الحمد امام کے پیچھے پڑھتے تھے جواب دیا ہون اول جگہ الحمد امام کے

پیچھے نہ پڑھنے کیواسطے آیت وحدیث ہمارے پاس موجود ہے پہر ہمکو صحابی کے نام لکھنے کی ضرورت ہے - دویم معاہدہ کے خلاف مولوی صاحب تو کسی امر مستحق جواب اس سوال کے نہیں اسواسطے مولوی صاحب کو جواب نہیں دیتا ہون مگر مسلمانون کے فایدہ کیواسطے تاکہ آگاہ ہوجاوین بیان کردیتا ہون اول تو جابر رضی اللہ عنہ کی نسبت کہا ہے کہ روایت ترمذی کی قول جابر کا ہے - ایک تو بیان آپ ہی کے قلم سے ثابت ہوگیا - اگرچہ میرے نزدیک وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے - دویم ستر صحابی جلیل القدر بدری اور چار خلیفہ اربعہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر بن الخطاب و حضرت عثمان غنی و حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نہین پڑھتے تھے الحمد پیچھے امام کے - چنانچہ بنا بر صحت تمام و اسناد صحیح روایت شعبی کو کہ پایا مینے ستر بدری کو کہ ہمیشہ اس بات پر قایم تھے کہ امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھا جاوے اور روایت گیارہ مین کہ امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھا جاوے آئی ہین خلفاے اربعہ سے ذکر کیا ہے اسکو شیخ السلام نے شرح صحیح بخاری مین یہ تو چند ذکر کر دیئے ورنہ ہزارہا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پڑھتے تھے الحمد پیچھے امام کے - کیونکہ حکم ممانعت کا کلام مجید مین خدا تعالی نے فرمایا کہ - وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ترجمہ جسوقت پڑھا جاوے کلام مجید پس سنو کلام مجید کو اور چپ رہو تا کہ تمپر رحم کیا جاوے - ظاہر ہے کہ جب امام کلام مجید پڑھیگا تو مقتدی کسطرح پڑھیگا کیونکہ خدا تعالی فرما دیتے ہے کہ چپ رہو اور سنو کلام مجید کو اگر وہ پڑھیگا تو چپ کہان رہا اور کہان سنا کیونکہ اوسکا خیال دوسری طرف ہوگیا بس جو شخص امام کے پیچھے الحمد یا کوئی اور شئے پڑھیگا وہ بیشک مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا کیونکہ نافرمانی خدا پاک کی حکم کی اوسنے کی - اگر کوئی شخص کہے کہ سریہ نماز مین تو الحمد پڑھنے کا کچھ مضایقہ نہوگا - تو اوسکے واسطے جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقا امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو بالتصریح منع فرمایا ہے چنانچہ روایت کری امام محمد نے اپنی موطا مین

انا ابو حنیفة نا موسی بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد عن جابر عن النبي صلی الله علیه وسلم من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة واسناده صحیح علی شرط الشیخین المسلم والبخاري

ترجمہ اسکا یہ ہے - کہا امام محمد نے کہ خبر دی ہمکو ابو حنیفہ نے کہا ابو حنیفہ نے کہ بیان کیا ہے ہمسے موسی ابن عائشہ نے عبد اللہ ابن شداد سے عبد اللہ ابن شداد نے جابر بن عبد اللہ سے جابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے نماز پڑہی پیچہے امام کے پس تحقیق قرات امام کی مقتدی کیواسطے قرأة ہے اسناد اسکی صحیح ہے موافق شرط بخاري و مسلم کے اور دیکہا ہمنے اسماء الرجال مین راوي اس حدیث کے ثقہ و بہتر و معتبر ہین اور جسکا دل چاہے خود دیکہے تقریب التہذیب مین اور ذکر کي دوسري حدیث مرفوعا طحاوي نے - حدثنا بحر بن نصر ثنا یحیی بن سلام انا مالک عن وهب ابن کیسان عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرا فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام

ترجمہ بیان کیا ہمسے بحر بن نصر نے کہا بیان کیا یحیی ابن سلام نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے وہب ابن کیسان سے وہب بن کیسان نے . . . جابر بن عبد اللہ سے جابر بن عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے پڑہی رکعت پس نہ پڑہی اوسمین سورہ فاتحہ پس نماز نہ پڑہی لیکن جسوقت امام کے پیچہے ہو . . . واضح ہوگیا کہ بخاري کی حدیث صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۵ سے و آیت کلام مجید فاقرءوا ما تیسر من القرآن سے و حدیث ابو داؤد پیش کردہ مولویصاحب سے کہ کلمہ کے پڑہنے سے نماز ہوجاتي ہے فرضیت الحمد پڑہنے کی نماز مین باطل ہوگئی یعنی معلوم ہوا کہ الحمد کا پڑہنا نماز مین فرض نہین ہے - اور آیت کلام مجید واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون سے ترجمہ جب

جبکہ پڑہا جاوے قرآن پس سنو اوسکو اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیئے جاؤ ممانعت الحمد کے پڑہنے کی
نماز جہریہ میں ثابت ہوگئی اگر کوئی الحمد امام کے پیچھے نماز میں پڑہیگا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا
اور حدیث طحاوی۔ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً فَلَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ
اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔ اور حدیث موطا امام محمد۔ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ
الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ہے جسکی اسناد صحیح موافق شرط مسلم و بخاری کے ہے۔ مطلقاً سری و
جہریہ میں امام کے پیچھے الحمد پڑہنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پس جو کوئی
امام کے پیچھے نماز سریہ و جہریہ میں الحمد پڑہیگا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا چنانچہ امام کے پیچھے
الحمد یا اور کچھ پڑہنے والے کیواسطے وعید ذکر کی امام محمد نے موطا میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سے سعد بن ابی وقاص سے زید ابن ثابت سے نقل کیا اسکو شیخ الاسلام نے شرح صحیح بخاری
میں جواب مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ ہمارے مقتدا و پیشوا ہیں اس فرقہ غیر
متبع ایمہ اربعہ و متبع و مقلد مولوی نذیر حسین کا امام اعظم علیہ الرحمۃ کو مقتدا و پیشوا بیان کرنیکا
جواب مطابق اس آیت کلام مجید کے ہے۔ اِذَا جَاءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْہَدُ اِنَّکَ
لَرَسُوْلُ اللّٰہِ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
لَکٰذِبُوْنَ ترجمہ جسوقت تیرے پاس منافق لوگ آتے ہیں کہتے ہیں تحقیق تو رسول اللہ کا ہے
اور اللہ جانتا ہے کہ تو رسول اللہ کا ہے لیکن تحقیق منافق جہوٹے ہیں۔ دویم قول ابوحنیفہ جواب
موطا میں امام محمد نے جو حدیث بیان کی ہے دیکہے راوی امام صاحب میں تہے بقول آپکے ہے
ہو کہیں کتاب امام ابوحنیفہ شاگرد حسب فرمانے امام اعظم لکہتے تہے پس شاگرد کی کتاب کہ جو
اوستاد فرماتا جاوے اور وہ لکہتا جاوے فی الحقیقت اوستاد کی کتاب ہے موطا کی حدیث
جو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے روایت کی وہ باسناد صحیح ہے جسنے ذکر کر دیا مولوی صاحب کو الزام
آگیا کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑہیں اگر پڑہیں تو مرتکب گناہ کبیرہ کے ہونگے مقتدا حضرت غیر اکے

اوس شخص پر جو حق کو قبول کرے اور ناحق کو چھوڑ دیوے تمت بالخیر

العبد

مشتاق احمد عفی عنہ خاندان شاہ محمد رمضان علیہ الرحمت شہید ساکن مہم

نماز جنازہ - اول اللہ اکبر کہکر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر کہے اور درود پڑھے وہ یہہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر اللہ اکبر کہے اور یہہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ مرد و عورت دونوں کیواسطے یہی دعا ہے مگر ضمیر کا فرق ہے مرد کیواسطے ضمیر مذکر کی عورت کیواسطے مونث کی اور اگر لڑکا لڑکی ہو تو یہہ دعا پڑھی جاوے اللہ اکبر کہکے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا - ضمیر کا فرق ہے لڑکے کیواسطے ہو لڑکی کیواسطے ھا - اور لفظ شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً جگہ شافعًا و مشفعًا کہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدہی مسئلہ

مدہی مسئلہ فرض خدا ہیئے	پھر تم سیکھو من چاہت لائیے	جنکو نا ہین یہہ سب یاد
اون کا کیا سبھی بربادو ڑ	اور جو اون ہیں سگر ہوئیے	ہے شک جانو کافر ہو ہے
بناے مسلمانی ہیں پہلے جان	پانچ چیز کا رکھیو دھیان	اول کلمہ دوجے صلوٰۃ
رکھنا روزہ اور زکوٰۃ	پانچ حج کو کرے جو کوئی ژ	راہ ایمان کا توشہ ہوئی
احکام ارکان کیے جو دہ جان	حکم صاحب کا دل ہے حال	سات احکام باہر یہہ جان

آپ اور کہو را پاک کر ان
سات احکام بابر کے کہیے
اللہ اکبر پہلے کہو تو تو
چیچھے بیٹھنا آخر کا جانو
پہلے پانی منہ پر ڈال تو تو
چہرے کھنی تک دہو دو پانو
پہلے نیت کر یقین تو تو
پہر منہ پر ملکر ہاتھ
پہلے منہ مین ڈال تو
تیس تین روزے بتیس چھتیس
نبی محمد کے فرمان
عبد المطلب پوت ہاشم کے بیٹے
جو جانے سو امت سبہی
امام شافعی مین امام دو بیجے
بہی چار مذہب مین بہیجے
پہلے ایمان خدا پر آن تو
پیچھے پیغمبر نبی رسول
نیکی کا راضی ہے گا سبہی
دین خدا کا نیک گذار
مغرب تین عشا نے چار
نصیحت امام جعفر نے ہی

لاہور اپاک ڈہنگ تو نہی زانو
سات ارکان اندر کے رہیے
کہڑے ہو کر قرآن پڑہو
سینہ مین نکلنا نماز بیچ مانو
دو جے کہنی تک دہو ہاتھ
چارون پائین کہین خدا نے
خاک پاک پر ملکر ہاتھ
دونون ہاتھ کہنی ساتھ
دو جے پاک مین پہیرو ہاتھ
۲۹
ونیز اونتیس تو ہے اونتیس
محمد پوت عبد اللہ کے جان
ہاشم عبد مناف کے بیچے
مذہب چار چارون کو جانو
امام مالک امام مین بیچے
پانچ وقت تکبیر مین پانچ
دو جے فرشتے بیشک جان
قیامت آدمی سانچ بچار
بدی کرے دونون جن سبہی
دو فجر پیشین کے چار تو
سترہ رکعت لیو بچار تو
اول مرتبہ ۳۰ جلد

نیت وقت قبلہ سمجہا لو
اول ساتھ تکو لنے سنو
تب تم رکوع سجو بہی کرو
فرض وضو مین چار سنبہال
تیجے مسح کر سر کے ساتھ
فرض تیمم مین ہین تین
پہیر و منہ پہیر انکے ساتھ
فرض غسل تین تین سنبہال
تیجے سب تن [illegible] ساتھ
پیر نبی چار یہی کی جان
پہلے عبد المطلب کے نان
پیر نبی چار یہی کی کہی تم
امام اعظم اپنا یہی تو
احمد حنبل امام مین اچہے
سات آسمان جانو سانچ
کتابین چار نبی سبہی قبول
بار حلال ہے وہ کرتار
سترہ رکعت فرض بچار
چار عصر کے لیو بچار
تمام ہوئے مسئلے یہ سبہی
قیمت فی جلد ۲

ہدیہ بحضرت سراپا خیر و برکت جناب مولانا مولوی دیوان محمد شمس الدین صاحب

آیۃ + من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جسنے تابعداری کی رسول کی پس بیشک تابعداری کی اللہ کی۔

حدیث + من اطاع محمدا فقد اطاع اللہ

جسنے تابعداری کی محمدؐ کی پس بیشک تابعداری کی اللہ کی۔

نور الحق بالرد علی ظہور الحق

از تصنیفات جامع کمالات حاوی حسنات مولوی محمد محمود صاحب شاگرد مولینا محمد یعقوب خانصاحب محدث رامپوری کی بحسن مساعی جمیلہ محمد شیر خان صاحب رئیس جھاؤنی الہ آباد

در مطبع سعید المطابع واقع بنارس طبع گردید

سنہ ۱۳۰۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ

سب تعریف اللہ کو ہے جسنے ہمکو اسکی ہدایت کی ہم نہ ہدایت پاتے اگر اللہ ہدایت نہ کرتا

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى

اور درود اور سلام نازل ہو اُسکے رسول ہمارے سردار محمد مصطفی پر

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَهْلِبَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى ؛ ہزار ہزار

اور آپ کی آل اور اہلبیت اور اصحاب پر وہ جنکو اللہ نے برگزیدہ کیا ؛

شکر و احسان خداوند وحدہٗ لاشریک کا جسنے حضرت سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور برکت سے ہمکو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنوں سے خبردار کرکے کفر اور شرک اور بدعات کے اندھیروں سے بچایا اور توحید و سنت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کی روشن اور سیدھی راہ پر چلایا۔ سچ ہے ، جو نہوتی ذات پاک مصطفی ؛ حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

پس درود و سلام بے انتہا اُس رسولوں کے سردار پر جسکا نام پاک محمد ہے

جسنے سارے حکم اللہ تبارک وتعالی کے ہمکو بخوبی پہنچا دیے اور بار بار سمجھا دیے اور ایک راستہ سیدھا اللہ جلشانہ کا ہمکو سوجھا دیا اور تابعداری قرآن وحدیث ہمارے گلوں کی حمائل بنائے اور بدعت اور ضلالت کا مخالفوں کے گلے میں طوق ڈالا۔ رحمت و رضامندی اللہ کی اونکی آل اور اصحاب اطہار و جمیع اولیاء کبار پر نازل ہو جنکی کوشش سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا مضبوط ہوئی۔ اور بدعت کی جڑ کھد گئی ❊

سبب تالیف کتاب ہذا

اما بعد کمترین بندہ حضرت سبحان محمد شبیر خان خدمت میں برادران اہل حق وانصاف کے گذارش کرتا ہے کہ اس چھاؤنی نصیر آباد راجپوتانہ میں جب سے گذر علماء اہلحدیث کا ہونے لگا۔ اور وعظ و درس کا چرچا شروع ہوا اکثر لوگ راہ گمراہی سے شریعت محمدیہ کی سیدھی سڑک پر آنے لگے اور تقلید کے پھٹے پورانے جامے سے نکلکر توحید وسنت کی خلعت جسکو بہشتی حلہ کہنا چاہیے اپنے لیے پسند کرنے لگے مگر شیطان لعین کب چاہتا ہے کہ اللہ و رسول کا دین پھیلے اکثروں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے لگا۔ سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش نے اوس لعین کا ساتھ دیکر اہلحدیث کا وعظ و درس موقوف کرانیکے لیے بڑے زور لگائے۔ اور جب کچھہ نہو سکا کھسیانہ ہوکر بہت کچھہ شرمائے۔ افسوس اونکو خیال نہیں ہے کہ اللہ تعالی اپنے رسول پاک کے دین کا پورا حامی و مددگار ہے وہ ہمیشہ اس مشعل سنت رسول پاک کو بدعتیوں اور مشرکوں کے طوفان بے تمیزی سے بچاویگا اور مشرق سے مغرب تک ایک جماعت کو (اگرچہ وہ جماعت قلیل کیوں نہو) اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری میں قایم و مستقیم رکھیگا۔ اور یہی مضمون و خلاصہ مطلب اس حدیث کا ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ تہتر فرقہ ہو جاوینگے اونمین سے ایک
فرقہ جنتی باقی فرقہ دوزخی ہونگے اور جنتی فرقہ کی نشانی صاف طور پر یہ فرمائی
کہ جس طریقہ پر مین ہون اور میری صحابہ سبحان اللہ الحمد للہ خوش ہو جاؤ
عید مناؤ اے جماعت محمدیان اہلحدیث اللہ تعالی ہمکو یہ طریقہ مبارک کرے
اور اسی پر تمہارا خاتمہ بالخیر فرماوے اور تمہارے ساتھ اس گنہگار کو بھی
نجات بخشے آمین سبب تحریر اس کتاب کا صرف خیرخواہی برادران اہل اسلام
ومتبعان سنت سید الانام ہے چونکہ یہ زمانہ جو ہے ہر طرف بدعتوں کا زور
وہر جگہہ تہمتوں کا شور ہے پیرزادوں نے بکثرت اللہ کی زمین پر پھیل پڑے محمد
رسول اللہ کے ہری بھری کھیتون کو اوجاڑ کر تباہ و برباد کرنے لگے طمع
دنیا مین پھنس گئے عاقبت کو بھول گئے بیت ترک دنیا بمردم آموزند
خویشتن سیم و غلہ اندوزند • تبدل ہونے لگا تھا جس سبب سے مسلمانونکو
دھب پر چڑھانے کے لئے علماء بنی اسرائیل کا پورا پورا طریقہ اختیار کر لیا۔ ان
غریب ناواقف مسلمانونکا اونکے داؤ سے بچنا محال ہوگیا۔ اسلئے علماء حقانی
ومحدثین ربانی نے اللہ تعالی اونکی سعی اور محنتونکو ٹھکانے لگاوے اور اسکی
عوض مین اونکو جنت الفردوس کا وارث بناوے آمین جو نیکہ انھون
نے قرآن وحدیث کو جو عربی مین ہین ہمارے لئے اردو زبان مین
تفسیر کرکے ہمکو سمجھا دیا اور سب مشکلین آسان کردین اور ہمکو کسی گورو بیت
پیر پرست اور اماموں کا محتاج نرکھا عیب وارونکا عیب اور ٹھگونکا
فن و فریب کھول کھولکر آئینہ کی مانند سامنے رکھدیا الحمد للہ اب وہ موقع ہمارے
ہاتھ آگیا ہے کہ ہمارے اوپر کسی مکار کی الہ فریبی اور کسی پیر نابالغ کی پیری
کچھ اثر نہین کرسکتی اس زمانے مین بعنایت الہی کئی سال سے انجمن محمدیہ

اور جسکی برکت سے ہمیشہ قال اللہ و قال رسول کا چرچا جاری و
ساری رہتا ہے۔ اتفاق وقت سے جامع علوم معقول و منقول حافظ حدیث
رسول مقبول عالم اجل و فاضل بے بدل جناب مولانا محمد یعقوب خانصاحب
محدث رامپوری رونق افروز چھاؤنی ہذا تھے۔ شغل درس و تدریس جاری تھا
اسی اثنا میں ایک بزرگ جنکا نام نامی مولوی مشتاق احمد ہے بمبئی کو چھوڑ کر
ادھر ادھر چکر لگاتے رونق افروز مخالفین ہوئے اور اپنا معمولی کام جاری کیا
الغرض ایک صاحب منشی عبد اللہ عرضی نویس ساکن نصیر آباد سے جو مولوی
بمبئی صاحب کے وعظ میں موجود تھے کسی ایک بڑے مخالف نے بابت مسئلہ
قراءۃ فاتحہ خلف امام یعنی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے میں گفتگو کی جبکہ
کچھ بات چیت ہوئی منشی عبد اللہ صاحب نے دعوت و یکمحدث رامپوری
اور مولوی بمبئی صاحب سے بابت مسئلہ مذکور بحث کی ٹھہرادی افسوس کہ
بحث ناتمام رہی اور کوئی کافی نتیجہ جیسا کہ چاہئے تھا نہ نکلا۔ فریقین کے
اس تحریری مباحثہ کو ایک سخت مخالف نے بڑی بیباکی و جرأت کرکے
ایک سچ میں دس جھوٹ ملا کر ایک رسالہ چھپوا دیا اور جس بنا پر مباحثہ
ناتمام چھوڑا گیا اسکو تو سراسر جھوٹ ہی جھوٹ سے زیب و یکا بنا نامہ
اعمال بنایا اور اس خلاف کارروائی سے یہ چاہا گیا کہ جاہلوں میں اپنی اور
اپنے مولوی کی بات بناویں اور مشغل حدیث رسول مقبول کو جو روز بروز
ترقی پر ہے بجھا دے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم الخ
کے (ترجمہ حاشیہ پر ہے) اپنے مونہہ سے بجھاویں اور اسکا خیال تک
نہیں کرتے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون بھلا سچ سے کیونکر
اونکو ہو سکتے ہیں اللہ جلشانہ کو تو اپنا ارادہ پورا کرنا ہے۔

وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ فِي التَّمْيِيْزِ (سورہ شوری) اور اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ (سورہ ہود کا اخیر) الحاصل ہے اس مصنوعی رسالہ کو جسکا نام رکہا
ہے نام رنگی کا فور ظہور الحق کہ دراصل ستر الحق ہے اول سے آخر
تک بغور دیکھا املا ملط اتنا غلط اتنا بہدا تا اتہا ملا پایا اگر اوسکے ہر ہر لفظ پہ
جرح کیجاوے بجا ہے اور ہر ہر دلیل کی قلعی کہول جاوے۔ واہے لیکن ایسی
فضولیات کو غیر ضروری سمجہکر اوسکی چند خرابیوں کو اہل حق انصاف پسند کے پیش
ظاہر کرتا ہوں تاکہ آیندہ کوئی بیچارہ سیدہا سادا مسلمان دہوکا نہ کہاسکے
اور مفت نہ مارا جاوے بلکہ چوکس ہو جاوے ورنہ قبر اور حشر اور قیامت میں
رو دیگا پچتاویگا اپنے دانتوں اپنا ہاتہ کاٹیگا اور کہیگا اسے خرابی میری
میری اگر میں ساتھ دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کیا خوب ہوتا اور
والے نے امام یا پیر جی یا مولوی جی کا ساتھ نہ دیتا تو بچا تہ پاتا۔ مگر یہ روتا پچہتانا
اوسکا کچہ فائدہ نہ دیگا۔ کیونکہ کلام مجید جو سب سے سچا اللہ تعالیٰ کو سمجہانا
سو آگیا۔ یا ایہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کرنا تہا
سو خاتم ہوکر تشریف لیگئے اور آیہ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ الخ پڑہکر سنا چکے۔ پہر آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے
یاروں خلیفہ راشد اور آپ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے راضی ہو
صاف صاف طور پر راہ نجات کو بتلا چکے پہر چاروں امام پکار پکار کر فرما چکے کہ ہماری
تقلید ضرور ہرگز نہ کرنا قرآن و حدیث کی مخالفت میں ہم تمہارے ساتھی نہیں
ہیں خاص کر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے دیکھو قول
ہدایہ کے مصنف کا کتاب روضۃ العلما میں ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے

فرمایا ہے کہ میرا قول اللہ کی کتاب کے سامنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے سامنے اور صحابہ رضہ کے قول کے سامنے مت مانو۔ اور امام ابو حنیفہ رح تو کہا کرتے کہ جو میری دلیل نہ جانتا ہو اوسکو سزاوار نہین کہ میرے قول پر فتوی دیوے اور آپ جب کوئی فتوی دیتے فرما دیتے کہ تو میری رائے ہے پھر جو اس سے بہتر دلیل کے ساتھ لاوے وہ افضل و بہتر تر ہے فقط پس اپنے نام کے حنفیو یاد رکھو کہ خود بقول امام اعظم رح کے تمہیں تقلید خاص اونکی حرام ہوگئی ہائے افسوس امام صاحب کے اس قول کو کوئی حنفی نہین سنتا وہ فرماتے ہین کہ حدیث رسول پاک کے سامنے میرا قول چھوڑ دو لیکن تمہاری بلا چھوڑے تمنے چھوڑنیکے لیئے تھوڑا ہی پکڑا تھا پھر کچھو امام بخاری رح و امام مسلم وغیرہ محدثین اللہ تعالی انپر رحمت خاص نازل فرماوے حدیثونکی کتابین بنا گئے جنکو چارون مذہب کے علماء نے قبول کیا اسوقت مین کسی نے حدیثون کے حصے بانٹے نہین لگائے پھر جسقدر راوسکا زمانہ دور ہوتا گیا بادشاہون کی زبردستی سے مذہبونکی پابندی بڑھتی گئی حدیثون کے حصے لگ گئے اور ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کو گمراہ سمجھنے لگا اور مرتکب اور حرام اور گناہ کبیرہ کا ٹھہرانے لگا جیساکہ مولوی مشتاق احمد صاحب نے اپنے متبرک رسالہ کے صفحہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ مین امام کے پیچھے الحمد پڑھنے والونکو مرتکب گناہ کبیرہ کا قرار دیا ہے پیرجی صاحب کی اس سخت حکم کے لگاتے وقت خدا جانے عقل کہان تھی ذرا اوپر کو عقل دوڑاتے اور ذرا سوچتے تو سمجھ جاتے کہ مین نے یہ کیا لکھدیا سب سے پہلے تو اللہ تعالی کے رسول پاک پر الزام مخالفت کا لگا یا کہ اللہ تعالی تو وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کا حکم بھیج چکا تھا پھر آنحضرت نے نعوذ باللہ اس حکم الہی کو نمانا اور برخلاف حکم آیۃ

مذکور کے لوگوں کو حکم دیدیا کہ امام کے پیچھے الحمد پڑھا کرو نہیں تو نماز ہی نہوگی۔ اب غور کرنیکا مقام ہے کہ جنقدر امت کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کی اور قیامت تک کرینگے چنانچہ امام مالک رہ اور امام شافعی رہ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ یہ تین مذہب والے بھی اس حکم کی تعمیل میں شامل ہیں اور صحابہ کا تو شمار ہی نہیں ہوسکتا کہ کس کثرت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتے تھے بجز چند صحابہ کے کہ جنکو حکم رسول مقبول کا نہ پہنچا تھا سبھی الحمد کو فرض سمجھتے تھے سو افسوس ہزار افسوس مولوی مشتاق احمد صاحب سے ہے کہ انھوں نے ایک قلم سب کو ملزم و گنہگار ٹھہرا دیا اور گناہ بھی صغیرہ نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔ بزرگوں نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص دین کو چھوڑ کر دنیا کیطرف محبت کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے دل سے رسول پاک کی محبت کو چھین لیتا ہے اور اسکی عقل کو کھو دیتا ہے **بیت** بزرگش نداند اہل خرد + کہ کار بزرگان پرستی برد + معلوم نہیں منافقوں کیطرح پھر کیوں کہا جاتا کہ چاروں مذہب برحق ہیں گناہ کبیرہ کرنے والے حق پر کیوں ہونے لگے پہلے رکن توحید کے بعد دوسرا رکن اسلام کا نماز ہے سو اول بسم اللہ غلط پہلے ہی رکن میں گھاٹے پڑے ہوئے ہیں دوسرے رکن کا اللہ ہی بیلی ہے قبر پرستی گور پرستی تعزیہ پرستی امام و پیر پرستی اغیرہ وغیرہ سب کچھ پرستی ہماری توحید کی جیسی کچھ قدر کر رکھی ہے ظاہر ہے پھر نماز کی قدر کیا خاک ہوگی قرآن میں تو اللہ صاحب فرماویں کہ جسطرح پر میرا رسول حکم دے اوسیطرح پر نماز پڑھو حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ امام کے پیچھے الحمد شریف کو پڑھو نہ پڑھوگے تو نماز نہوگی۔ اور تم جواب دیدو کہ رسول کی بات ہم سنتے کب ہیں قرآن میں تو الحمد پڑھنا منع لکھا ہے اللہ اللہ

خم ٹھوک لنگوٹ لگا کر مقابلا اللہ و رسول کا کیا تو حنفی اکھاڑے کے نوجوانون نے بھی کیا تمام جہان مین بھی یہ بہت بھلا کسی سے ہوئی ہے مسلمانون پڑھو انا للہ و انا الیہ راجعون اب ہم اصلی بحث کیطرف رجوع ہو کر تھوڑا سا مختصر طور پہ لکھنا چاہتے ہین کہ الحمد شریف کا پڑھنا نماز کے اندر امام ہو یا مقتدی یا اکیلا۔ ہر حال مین فرض ہے اور بغیر الحمد پڑھے کسی کی کوئی بھی نماز نہین ہوتی۔ یہی منشا دلیل پیش کردہ مولانا فاضل رامپوری کا ہے جسکو جاہلون نے اپنی سمجھ کے موافق کچھ کا کچھ سمجھ لیا۔ جنکی عقل ماری جاوے انکی سمجھ مین بات حق کیونکر آسکے فی الواقع اگر یہ مباحثہ ہمارے مخالفین ہونے دیتے اور چیر لو پالو پا چھپوا دیتے اور اسکے دلائل کو ہضم نہ کر لیتے اور اسمین اپنی طرف سے خلاف واقعہ باتین نہ لگاتے تو منصف لوگ اسوقت دیکھتے کہ حق بجانب کسکے ہے خیر کچھ ہو رسالہ **مستور الحق عرف ظہور الحق** کے چھپنے سے ہمیں اور نیز جن جنکے پاس یہ رسالہ پہنچا۔ پانچ طرح کی کیفیت پیرجی مشتاق احمد صاحب کی کھل گئی جنکو پانچ فصلونمین ہمنے بیان کیا ہے **پہلی فصل** پیرجی مشتاق احمد صاحب کی علمیت مین۔ **دوسری فصل** پیرجی موصوف کے پوشیدہ عقائد مین **تیسری فصل** پیرجی موصوف کی بیباکی و جرات و ہمت مین **چوتھی فصل** پیرجی موصوف کی بلاغت و فصاحت مین۔ **پانچوین فصل** پیرجی صاحب کے انصاف و صداقت و دیانت مین

فصل پہلی

پیرجی کی کیفیت علم یون کھلی کہ عبارت صحیح بخاری کی صحت کے ساتھ بالکل نہ پڑھی گئی نہ ترجمہ لفظی ہو سکا جو جو لفظ پیرجی نے غلط پڑھے وہ فاضل رامپوری کو اور ہمین خوب یاد ہین تشریح اسکی اگر کوئی صاحب چاہینگے انشا

ہم کر دینگے انشاء اللہ تعالیٰ بخیال ندامت مزید پیرجی صاحب کا بیدہ و فاتر کرنا
مناسب نہ جانا فاضل رامپوری نے عام مباحثہ میں جب پیرجی صاحب کی غلطی
پکڑا تو پیرجی بجز اقرار کرنے کے اور کچھ نہ بن پڑا یا بن کلام بول اوٹھے کہ ان
آپنے صحیح بتلایا میں نے غلطی کی و نکل یارہ چکیہ ہو گیا ہر جگہہ یہی اقرار ہوا کہ آپنے صحیح
بتلایا میں نے غلطی کی واللہ علی ما نقول وکیل اللہ تعالیٰ ہماری سچائی
گواہ ہے لیکن یہ اقرار اپنی غلطی کا پیرجی صاحب کو اوسوقت نفع دیتا کہ وہ اپنے
نفس پر عاجزی و انکساری گوارا کر کے اپنے اقرار پر قائم رہتے سو انہوں
نے ایسا نہ کیا بلکہ بعد تشریف لیجانے فاضل رامپوری کے جاہلوں میں رسوخ
جتلانے اور خفت مٹانیکو کہدیا کہ میں نے تو جانکر غلطی پڑھنے کا اقرار کیا تھا
ورنہ پڑھا تو صحیح تھا — **دوسرا ثبوت** پیرجی صاحب کی علمیت کا یہ ہے کہ
جابجا اپنی پیش کی ہوئی تین ضعیف حدیثوں کو صحیح لکھ دیا **تیسرا ثبوت**
پیرجی صاحب کی علمیت کا یہ ہے کہ صفحہ ۲۸ کی پہلی سطر میں اول تو یہ لکھدیا
کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا مقتدی اور اکیلے نمازی کو نہ فرض ہے نہ ضروری
پھر آگے جاکر بارھوین سطر میں لکھدیا کہ یہ حدیث کہ نہیں ہوتی نماز کسیکی بغیر
الحمد کے یہ صرف اکیلے نمازی کے حق میں مانی گئی گویا اکیلے نمازیکو ضرور الحمد
پڑھنی چاہیے پس اگر نہ پڑھیگا تو بموجب اس حدیث کے اوسکی نماز پیرجی
کے نزدیک بھی نہوگی جیسا کہ جامع ترمذی میں قول جابر بن عبد اللہ صحابی کا
ہے اور جسکو پیرجی صاحب نے حدیث مرفوع سمجھکر حدیث بخاری سے مقابل کیا
ہے کہ کسیکی نماز بغیر الحمد کے نہیں ہوتی بجز مقتدی کے۔ اسی حدیث موقوف
کے اعتماد پر مولوی جی نے اکیلے نمازی پر الحمد فرض[1] کر دی کہ بغیر الحمد اوسکی
نماز نہوگی پھر صفحہ ۲۸ و ۲۹ میں یہ دلیل پیش کی کہ امام کی قراءۃ مقتدیوں کو

[1] دیکھو ظہور صفحہ

کافی اور مقتدیوں کو امام کے پیچھے کچھ بھی نہ پڑھنا چاہیئے اگر پڑھینگے مرتکب گناہ
کبیرہ کے ہونگے اور صفحہ ۵ مین لکھدیا کہ رکوع اور سجدہ اور جلسہ اور قومہ
سب پر فرض ہے کہین اپنی زبان سے اقرار کیا کہین اپنی زبان سے انکار
یہ کیا خوب بات ہے چوتھا ثبوت پیر جی صاحب کی قابلیت کا یہ ہے کہ تین
چار انگشت کے رقعہ کی پشت پر فاضل رامپوری سے حدیث متواتر طلب کی
اگر پیر جی کو اسکا علم ہوتا کہ حدیث متواتر کا بغیر چار پانچ ورق لکھے ہوئے ثابت
ہونا محال ہے تو ہرگز ایسی غلطی نہ فرماتے۔

یاد داشت

اس موقع پر یاد رکھنا چاہیئے کہ حسب خواہش پیر جی صاحب کے فاضل رامپوری
نے حدیث متواتر قراۃ فاتحہ خلف امام کو لکھنا شروع کر دیا تھا چار پانچ ورق لکھے
جا چکے تھے ابھی قریب تین چار ورق اور لکھنے باقی تھے کہ منشی عبد اللہ صاحب
نے یا پیر جی صاحب نے ایک معتبر شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ کچھ ضرورت نہین نہ
ہم حدیث متواتر چاہتے نہ اور کچھ اب کوئی کاغذ ہمکو نہ بھیجنا چنانچہ مباحثہ ملتوی

فصل دوم

رسالہ مستور الحق سے پیر جی صاحب کا عقیدہ پوشیدہ یہ ظاہر ہوا کہ صحیح کو
صحیح حدیث قراۃ فاتحہ کے رد کرنیکے لیے ایک جھوٹی حدیث لا صلوٰۃ لجار
المسجد الخ کو صحیح کر کے پیش کر دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو جھوٹی حدیث مجھ سے نقل کرے وہ دوزخی ہے۔

فصل سوم

پیر جی صاحب کی بیباکی وجرات قابل غور ہے اول صفحہ ۲۴ مین لکھا کہ سورہ
اعراف پارہ آٹھوین مین فرماتا ہے۔ (نہین لکھا کہ کون فرماتا ہے) پھر بجاے

نوین پارہ کے آٹھوین پاؤ کو بتلایا۔ اور ترجمہ آیت کا یون سمجھا دیا کہ جب نماز
مین قرآن شریف پڑھا جاوے تو چپ ہو کر سنو۔ حالانکہ آیت مین تو
درکنار سارے رکوع مین بھی نماز کا ذکر تک نہین ہے۔ اور پیر جی نے عجب
اپنی جرات و بیباکی ظاہر فرما کر نماز کا مضمون آیۃ کلام الٰہی مین جا ملایا۔
شان نزول و خلاصہ مطلب اس آیۃ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کا یہ ہے کہ کفار مکہ
جب کوئی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کرتے پھر کبھی وہ معجزہ
ظاہر ہونے مین دیر ہوتی یا اونکے خواہش کی موافق معجزہ ظاہر نہوتا تو وہ کفار
براہ شرارت کہتے کہ اے محمد دل سے گھڑ کر جواب کیون نہین دیدیا کرتا منتظر
کیون رہتا ہے۔ اسپر حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ اے میرے حبیب تو کہدے
ان کفار مکہ سے کہ مین تو تابع وحی کا ہون جو میرا رب مجکو حکم بھیجتا ہے وہی حکم
تمکو دیتا ہون اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا۔ اس آیۃ سے یہ بات بھی ثابت
ہے کہ اگر الحمد مقتدیون کو پڑھنے کی ضرورت نہوتی تو آنحضرت ہمکو کبھی ایسا حکم نہ فرما
دیتے کہ بغیر اسکے نماز کسیکی نہوگی۔ یا امام کے پیچھے الحمد ضرور پڑھا کرو پس معلوم
ہوا کہ منشا اس آیۃ کا اور ہے اور منشا حدیث آنحضرت کا اور۔ اس آیۃ کا
الحمد پڑھنے نہ پڑھنے سے کچھ تعلق نہین بلکہ حکم ہوا کہ اے کفار مکہ قرآن جو ہے
سو اپنی ذات سے معجزہ ہے پھر تمکو طلب معجزہ کی کونسی ضرورت ہے۔ اور یہ
قرآن از خود ہدایت اور رحمت ہے ایمان والون کے لئے کہ جو اسکے پڑھنے
سے کیفیت حاصل کرتے ہین اگر تمکو کچھ شک ہے اسکے معجزہ اور دلیل الٰہی
ہونے مین تو ایسا کیا کرو وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ۔ ترجمہ اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور چپکے رہو تاکہ
کہ تم رحمت پاؤ۔ یعنی تم بھی اے کافرو اس قرآن کی برکتون سے بے نصیب

نہ ہوگے بلکہ مانند ایمان والون کے ہدایت کا راستہ پا جاؤگے اور جنت کے حقدار
بنجاؤگے اگر بہرہ کرینوگے **دوسرے** یہ آیت جواب ہے کفار کے اس
قول کا جو وہ کہا کرتے آپس مین کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑہا کرے تو تم شور مچایا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
غالب آجاوگے ۔ اللہ نے فرمایا غالب کیا خاک ہوجاوگے قرآن مجید اپنی ذات
سے سب پر غالب ہے ذرا چپکے ہو کر سنو تو اس قرآن کو پھر دیکھو کون غالب آتا ہے
سبحان اللہ اللہ تعالی تو کفار کو ہدایت فرماتا ہے اور قرآن کا معجزہ ہونا
ثابت کرتا ہے اور ہمارے نام کے حنفی مسلمان بھائی مسلمانوں کو نماز مین الحمد ہی
پڑھنے سے روکتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایمان والون کے لئے یہ قرآن ہدایت
اور رحمت ہے اور حنفی کہتے ہین الحمد ہرگز نہ پڑہنا ورنہ منہہ مین بھاٹے انگارہ
بھرے جاوینگے واہ بھائی واہ آپنے بھلی رحمت کی قدر کی رحمت الہی کو غضب
الہی سے بدل دیا پھر صفحہ ۴۴ مین فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وہ حدیث جو صحیح بخاری مین عبادہ صحابی رضہ سے روایت ہے کہ بدون الحمد نماز کسی کی
نہین ہوتی سو وہ حدیث تو قرآن کی آیۃ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کے خلاف
واقع ہوئی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے برخلاف یہ
حکم دیا ہے ۔ اور قرآن کا رتبہ زیادہ ہے پس قرآن کا ہی حکم قائم رہیگا ۔ اور
پیغمبر خدا کا حکم رد ہو گا ۔ پیرجی صاحب نے کیسا دو شالہ مین لپیٹ کر حدیث کو
رد کیا ہے تا کہ کوئی جاہل بگڑ نہ جاوے کہ حدیث رسول کو آیۃ سے آپنے جو رد
کیا تو کیا رسول مقبول نے قرآن کو سمجہا نہ تہا کہ بغیر سمجھے ایسا فرما دیا اسلئے
پیرجی صاحب نے اس آڑ مین یون نشانہ رکھا کہ فلانے صحابی کی روایت
اس آیۃ سے رد ہوگئی گویا دراصل یہ لکھا کہ حدیث رسول اللہ رد ہوگئی
پھر آگے چلکر سیکڑون حدیثون کو یون رد کردیا کہ جسقدر حدیثین الحمد پڑہنے کے باب مین

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں سب اس آیت سے رد
ہو گئیں جسکو اللہ تعالیٰ نے نوبایا کا بخشا ہے وہ اس حال مولوی ثناء اللہ
صاحب کو سمجھ لیگا جبکہ آپ کے نزدیک خاص حدیث رسول مقبول کی یہ صورت
ہے تو بیچارے اصحاب کے اقوال کس شمار و گنتی میں ہونگے دیکھو صفحہ ا میں
آپ لکھ ہی چکے ہیں کہ بعد حدیث و قرآن کے جو کسی کا قول مانوگا تو امام اعظم
ہی کا مانوگا۔ پھر بھلا صحابہ کرام کی بات آپ کیون سننے لگے۔ تیسرے
یہ کہ بالفرض اگر یہی فرض کر لیا جاوے کہ آیۃ واذا قری القرآن مقتدیوں
ہی کو نماز میں امام کی قرأۃ سننے و چپ رہنے کیواسطے نازل ہوئی ہے تو بھی
اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا عمل اسکے خلاف نہیں جب ہمارا امام پڑھتا ہے الحمد للہ
رب العالمین تو چپ رہتا ہے تعنی سکتہ کرتا ہے ہم مقتدی چپکے سے کہتے
ہیں الحمد للہ رب العالمین اسیطرح ساری الحمد پوری ہوتی ہے اس حالت
میں کیا کوئی تعلیدی بچہ کہہ سکتا ہے کہ ہمنے امام کی الحمد نہیں سنی اگر امام کے
ساتھ جسکہ امام جلدی سے پڑھ رہا ہے اور مقتدی المین آہستہ پڑھ رہا ہے صرف
امام کے ساتھ زبان آہستہ چل رہی ہے تاہم مقتدی امام کی قرأۃ سننے سے محروم
نہیں رہتا پھر سکتہ کی حالت میں پڑھنے سے اسکی سماعت میں کیا خلل آسکتا ہے
ظاہر ہے کہ چپ بھی رہا کسی خنی پڑھنے کا نون کان نہ سنا اس محمدی نے کیا پڑھا
اور اپنا کام بھی بنا لیا کہ الحمد کو اپنے پیغمبر کے حکم کے بموجب پڑھ کے نماز ادا بھی
کر چکا سبحان اللہ محمدی دونوں طرح مومن ہے۔ فللہ الحمد۔

فصل چہارم

پیر جی صاحب موصوف کی فصاحت و بلاغت عبارت رسالہ الطہر من
الشمس سے ناظرین خود انصاف سے دیکھ سکتے ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔

مفت کی تضیع اوقات سے درگذر کرنا مصلحت سمجھا گیا۔

فصل پنجم

پیرجی صاحب کی صداقت و دیانت اور انصاف قابل تعریف ہے انصاف
اور اول صداقت آپ کی یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کے مباحثہ کے اوس جواب کو جو مولوی
محمد یعقوب خانصاحب نے لکھوایا تھا باوجودیکہ اوسکو مولویصاحب ممدوح
نے دوسری نظر دیکھا نہ اوسکو سنا تھا بلکہ اوسپر دستخط بھی نہونے پائے تھے
کہ پیرجی صاحب نے صحت ہونے سے پہلے ہی اوسکو چھپوا دیا حالانکہ فاضل
رامپوری کا حق تھا کہ دستخط ہونے سے پہلے اپنے جواب کو سنلیں اور مضامین کو
بڑہا دین گھٹا دین جیسا کہ اکثر جگہہ مولوی بہمی صاحب نے کیا ہے شرکاء
جلسہ شاہد ہین اور یہ پہلی صداقت و دیانت حضرت کی ہے ۔ دوسری
صداقت پیرجی صاحب کی یہ ہے کہ صفحہ ۲ مین فرماتے کیا ہین کہ ہمنے قرآن
اور حدیث سے صریح طور سے الحمد کا نہ پڑہنا پیچھے امام کے ثابت کردیا ۔
اے جناب پیرجی صاحب الحمد شریف کی ممانعت آپ ثابت تو اُسوقت کرسکتے
جبکہ کوئی صحیح مرفوع حدیث آپ کے پاس سپارہ مین ہوتی ۔ آپ تو بارش سے
بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑے ہوتے ہین اور خواہ مخواہ شور مچا رہے ہین کہ ہم تو
بارش سے بچکر پناہ مین آگئے ہین جسے آنا ہو ہمارے پاس آجاوے بھلا کون
دانا آپ کے پاس آسکتا ہے سیکڑون حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
جو صحیح اور پکی ہین اور آو نمین سے تین حدیثین فاضل رامپوری آپکی نذر بھی کر چکے ہین
کسکی طبیعت اسبات کو گوارا کرسکتی ہے کہ اونکو تو چھوڑ دے اور ضعیف
ضعیف حدیثون کے پیچھے جائے اگر حدیثون کی صحت اور ضعف مین تمیز نہ
رکھا جاوے تو پھر رافضیون نے لاکھون حدیثین گھڑ رکھین وہ بھی کیا لائق

عمل کرنے کے ہو جاینگی پیرجی صاحب نے جو قول ترمذی سے چار صحابی کا
نقل کیا اور اسکو طحاوی کی شہادت سے مرفوع قرار دیا سو اوس حدیث مین
یحیی ابن سلام راوی ضعیف ہے لاحظہ فرماسیے تخریج امام زیلعی و تخریج ہدایہ
طرفہ ماجرا یہ کہ خود طحاوی نے معانی الآثار مین یحیی بن سلام کو ضعیف کہا ہے
جسکا دل چاہے طحاوی کو دیکھ لیوے - اچھا پہلی دلیل تو آپکی ہمنے غلط ثابت کر دی
- اب رہی دوسری دلیل جو بقول ترمذی قول صرف ایک صحابی کا ہے اور جو کہ
حدیث مرفوع کے آگے حجت نہین ہو سکتا دیکھو آپکا اصول - اب رہی دلیل
آپکی تیسری جو صفحہ ۱۹ مین موطا امام محمد سے لکھی ہے پھر اسی صفحہ مین
چوتھی دلیل طحاوی سے لکھی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ خود آپ کے علمائے ان
دونون دلیلون کو رد کیا ہے اور ضعیف ٹھیرایا ہے دیکھو حاشیہ مولوی
محمد عبدالحی صاحب مرحوم محدث لکھنوی کا جو موطا امام محمد کے حاشیہ پر لکھا ہے
پھر آپ کے ہیچ لکھدینے کو کون سنتا ہے اور منہ سے بھاگ کر دینا اسکے
کون حقانیت یا دیوثیہ بتاتا ہے **اب** راقم برادران نامہربان حنفیہ سے
قسمیہ سوال کرتا ہے کہ کیا ان پہلی اور دوسری اور تیسری و چوتھی دلیلون
سے پیرجی صاحب نے فاضل رامپوری کی پیش کردہ حدیثونکو جو رسالہ
ظہور الحق کے صفحہ ۷ مین لکھی ہوئی ہین رد کر دیا اول صفحہ ۷ کا ملاحظہ فرماتیں
پھر ایمانا گواہی دین یا اپنے کسی عالم سے دلین کہ یہ جو رد لکھا ہے صحیح
ہے یا نہین - اب رہی پانچوین دلیل صفحہ ۲۰ مین آپنے جو لکھا ہے کہ ستر صحابی
بدری اور خلفاء اربعہ امام کے پیچھے الحمد نہین پڑھتے تھے یہ فرمانا آپکا بغیر ثبوت
کے ہے اسلئے کون سنتا ہے حالانکہ امام بخاری رح اور بہت سے علماء حنفیہ نے
اسبات کو رد کیا اور بلکہ الحمد کا پڑھنا ثابت کیا ہے چنانچہ کسیقدر بیان و ثبوت

اس مختصر رسالہ کے اخیر میں [illegible] دینگے انشاء اللہ تعالی ۔ دوسرا انصاف
پیرجی صاحب کا یہ ہے کہ شروع مباحثہ میں بحث طلب مسئلہ صرف قراۃ فاتحہ خلف الامام
قرار دیا گیا تھا ۔ پیرجی صاحب سے فاضل رامپوری نے فرمایا کہ قبل شروع بحث
ذرا صحیح وضعیف ومرسل حدیثوں کی تعریف تو بیان کر جائے تاکہ پھر اسپر جھگڑا
نہ رہے ۔ پیرجی صاحب نے فرمایا کیا ضرورت ہے ایک صحیح بخاری کو لے لیجئے
پھر بخاری سے باب ہر مسئلہ کے جو ثابت ہوگا اوسکو فریقین تسلیم کرینگے مطلب
سارا اس شرط سے یہ تھا کہ سوائے کتاب بخاری دوسری کتاب کی دلیل پیش نہو گی
اگر یہ مطلب نہوتا تو فاضل رامپوری بغیر دریافت تعریف حدیث صحیح وضعیف کے
ہرگز بحث کو شروع نہ فرماتے ۔ مگر افسوس ہے کہ لکھتے وقت اس شرط کے ساتھ فاضل
رامپوری نے اسکے لکھوانے کی طرف پوری توجہ نفرمائی ۔ ورنہ جسوقت پیرجی
صاحب شرط کے خلاف اور طرف چلے تھے وہیں روک دیئے جاتے کہ بخاری ہی
الحمد کی ممانعت نکالئے ۔ جاتے کہاں ہیں ۔ اوسیوقت فیصلہ تمام ہوتا ۔
فاضل رامپوری کی نظر صرف اظہار حق کے طرف تھی ورنہ شرط کے لکھوانے میں
پوری توجہ فرماتے **بیت** ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم * صد شکر کہ در
مذہب ما حیلہ و فن نیست * حاضرین جلسہ خصوصاً منشی عبداللہ صاحب خوب واقف
ہیں کہ صرف سورہ فاتحہ کی تحقیق کی غرض سے یہ مباحثہ قائم کیا گیا تھا نیز دیکھو
دیباچہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۳ و ۴ کو کہ بحث طلب مسئلہ صرف ایک ہی تھا وہی مسئلہ
مباحثہ کیوقت پیش ہو کر صرف بخاری شریف پر اوسکا طے ہونا قرار پایا ۔ اللہ تعالی
خوب جانتا ہے اس بات کو اب چاہے کوئی انکار کر جائے وہ جانے ۔ تیسرا
انصاف پیرجی صاحب کا بڑا معرکہ آرا انصاف ہے کہ صفحہ ۲۷ میں اپنا سچا عقیدہ
یوں اظہار فرماتے ہیں **شعر** بندہ پروردگارم امت احمد نبی ۔ لقسیم

بیشک ہر وہ شخص کہلانیکا حق رکھتا ہے جو موحد ہو شرک و کفر و بدعات سے بیزار اور توحید و سنت کے عشق میں بیقرار ہو ـ اسیطرح سنی بھی ہر وہ شخص اسوقت ہو سکتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو مانے اور اونکو سچا جانے اور اونپر عمل کرے پھر بھلا کوئی امتی نبی کا تو کہلاوے اور الحمد امام کے پیچھے پڑھنے کو حدیث صحیح پاکر حرام بتلاوے اور پڑھنے والے کو منکر کا فر ٹھیراوے کیا وہ امتی کہلانیکا مستحق ہے ـ امتی ایک حدیث پاکر اپنے نبی کے حکم کی تعمیل پر جان فدا کرتا ہے یہان سیکڑون حکم متواتر نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے آپکے ہین پھر حیلہ و بہانے سے اونکو رد کیا جاتا ہے ـ دوستدار چار یار ہم ـ اپنی دوستی کو صرف چار یار رضہ کی دوستی پر منحصر و موقوف رکھنا اللہ و رسول کی دوستی سے گویا انکار کرنا ہے ـ اب دوسرے تمام صحابہ واہلبیت عظام و اولیاء کرام سے بھی جدا جانئے آپکو دوستی ہے یا نہین آپکے اس عقائد نامہ سے تو اور ہی کچھ پایا جاتا ہے تابع اولاد علی ـ مین جناب بڑا تعجب کرتے ہو دین مین تابعداری تو اللہ و رسول کی مقدم کیگئی ہے دیکھو آیہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی تابعداری کرو تم اللہ کی اور رسول کی اور اختیار والونکی اپنون مین سے ـ یعنی حاکمون شرع کی تابعداری حکم شرع کی بموجب ہو تو کرو نہین تو نہین ـ پھر اگر حاکمون کے حکم مین جھگڑا معلوم ہو تو قرآن و حدیث کے دامن سے آچپٹو اوسیکو حاکم سمجھکر جو کچھ اوسمین لکھا ہے اوسکو مانو دوسرے کسیکے حکم کو مت سنو ـ اور آپ اپنے عقائد نامہ مین لکھتے ہین کہ مین تو اولاد علی رضہ کا تابع ہون معلوم نہین کہ آپ اس آیہ مذکورہ پر بھی ایمان لاتے ہین یا نہین کیونکہ بجاے اسکے کہ اللہ و رسول کی ——— تابعداری مقدم رکھی جاوے آپنے صرف اولاد علی رضہ کو خاص کرکے اسکا اتباع

کے لیے لپٹ گیا ہے ۔ درجہ بدرجہ تابعدار سب کے بننا چاہیئے اول اللہ و رسولؐ
پھر چارون خلیفہؓ اوراہلبیتؓ پھر جملہ صحابہ کرامؓ و تابعین و تبع تابعین جیسے
چارون امام اور سارے محدثین وغیرہ ہین بلکہ قیامت تک جو بموجب حکم اللہ و
رسول کے حکم دیوے اوسکی تابعداری بھی کرنی چاہیئے (مذہب حنفی وار رہتے
ہین) مذہب حنفی کیون دار رہے مذہب اولاد علی کیون نہ رہے ۔ ہمتو سمجھے تھے کہ
حضرت پیر صاحب اولاد علیؓ کے جب تابع ہو چکے ہین تو ضرور مذہب بھی اونکا
رکھتے ہونگے ۔ آگے آپ تو بدل گئے کہ مذہب حنفی دار رہے ۔ بڑونکو چھوڑکر
چھوٹونکا مذہب پکڑنا بڑے تعجب کی بات ہے تو دیکھو اہلحدیث کس مزہ مین رہتے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہین محمدؐ کی دی ہوئی قرآن و حدیث پہ عمل کرین
پھر محمدی ہی محمدی کہلاوین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۱ لخ
یہ اللہ کا فضل ہے دیوے اپنا فضل جسکو چاہے اگر پیر جی صاحب اور اونکے
حواریین چاہین کہ محمدی ہم بھی بنجاوین اور اللہ سبحانہ کے فضل مین سے کچھ
حصہ لیوین تو بسم اللہ چلے آوین دروازہ توبہ کا ابھی تک کھلا ہوا ہے پر افسوس
تو یہ ہے کہ انکو محمدی کہلانا زہر قاتل سے بدتر معلوم ہوتا ہے محمدؐ کی امت سے
ضد وعناد ہو تو ہوا ونکے کہلانے سے ضد وعناد کیون ہوا ایک مولوی صاحب
بدلی تھے جو فرماتے تھے کہ تم ہمارے فقہ کو نہین مانوگے تو ہم تمہاری حدیث کو
نہ مانین گے ۔ ایک حضرت پیر جی صاحب ہین جو صفحہ ۴ مین لکھتے ہین کہ اگر حنفی
مشرک ہین تو محمدی بھی بسبب تابعداری محمد علیہ السلام کے مشرک ہین ۔ تا
ناسے رسے جہالت خدا تجھ کو جہان مین روسیاہ کرے تو کب تک ہمارے
غریب قوم کا پیچھا چھوڑیگی ۔ سچ فرمایا کسی بزرگ نے مَا نَجّٰی اللّٰهُ یَا رَبِّ
مِنْ لِسَانِ الْوَسْوَاسِ فَكَيْفَ اَنَا ۱ لخ یعنی جب نہین بچا اللہ اور اوسکا رسول

مخلوق کی زبان سے تو ہم کہاں بچ سکتے ہیں۔ **انصاف** تو یہ تھا کہ محمدؐ کی
امت ہیں تو محمدی کہلاتے حق بھی یہی ہے کہ جسکا کلمہ پڑھتے اوسکا کہلاتے یہ ہرگز
انصاف نہیں ہے کہ جہاں محمدی فرقہ کا نام سنا جل گئے جہاں حنفی المذہب کا نام
حنفی سنا نہال ہو گئے یہ تو ایک کھلی نشانی رسول پاک کے مخالفت کی ہے۔ اللہ
تعالیٰ اس سے سب بھائیوں کو بچاوے۔ دیکھو قبر میں اسلام و محمدیت سے
سوال ہوگا حشر میں بھی اسلام و محمدیت سے کام چلیگا نہ قبر میں کوئی پوچھیگا
حنفی شافعی تھے نہ حشر میں کوئی پوچھے ناروا تابعداری اماموں کے خود بھی
پکڑے جاوینگے اور بیچارے اماموں سے بھی بازپرس کراوینگے۔ آپ فرماتے ہیں البتہ
تقلید میں کیا البتہ تھا سچ فرمایا مولانا نے ؎ ہمکہ آب باشد کہ تقلید سے کہا
دین احمد را نہ تحقیق کرد * دین حق را چار مذہب ساختند * رخنہ در دین
نبی انداختند * دین ثابت تقلیدستان برباد داد * سنت صد لعنت
بر من تقلید او * تھا کیا ہر غوث اعظم۔ اللہ تعالیٰ تمام بزرگان دین
کی بالخصوص جناب شیخ کیا سے ہمکو نصیب کرے اونکا جیسا متبع سنت و حامی
پیر دار بنا وہ ہمکو بھی بنا دے آمین۔ مگر یاد رہے کہ صفحہ ۱۰ میں غوث اعظمؒ
الحمد شریف کو فرض لکھ چکے ہیں اور صفحہ ۲۴۲ اور ۲۴۳ میں ایک گروہ حنفیہ کو
فرقہ مرجیہ قرار دیا ہے دیکھو غنیہ کے صفحہ مذکور پس مخالفین حدیث قرأۃ
فاتحہ وغیرہ ہرگز تابع غوث اعظمؒ نہیں ہو سکتے محض جھوٹی بکواس ہے۔
زیر سایہ ہر ولی کے ہیں زیر سایہ کیا کام دیگا اگر اللہ و رسول کے احکام پر قائم ہیں
تو بیشک حشر میں اللہ ملتا نہیں کے عرش کے سایہ کے تلے جگہ ملجاویگی ورنہ
قول سعدی سچ راست آویگا ؎ پیغمبر کسی راہ اتباع گزیند * کہ بجادۂ
شرع پیغمبر شد * قرآن و ترک فعل و پسند و قول * اولوالعزم اتق

بلند تر در رسول + بجائیکہ دہشت خورند انبیا + تو عذر گنہ راچہ داری بیا
فقط اوس روز تو آپکے فضل و کرم کا سایہ نصیب ہوگا تو کام چلیگا نہین تو خیر سلا
ہے اور دنیا مین قرآن و حدیث کا سایہ ہے اگر اونپر عمل نصیب ہوا سبحان اللہ
دین و ایمان سلامت لیکئے مراد کو پہنچے نہین تو نہ کسیکا زیر سایہ کام آوے
نہ کسیکی زبانی دوستداری و جانبداری محبت کام دے نہ کوئی دعویٰ محض
امتی و بندہ خدا انکا مددگار ہو تیسرا انصاف پیرجی صاحب کا یہ ہے کہ جلسہ
مباحثہ کے علاوہ دوسری جگہہ بیٹھکر جو کچھہ جواب آپنے گھڑا الغیر ملاحظہ کرائے
فاضل رامپوری کے اوسکو تو درج رسالہ دستور الحق کردیا - اور فاضل رامپوری
نے مدلل جواب لکھکر پیرجی صاحب کی خدمت مین جو بھیجا اوسکو درج کرنا کجا ذکر
تک اوسکا نہ لکھا صاف ہضم کیا پس علاوہ جرم خلاف ورزی انصاف کے دوسرا
جرم خیانت مجرمانہ شرعی بھی ثابت ہوگیا - چوتھا انصاف پیرجی صاحب کا عجیب
بیبت ناک انصاف ہے کہ اگر حنفیہ بسبب اتباع امور اجتہادیہ کے مشرک ہین
تو محمدی بھی مشرک ہین کیونکہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شریک خدا کا قرار دیا
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا - كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ الخ کہان خیالی تابعداری امام ابوحنیفہ
کوفی کہا اتباع خاتم الانبیا محمد ابن العربیؐ - چہ نسبت خاک را با عالم پاک + اے حضرت
پیر صاحب کیا اس نالایق مضمون کو لکھتے وقت آپکے دلپر کچھہ بھی صدمہ نہ پہنچا
کیا اس اشتعال طبع عام فقرہ نے خوف دنیا و عقبیٰ دونون آپ کے دل سے
محو کردیا تھا - کیا آپکے دل نے اوسوقت کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بالکل
ہی بھلا دیا تھا کیا اس عبارت کی تحریر کے وقت بجائے محمد رسول اللہ کے
ابوحنیفہ رسول اللہ آپکے خیال مین جا گھسا یا کیا کسی بیدین نے چالاکی سے
آپکو بدنام کرنے کے خیال سے اس نالایق عبارت کو آپکے رسالہ یا قیاصات

مین ملا دیا اگر یہ بات نہین ہے اور آپنے قصداً بقول شخصے پرائی بدشگونی
اپنی ناک کاٹنے کا مضمون اختیار فرمایا ہے تو مولانا جلد توبہ کیجیے استغفار
پڑھیے اور بذریعہ ایک اشتہار جلد مشتہر کیجیے کہ ہمسے سہواً یا ضداً جو واقع ہوئی
تھی لہذا اب ہمنے اپنے اوس مضمون کو واپس لیکر توبۃ النصوح کر لی ہے ناظرین
با وہ مہربان اپنے اپنے رسالے سے اس نالایق عبارت کا رد و سیاہ کردین اور
ہمکو معذور سمجھکر معاف فرما دین اگر خدا نخواستہ ایسا نہوا تو پھر حضرت دیکھیے
چوکس ہو بیٹھیے کہ کیسے کیسے فتوے علماء دین کے آپکی ذات پر کسی کے لیے
نازل ہوتے ہین - رہا وہاں قیامت کا سو اوسکا خوف ہی کسکو ہے -

محمدیوں کے مشرک نہونے پر قرآنی شہادت

محمدی نسبت کرتے ہین طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونکے
کہ اونپر ایمان لاتے ہین اور اونکا لایا ہوا دین اسلام قبول کیا ہے اور جسقدر
باتین دین و اسلام مین واجب العمل نہین آپ ہی کے فرمانے سے تسلیم
کیا ہے اور سب طریقوں سے طریقہ محمد رسول اللہ کا بہتر سمجھکر اوسکی اطاعت
اپنے نفس پر واجب سمجھی ہے پھر اوسکی طرف اپنی نسبت قایم کرکے محمدی کہلائے
اور یہ محمدی کہلانا محمدیوں نے تعلیہ ہی نہین ہے بلکہ خداوند کریم کی تجویز سے ہے
دیکھیے محمدی لوگ چونکہ بحکم آیۂ شریفہ مَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللّٰہَ
یعنی جسنے اطاعت کی محمد کی بیشک اوسنے اطاعت کی اللہ کی - اور یہ بات
ایمان لاتے ہین کہ کوئی حکم رسول پاک کا خواہ امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنیکا
ہو یا آمین بالجہر کے باب مین ہو یا رفع الیدین سے متعلق ہو غرضکہ کوئی حکم انکا
خلاف مرضی و خلاف حکم اللہ تعالی کے نہین ہے پس آپکے جس حکم کی تابعداری
محمدی لوگ کرینگے وہ بالکل اللہ صاحب ہی کی گویا تابعداری انکا ہوگا پھر محمدی

لوگ مشرک کیونکر ہو سکتے ہیں مشرک تو وہ لوگ ہو سکتے ہیں کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم خلاف منشاء آیۂ کریمہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ترجمہ اور پیغمبر خدا کا نہیں بولتا اپنی خواہش سے یہ تو وحی الٰہی ہے جو بھیجی جاتی ہے طرف اوس پیغمبر کے ۔ سمجھتے ہیں کہ قرآن میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا منع لکھا ہے اور حدیث میں لکھا ہے کہ الحمد ضرور پڑھنا چاہیے پس حکم اللہ کا مانا جاویگا اور حکم رسول اللہ کا نہیں مانا جاویگا مثلاً دیکھو صفحہ ۴ مستور الحق اور آنحضرتؐ کا حکم خدا کی وحی کے ساتھ نہیں سمجھتے ہیں بلکہ حدیث کو سمجھتے ہیں کہ بغیر مرضی خدا کے آنحضرت اپنی خواہش سے حدیث فرمایا کرتے ۔ نعوذ باللہ اگر ہمارے بعض حنفی ایسا نہیں سمجھتے تو ہرگز حدیث کے مقابلہ میں آیہ کو نہ لاتے اور حدیث و قرآن میں جدائی نہ ڈالتے ۔ یہ تو بعض متعصب حنفیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول مقبول کے حکم میں جدائی اور تفرقہ ڈالتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے دیکھو سورہ نساء إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ ترجمہ جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اوسکے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ تفرقہ ڈالیں یعنی جدائی کریں درمیان اللہ اور اوسکے رسولوں کے ۔ (یعنی کہیں کہ اللہ کا حکم مانا جاویگا اوسکے برخلاف کوئی حکم رسول کا مانا نہیں جاویگا) اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو (یعنی حدیث اگر اپنے مطلب کی موافق ملیگی تو قرآن کو چھوڑینگے حدیث کو مانینگے ۔ اور اگر آیۂ مطلب کے موافق آئیگی

مذہب سے ملتی ہوتی ملکتی تو حدیث کا انکار کر دینگے) اور چاہتے ہین کہ نکالین
بیچ مین ایک راہ (یعنی جدے جدے طریقے جدے جدے مذہب نکالین
ایک محمدی نہ ہین) ایسے لوگ وہی ہین اصل کافر اور ہمنے طیار کر رکھی ہے
واسطے منکرون کے ذلت کی مار بغلط پھر اس سے زیادہ خرابی اور کیا ہونی
چاہیئے اب اس سے آگے ہی اللہ تعالی محمدیونکی صفت بیان فرماتا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ
سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ترجمہ
جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسولوں پر (یعنی جیسے مہدی مسلمان ہین
اور جدا نہیں کیا کسیکو اون مین سے (یعنی اللہ کو رسول سے اور رسول کو اللہ
سے جدا نہ کیا اور اوسکا حکم ماننا یکسان فرض سمجھا) اون لوگونکو دیگا اللہ تعالی
اونکے ثواب - اور اللہ تعالی ہے بخشنے والا مہربان الحمد للہ یہ آیت کیسے صاف
طور پر محمدیون کے برحق ہونے کی اور اونکی مغفرت اور اونپر اللہ تعالی کی رحمت
نازل ہونیکی گواہی دے رہی ہے - یہ ایک بڑا سبب ہے کہ جسکی وجہ سے بعضے
حنفیہ بدرشک وحسد کرکے ناحق اونکو مشرک کا خطاب دیتے ہین ایسی بلا اونپر
ڈالنا چاہتے ہین - یہ آیہ جس نے اطاعت کی رسول کی اوس نے بیشک
اطاعت کی اللہ کی - دوسری آیۃ جو کچھ تمکو دیوے رسول وہ لے لو
اور جس سے منع کرے باز رہو - وغیرہ آیات جو محمدیون کا دستور العمل ہین
ظاہر ہے کہ حنفیہ کو ان سے انکار ہے ورنہ رسول کے تابعدار و نکو آمین بالجہر
و رفعیدین کرنے اور پڑھنے سورہ فاتحہ پیچھے امام کے اور سینہ پہ ہاتھ باندھنے وغیرہ
کے سبب مشرک نہ کہتے - کاش ایسے موحدین متبع سنت سید المرسلین کو
اپنا پیر و مرشد قرار دیا جاتا اور اونکو رہنما اپنا ٹھہرایا جاتا تو کتنا بڑا اچھا

نتیجہ نکلتا - مگر افسوس کہ آپ صاحبون نے یہ قدر کی کہ مشرک ہونیکا اتہام اون پر جما دیا آپ اپنے کسی حنفی منصف علما سے یہ مسئلہ پوچھیے تو کہ کیا ایسے متبع سنت سچے مسلما نونکو کافر کہنے والا یا محمدؐ رسول اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اونکو مشرک کہنے والا مسلمان اور سچا حنفی رہ سکتا ہے اور یہ آیۃ و حدیث - جسنے اطاعت کی محمدؐ کی اوس نے البتہ اطاعت کی اللہ کی - کیا اسکے یہی معنی ہوتے ہین کہ جسنے اطاعت کی محمدؐ کی وہ مشرک ہوتا ہے (نعوذ باللہ منہ) پھر دیکھیے کہ محمدی لوگ ایسی حدیثونکی دلیل پاکر جنکے ضعیف کرنیکی آجتک حنفیہ کو قدرت نہ ہوئی اور نہ کبھی ہو سکیگی عمل بالحدیث کر کے امام کے پیچھے بھی الحمد فرض سمجھتے ہین اور رفع یدین کرتے ہین آمین بالجہر وغیرہ افعال کو عمل مین لاتے ہین اس اعتماد کے ساتھ کہ ہمارے رسول نے جو فرمایا یا جو کچھ کیا وہ حکم خدا تھا پھر ایسے محمدیونکو کوئی حنفی بچہ مشرک کہدے تو کیا وہ اس آیۃ کا منکر نہین ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى الخ اور کیا جو شخص صحیح حدیث رسول اللہ کو قرآن کے مخالف بتلاتا ہے وہ اس آیۃ مذکورہ کا منکر نہین ہے - اگر منکر ہے تو کیا پھر بھی حنفیونمین سے کوئی ہے کہ محمدیونکو الحمد خلف امام پڑھنے کے سبب گناہ کبیرہ کا مرتکب و مجرم ٹھہراوے اور آمین بالجہر و رفع یدین کرنیکی وجہ سے محمدیونکو مشرک کہدے - انا للہ الخ

آپ نے **اول** صداقت مولوی مشتاق احمد صاحب کی کہ جو مباحثہ سے گریز کیسے اور مباحثہ بند ہونیکی وجہ مین آپنے لکھی اولا یہ کہ فاضل رامپوری میری مرضی کے موافق جواب نہین دیتے نہین بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ رات کے مباحثہ مین جو اونھون نے لکھوایا دوسرے روز اونکو بھی بار بار اوسی ایک مضمون کو دوہرایا چلا اور اسکے شرط کے خلاف کیا کہ بخاری کو چھوڑ ترمذی سے جا ملے - دوسرا یہ کہ فاضل رامپوری نے کہا کہ مین جلسہ مباحثہ مین نہین جاؤنگا کیونکہ

لوگ کہد سکتے تھے کہ میری بات جاتی نہ سکی سیتو ھم فاضل رامپوری بلند بیہ کہا کہ تمکو قرینہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ میری بات جاتی ہے دنیا کی شرم دامنگیر ہے چنانچہ ھم فاضل رامپوری نے کہا کہ کلکٹر صاحب کو عرضی دیکر دو یا دو کی بلوالیں اگر یاد ہو تو قرآن شریف جیسے موسومہ ہیں فریقین یاد رہے تو انکو تقسیم کرلیں اسطور پر مباحثہ ہونا چاہیئے الخ سبحانک هذا بهتان عظیم صحیح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے جھوٹا کرے یعنی وعدہ خلافی کرے جب امانت اوسکو سپرد کیجا وے خیانت کرے۔ ایسے لوگ منافق ہیں اگرچہ وہ نمازی ہوں روزہ رکھتے ہوں اور مسلمان کہلاتے ہوں کیونکہ کبھی جھوٹ کا وبال ضرور آویگا دنیا میں خواہ آخرت میں۔ یہ قصہ ور فاضل رامپوری نے فرمایا تھا کہ فریقین کے کاغذات تحریری بعد ختم ہونے مباحثہ کے منشی انند ی لعل صاحب سررشتہ دار کو دکھلائے جاوینگے وہ ایک ذی علم اور لائق شخص ہیں نیز غیر مذہب ہیں کسیکی حمایت نہیں کرینگے اگر یہاں کہیں جھگڑا دفع ہوا ہے غیر اقوام کے معزز آدمی منصف قرار پائے ہیں جیسے کہ مقام ترپاؤ ضلع احمدآباد گجرات ہیں زیر نگرانی صاحب کلکٹر و انتظام سرکاری کے ہزارہا مخلوق کے مجمع میں حنفیہ اور اہلحدیث کا مباحثہ ہوا جسمیں دو پادری صاحب باداے فیس طلب ہوئے تھے جنہوں نے اہلحدیث کے حقمیں فیصلہ دیا کہ انکے اعمال صحیح ہیں اور حنفیہ کے اعمال غلط اور بے دلیل لہذا اونکا دعوی خارج ہو ترپاؤ ضلع احمدآباد قریب ہے تصدیق ہوسکتی ہے۔ فاضل رامپوری نے فرمایا کہ چلو ہم مباحثہ کے لئے تیار ہیں منشی حبیب اللہ صاحب نے کہا کہ بیشک آپ طیار ہیں مگر مسجد سے روز بروز کا انتظام نہیں ہوسکتا سینکڑوں آدمی باہر ہجوم کرلیتے ہیں دنگہ کا خیال ہے فاضل موصوف

نے فرمایا کہ ایسا ہی خیال ہے تو سوال دیدہ پولیس سے انتظام ہوجاویگا -
میاں عبد اللہ نے کہا کہ مولوی صاحب آپ تو اب جواب لے ہی کر چکے ہیں آپ
تشریف لیجائیے اور جو کچھ مولوی مشتاق احمد صاحب لکھاویں آپ بھی لکھ لیجیے
مگر پھر آپ یہاں جواب لکھنے کو قلم نہ اوٹھاسکے اپنے مکان پر بیٹھکر پھر جو چاہئے آپ
لکھیں جو چاہیں وہ لکھیں ورنہ قیامت تک بات طے نہوگی اگر آپ پھر جواب
لکھینگے تو وہ بھی لکھینگے ـ مولانا فاضل رامپوری نے بڑے دعوے کے ساتھ
یہ فرمایا نہیں ہرگز ایسا نہوگا کہ میں جواب سے وہاں رک جاؤں اور باوجود صدہا
دلائل موجود ہونے کے جواب ندون میں دلائل سورہ فاتحہ کی فرضیت کے
پیش کرنے سے لاچار تو نہیں ہوں ابھی تو صرف تین ہی حدیثیں صحیح میں نے
پیش کی ہیں پڑھنے پڑھنے دلائل سورہ فاتحہ کے بغیر کسیکی نماز نہونیکے تو اب
پیش کرونگا اور احادیث متواترہ سے ثبوت دونگا ـ میاں عبد اللہ نے کہا
کہ صحیح ہے اب اسکا انتظام نہیں ہوسکیگا آپ اس شرط پر مباحثہ کے لیے چلیں
کہ آپ اب کچھ جواب نہ لینگے ورنہ آپکو اختیار ہے ـ اسپر فاضل موصوف کا
وہی اصرار بار بار تھا کہ میں ضرور جواب لکھونگا جواب سے تو وہ بند ہو جسکے
پاس دلیل نہوں سچ تو یہ ہے کہ فاضل رامپوری کا یہ اصرار بڑی مصلحت کے
ساتھ ہوا تھا بلکہ اس اصرار میں حمایت دین رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم شامل
تھی حق بات کے بیان کرنے سے چپ رہجانا ایک تو مخالفونکی زیادہ مخالفت کا سبب
ہے کہ جواب نہ آیا بند ہوگئے دوسرے خدا کے یہاں کا وبال کہ دوزخ میں آگ
کی لگام اوس عالم کے منہہ میں لگائی جاویگی جو حق بات کو ظاہر نکرے مخالفون کا فاضل
رامپوری کو یہ جتنیہ دینا کہ آپ اب جواب نہ لکھیں جب چلے آویں بڑی چال پیچی
تھا کہ جسکا نتیجہ اوسوقت بجز فاضل رامپوری اور میر مدد العلی صاحب کے کسیکے

خیال مین نہ آیا تھا تا آنکہ احمد حسن صاحب نجفی اس حقیر کی تقریر سنکر معترف ہوئے اور سید عبد الحی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے مخالف کے پاس اب یقیناً کوئی جواب باقی نہین ہے وہی ضعیف اور بے بنیاد چند روایتین اگر مولوی مشتاق احمد صاحب صحیح بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کی صحیح حدیثون کے مقابلہ کے لئے جو کہ فاضل رامپوری نے پیش کی ہین وہی روایتین ضعیف پیش کر دین تو کیا اوسکی تردید نہ کیجاویگی بیشک اونکا رد لکھا جاویگا اور ثابت کیا جاویگا کہ آپ کی دلیل صحیح نہین ہے اسی پر بات طول ہوگئی اور طرفین سے تیز کلامی ہوکر بالآخر مباحثہ کا دفتر برہم ہوگیا

آپ حق پسند لوگ ہمارے بیانات سے پیر جی مشتاق احمد صاحب کے بیان کو مقابلہ کر کے پیر جی صاحب کی صداقت وصحیح بیانی کا اندازہ کرلین گے پیر جی چالاکی مین اپنی علمیت کے لحاظ سے کیونکر خلاف معاہدہ زبانی وتحریری کی دو تین ضعیف حدیثین لکھدین پھر کہا کہ دیکھا ہمنے کیسا زبر دست تیر چلایا کہ اپنی ضعیف حدیثون ہی سے اونکی صحیح حدیثون کی خبر لے ڈالی۔ اور رامپوری کو کیسا بھگایا۔ انکار

از تو آید و مردان چنین کنند

شاباش صاحب۔ پیر جی صاحب کی دونون تینون پیش کی ہوئی حدیثین ضعیف ہین جنکو حنفی مذہب کے علماء نے ضعیف قرار دیا ہے دیکھو حاشیہ موطا امام محمد مین مولوی عبد الحی صاحب مرحوم محدث لکھنوی نے ان حدیثونکی خوب خبر لی ہے۔ بلکہ اور بہت سی روایتونکو جو اسی مضمون کی ہین طول طول لکھکر رد کیا ہے جو چاہے دیکھے۔ اب سنئے وہ حدیثین جنکو فاضل رامپوری صاحب نے پیش کیا۔ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہوتی نماز اوس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ۔ مسلم کی روایت مین زیادہ بھی لکھا ہے یہ ایک ایسی صحیح حدیث ہے کہ جسپر تمام جہان کے علماء کا اتفاق ہے کہ صحیح ہے یہ ایک

بخاری ... مسلم شریف ... حدیث عبادہ بن صامت

ایسی حدیث ہے کہ ایک رکن خاص کو ہر آدمی کے لئے فرض ثابت کرتی ہے۔
پھر بھی اگر کوئی وسوسہ آوے کہ اسمین مقتدی کا ذکر کہان ہے تو اول تو
اسکے کئی جواب ہین ایک یہ کہ اسمین اکیلے نمازی کا ذکر کہان ہے اور امام کا ذکر کہان
ہے کہ اکیلا ہو یا امام ہو تو الحمد فرض ہے نہین تو فرض نہین ہے اس حدیث کو
پیرجی صاحب نے صفحہ ۴ مین صرف منفرد یعنی اکیلے نمازی کے لئے فرض مانا ہے
اگرچہ صفحہ ۴ مین اسکی فرضیت سے منکر ہو کر جابر رض صحابی کی روایت کو بھی طاق
پر رکھدیا ہے جابر رض صحابی کا تو یہ فرمانا ہے کہ بغیر الحمد اکیلے شخص کی یا امام کی نماز
نہوگی گویا حضرت جابر رض ان دونون کے حقمین سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض جانتے
تھے جب ہی تو حکم دیا کہ اسکے بغیر کسیکی نماز نہوگی لیکن افسوس ہے کہ پیر صاحب
نے اپنی دلیل کا بھی خلاف کردیا۔ حضرت جابر رض نے مقتدی کو قراۃ سے مستثنی
جو کیا ہے اوسکے بھی کئی جواب ہین اول یہ کہ حدیث رسول مقبول کے سامنے قول
جابر رض لایق دلیل کے نہین ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ ہی جابر رض خود ہی امام
کے پیچھے الحمد پڑھا کرتے تھے دیکھو کتاب القراۃ امام بخاری رح کی۔ اور عبد اللہ ابن
مسعود رض بھی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھتے تھے پس راوی کا قول عمل کے
خلاف ثابت ہونے سے انکا قول اوسکا منسوخ اور رد ہوگیا اور عمل جو
اوسکا موافق حدیث صحیح کے ہوگیا وہی مانا جاویگا۔ اور جتنا قول جابر رض راوی کا
حدیث سے مخالف ہے نہین مانا جاویگا کیجیے صاف طور پہ مقتدیون کے لئے
بھی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد بغیر نماز نہونیکا حکم دیا ہے
جنکو فاضل رامپوری مباحثہ مین پیش کرچکے ہین ملاحظہ ہو صفحہ ۷۔ اپنے رسالہ کا
جسکے راوی وہی عبادہ بن صامت صحابی ہین جنکی روایت بخاری شریف
مین سے فاضل موصوف اول دلیل مین دے چکے۔ ترجمہ حدیث دوسری کا

یعنی حضرت عبادہ رضہ فرماتے ہین کہ ہم تھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فجر کی
نماز مین پہر بھاری ہوئی آنحضرت پر قرأۃ تو جب فارغ ہوئے (آپ نماز سے)
فرمایا کہ شاید تم لوگ پڑھتے ہو پیچھے امام اپنے کے ہم نے کہا سرعت سے یاد ہو
ایسا ہے ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آپنے مت کیا کرو تم (یعنی مت
پڑھا کرو پیچھے امام کے) سوائے سورہ فاتحہ کے تحقیق سبب یہ ہے کہ نماز نہیں ہوتی
اوس شخص کی کہ جو نہ پڑھے اسکو (یعنی سورہ فاتحہ کو) **دوسری روایت**
ابوداؤد مین ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین کہتا ہون اپنے
جی مین کیا ہوا مجکو کہ کشاکش کرتا ہے مجسے (یعنی متشابہ لگتا ہے) قرآن

سو نہ پڑھو کچہہ قرآن مین سے جسوقت کہ میں پکار کے پڑھوں مگر سورہ فاتحہ
خط کے نیچے کی عبارت کو دونون آنکھیں کھولکر دیکھنا چاہیئے کہ آنحضرت نے
مقتدیونکو امام کے پیچھے الحمد پڑھنا فرض کیا ہے یا نہیں اس حدیث سے ایک
یہ بات معلوم ہوئی کہ صحابہ کرام آنحضرت کے پیچھے الحمد بھی پڑھتے تھے اور اوسکے
سوائے اور بھی یعنی جسقدر آپ قرآن پڑھتے مقتدی بھی آپکے ساتھہ
ساتھہ دہیمی آواز سے پڑھتے تھے کہ جنکی گنگناہٹ سے آپکو متشابہ لگنے لگے۔
اگر صحابہ ایسے آہستہ پڑھتے جیسکہ ہم لوگ اہلحدیث چپکے پڑھتے ہیں تو آپ کو
نہ متشابہ لگتے نہ آپکو یہ معلوم ہوتا کہ میرے پیچھے کوئی کیا کچھہ پڑھتا ہے بخلاف اس
کے آپنے ضرور یہ خیال فرمایا ہوگا کہ الحمد کے علاوہ بھی دوسری قرأۃ بہی لوگ
میرے ساتھہ نہین چھوڑتے پڑھے چلے جاتے ہیں اللہ تعالی نے چونکہ آپ کو
طریق عبادت امت کو سکہانیکا حکم دیا تھا اسلئے کھول کر آپنے اپنے مقتدیونکو
سمجہا دیا کہ ایسا نہ کیا کرو لیکن اسکے ساتھہ ہی آپکو خیال گذرا کہ اس ممانعت
سے کہین مقتدی الحمد بھی نہ چھوڑ بیٹھیں اسلئے تاکید سے اسوقت فرمایا

کو کہین الحمد کو چھوڑ دینا میرے پیچھے الحمد ضرور پڑھنا کیونکہ اُسکے بغیر تو نماز ہی کسیکی نہین ہوتی۔ ترجمہ تیسری حدیث کا یہ ہے نافع محمود ابن ربیع الانصاری سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے دیر کی صبح کی نماز مین تو ابو نعیمؓ موذن نے تکبیر کہکر نماز پڑھانا شروع کیا اتنے مین عبادہؓ بھی آئے (اور مین نافعؓ (مقتدی) بھی اونکے ساتھ تھا ہمنے صف باندھی ابو نعیم (موذن) (امام) کے پیچھے اور ابو نعیم پکار کے قرآن پڑھ رہے تھے عبادہؓ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے مین نے (نافع نے) عبادہؓ سے کہا کہ تمکو مین نے سورہ فاتحہ پڑھتے سنا۔ حالانکہ ابو نعیم پکار کر قراءۃ کر رہے تھے حضرت عبادہؓ نے فرمایا کہ ہان۔ (پھر فرمایا) کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہری نماز پڑھائی آپ قراۃ سے۔ وسکنے لگے پچھلے (مقتدیون کے پڑھنے کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف مخاطب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم پڑھا کرتے ہو جبکہ مین پکار کے پڑھتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ ہان یا رسول ہم پڑھتے ہین (آپ کے پیچھے) آپنے فرمایا مت پڑھا کرو جب ہی مین کہتا تھا کہ کیا ہوا ہے مجکو کہ جھگڑا کیا جاتا ہون قرآن مین مت پڑھا کرو قرآن کو جبکہ مین پکار کے پڑھون سوا ے الحمد کے (کیونکہ اسکے بغیر نماز نہین ہوتی) آپ دیکھو کہ یہ تینون حدیثین کیسی صحیح آفتاب کے مانند چمک رہی ہین اور یہ کھلا رہی ہین کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا منفرد ہو بغیر الحمد کا پڑھے نماز نہین ہو سکتی آپ سنئے مولوی مہمی صاحب کی دلیل مولوی مہمی صاحب نے پہلے حدیث بخاری عبادہؓ والی کا جسکو فاضل رامپوری نے پیش کیا تھا یہ جواب دیا اول تو یہ کہ الحمد پڑھے بغیر نماز نہونے کی حدیث عام

سبیں ہے بلکہ مقتدی اوسکی تعمیل سے مستثنی ہین۔ دوسرے یہ کہ اس
حدیث مین مقتدیکا ذکر بھی نہیں۔ تیسرے یہ کہ حدیث المسیئ صلوٰتہ بغیر نمازیوں
کی اکیلے نمازی کے حق مین وارد ہے دیکھو صحیح بخاری کہ آنحضرتؐ
داخل ہوئے مسجد مین اور ایک اور شخص بھی داخل مسجد ہوکر اوس نے نماز
پڑھی اور آنحضرتؐ کو سلام کرکے چلا آپنے فرمایا کہ لوٹ پھر نماز پڑھ اسلئے کہ
تو نے نماز ادا نہین کی۔ وہ لوٹا پھر نماز پڑھی جیسے اول پڑھی تھی۔ پھر آیا
اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ لوٹ اور نماز پڑھ کیونکہ
تو نے نماز نہین پڑھی۔ تین دفعہ آپنے اوسکو ایسا فرمایا۔ عرض کیا اوس
شخص نے قسم ہے اوس اللہ کی یا رسول اللہ جسنے آپکو سچا نبی کرکے بھیجا ہے
اس سے بہتر نماز پڑھنا نہین جانتا ایسی کھلا دیجئے مجکو۔ فرمایا آپنے جبوقت
اوٹھے تو طرف نماز کے تکبیر کہہ۔ پھر پڑھ قرآن مین سے جو تیرے پاس آسان
ہو۔ پھر رکوع کر یہانتک کہ اطمینان ہوجاوے رکوع مین۔ پھر کھڑا ہوجا
یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو۔ پھر سجدہ کر یہانتک کہ اطمینان ہوجاوے سجدہ مین
۔ پھر اوٹھ یہانتک کہ اطمینان ہوجاوے جلوس مین اور اسیطرح
اپنی کل نماز مین فقط مولوی مہدی صاحب نے **اس** حدیث سے ایک **قیاسی**
قانون تراشا ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث مین جسقدر باتیں آنحضرتؐ
(جو صرف چھ باتیں ہین) بیان فرمائیں وہی فرض ہین اور باقی جنکا ذکر اس
حدیث مین نہین فرمایا وہ فرض نہین ہین فقط اسی **قیاس** پر آپنے کہا
کہ اس حدیث مین سورہ فاتحہ کا ذکر نہین اگر فرض ہوتی ضرور ذکر ہوتا۔
اسپر **جواب** سنئے **پہلا جواب** بموجب آپکے اس قیاسی قانون کے
چند خرابیاں اور مصیبتین آپکے مذہب پر پڑینگی کہ آپکا مذہب آپکے اس

قانون سے رد کیا **اوّلاً** کھڑا ہونا بعد رکوع کے اطمینان کے ساتھ **دوسرے**
ایک سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھنا بموجب اس **حدیث** کے آپنے فرض قرار دیا
حالانکہ آپ کے حنفی مذہب کی کتابون مین انکو فرض کسی نے نہین قرار دیا۔
دوسرا جواب۔ آپ کے اس قیاسی قانون نے چھ یا سات فرضونکو منجملہ ان کے
چار یا پانچ فرض مین تو حنفیہ کو بھی کچھہ شک نہین بالکل خارج کر کے اپنے مذہب کی
تقلید کو پامال و برباد کیا دیکھو اس حدیث پیش کردہ پیرجی صاحب مین **نیت** نماز کا
ذکر نہین **قیام** کا ذکر نہین۔ سورہ **فاتحہ** کا ذکر نہین **درمیانی و اخیر**
تشہد کا ذکر نہین۔ **سجدہ ثانی**۔ **درود شریف** کا ذکر نہین **سلام**
پھیر کر یا معاذ اللہ قہقہہ یا گوز مار کر نماز سے باہر آنیکا ذکر نہین۔ حالانکہ بجز الحمد
و درود شریف وغیرہ اور یہ سب باتین آپکے مذہب مین فرض ہین۔ **چونکہ**
اس حدیث مین ان تمام باتونکا ذکر نہین ہے لہذا وہ فرض بھی نہین رہین یعنی
جیسے خاص کر کے الحمد شریف کی فرضیت جاتی رہی اسیطرح اور یہ سب فرض رد
ہو گئے۔ **تیسرا جواب** فاضل رامپوری کے اس اعتراض کا کہ حدیث ہذا
مین دوسرے سجدہ کا ذکر نہین تو دوسرا سجدہ فرض بھی نہ ٹھہرا۔ **آپنے**
جواب دیا کہ ایک سجدہ کی تعلیم تو آنحضرتؐ نے صریح طور پر اوس جلد باز نمازی کو
فرمائی۔ اور دوسرے سجدہ کی تعلیم ضمناً آپنے فرما دی کہ اپنی کل نماز مین اسیطرح
اور سجدہ ثانی بھی **کل** نماز مین داخل ہے **پس** برائے خدا یہی جواب ہمسے بھی
قبول فرمائیے کہ جسطرح پہلے سجدہ کے ضمن مین دوسرا سجدہ آگیا اسیطرح فاذا قرأ
ما تیسر کے ضمن مین قراۃ سورہ فاتحہ آگئی اب رہا نیت کرنا قیام کرنا درود پڑھنا
آخری تشہد کرنا سلام پھیرنا سو انپر بھی رحم فرمائیے۔ اور کسیکی ضمن مین سمجھکر
آپکا بگڑا کیا ہے اور اگر ہماری طرف کی دلیل **ضمنی** کو آپ قبول نفرما دین

تو لیجیے ہمارے دلیل میں صریح حدیث بھی موجود ہے روایت ہے رفاعہ
ابن رافع سے اسطرح پر کہ آیا ایک شخص پھر نماز پڑھی مسجد میں پھر آکر سلام کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا رسول خدا نے کہ پھر جا پھر نماز پڑھ اپنی اسواسطے
کہ تو نے نماز نہیں پڑھی تب کہا اس نے کہ سکھلایئے مجھکو یا رسول اللہ کسطرح پڑھوں
میں نماز فرمایا جب متوجہ ہو تو طرف کعبہ کے پس تکبیر کہہ پھر پڑھ سورہ فاتحہ اور
جسقدر چاہے اللہ کہ پڑھے پھر جب رکوع کرے تو رکھ اپنے ہتھیلی کو
اپنے گھٹنوں پر اور ٹھہر کے کر رکوع اپنا اور برابر پھیلا دے اپنی پیٹھ پھر جب
اوٹھاوے سر اپنا پس سیدھی کر اپنی پیٹھ اور اوٹھا سر اپنا یہانتک کہ پھر آجاویں
ہڈیاں اپنے جوڑوں پر پھر جب سجدہ کرے تو پھر ٹھہر سجدہ میں پھر جب اٹھاوے
تو سر پھر بیٹھ اپنی ران پر پھر کر ایسکو ہر رکوع اور سجدہ میں یہانتک کہ آرام ہووے
تو یہ روایت مشکوۃ شریف اور ابو داؤد وغیرہ میں ہے پس (دیکھیے اس حدیث
میں ذکر الحمد کا صریح موجود ہے یقین ہے کہ بیرجی صاحب اب ضرور مان جاوینگے
چوتھا جواب فاضل رامپوری نے جو حدیث صحیح بخاری کی پیش کی ہے
اسکو ہم نہیں مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ایک ایک کمال جمیع ضروریات کی تعلیم
امت کو فرمائی ہے دوسری کئی رکن کا ذکر بھی نہیں کیا اسلئے بموجب آپ کے قاعدے کے اگر کوئی عقل کا
دشمن کہے کہ اس حدیث میں تکبیر تحریمہ اور رکوع یا تحیات اور سلام پھیرنا
اور سجدہ کا ذکر نہیں ہے تو یہ سب چیزیں ضروری بھی نہیں ہیں تو کیا آپ
یا اور کوئی سمجھدار ایسا استدلال کریگا پس یہانسے آپکا وہ قاعدہ جو صفحہ
میں اور بھی کئی جگہ اپنے رسالہ میں آپنے بیان فرمایا ہے رد ہو گیا —
پانچواں جواب بالفرض اگر مولوی مشتاق احمد صاحب کی پیش کی ہوئی
حدیث میں الحمد کا ذکر نہیں سو اسلئے مجمل رکھا انکو اوسکی فرضیت کا منکر ہونا

تو کیا اب وہ سیکڑون حدیثین صحیح صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنمین کہا ہے کہ بغیر الحمد کے کسیکی نماز نہین ہوتی سبھی رد ہو گئین ۔ ایسی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی نہین کہ جسمین کل ضروریات دین کی شامل ہون کسی حدیث مین ایک بات آپنے تعلیم فرمائی کسی مین دوسری مین کہ دیکھو صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ وہ داخل ہوگا جنت مین محمد رسول اللہ کا اس حدیث مین ذکر نہین تو کیا بموجب آپکے قانون کے محمد رسول اللہ کہنا باطل ہوجاویگا یا نعوذ باللہ انکار رسالت جائز ہو جاویگا یا بغیر کہنے محمد رسول اللہ کے صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے کوئی مسلمان ہو سکتا ہے ہرگز نہین ہوسکتا یا بموجب آیۃ قرآن مجید کے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ جسنے کہا رب ہمارا اللہ ہے اور اسی پر جمے رہین وہین سے نجات پا ئی لیس اس حالت مین کوئی شخص ایک ہی حدیث یا ایک آیۃ کو جو اوسنے لکھی لیکین پکڑ بیٹھے اور آپکے قاعدہ کو دستور العمل ٹھہرالے اور نماز روزہ حج زکوۃ اور سارے حق ماں باپ اور دوسرے حقدارون کے چھوڑ دے اور کہے فلانی حدیث مین یا فلانی آیۃ مین تو اسکا ذکر تک نہین ہے تو اب آپ ہی ایسا فرماوین کہ ایسا شخص ملحد اور بیدین ہوگیا یا نہین ۔ اگر کوئی ایسا لکھے کہ مین اگر محمد رسول اللہ کہتا ہون یا محمد رسول اللہ کے فرمانے کی بموجب نماز مین الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھتا ہون یا رفع الیدین کرون یا آمین بالجہر کہون تو محمدی کہلا ؤنگا اور محمدی لوگوکو پیرجی مشتاق احمد صاحب بسبب عداوت محمد رسول اللہ کے مشرک لکھ چکے ہین بھلا مین مشرک خواہ مخواہ کیون بنونگا کیون پڑھون کیون قضا کرون تو اب اوسکو جواب دینے کے ہم ذمہ دار نہین اوسکی جوابدہی کے ذمہ دار مصنف ظہور الحق ہین ہمسے واسطہ نہین ۔

چھٹا جواب اگر پیرجی مشتاق احمد صاحب جواب دیں کہ محمد رسول اللہ
پڑھنا اور نماز کا پڑھنا۔ اور قیام کا سجدہ ثانی کرنا وقت دوسری پڑھنا اخیر
قعدہ کرنا دوسری حدیثوں میں آیا ہے تو ہم انکا یہ جواب نذر کرینگے کہ
دوسری حدیثوں میں آگیا ہے کہ بغیر الحمد شریف امام ہو یا اکیلا ہو۔ یا
مقتدی ہو کسی کی نماز نہوگی بیت مثلہ تا خراب بادۂ آرا یستی شد
زکوی استنایان سخن بیگانہ می آید ۔ ساتوان جواب یہ ہے کہ
جب پہلی بہت سی حدیثوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد
پڑھنے کا حکم دے چکے کہ بغیر اسکے کسی کی نماز نہیں ہوگی جیسا کہ بخاری شریف
کی پہلی حدیث میں حکم ہو چکا پھر دوسری حدیث میں جو دیکھ لیا ہے اگر ذکر کیا
تو کچھ گناہ ہوا۔ نہ وہاں ذکر کرنیکا موقع تھا۔ اسلئے کہ وہ جلدباز نمازی تھا قرآن
جانتا تھا پھر رکوع اور سجدہ اور قیام ۔ اور اطمینان نہیں جانتا تھا چونکہ
آنحضرت دین کی حکیم ہیں اور حکیم اوسی بیماری کی دوا تجویز کرتا ہے کہ جو بیمار کو لاحق ہو
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ضروری بات کہی اور اسکو تعلیم فرمائی
دیکھو خود پیرجی صاحب نے اپنے رسالہ کے ملاحظہ میں اقرار کیا ہے کہ وہ شخص قرآن
جانتا اور پہلا آدمی پڑھکر جاتا لیکن تعدیل ارکان جو واجب ہیں نہیں کرتا تھا
اسلئے اوسکی تعلیم تین مرتبہ اوسکو فرمائی لیس خود پیرجی صاحب کے قول سے ثابت
ہو گیا کہ اوس شخص کو تعلیم قراۃ قرآن کی ضرورت نہیں اور ہم بھی لکھتے ہیں کہ ضرورت
نہیں پھر کیوں ضرورت تھی کہ بلا ضرورت آپ قراۃ کی تشریح اوسکو سمجھاتے اور ایک
حکیم غیر ضروری دوا کی تشریح بیمار سے نہیں کہتا پھر آپ تو سردار اولین و آخرین
ہیں کس لئے ایسے حکیم ہیں بلا ضرورت کیوں تشریح فرماتے چونکہ وہ جلدباز تھا
پس اس خیال سے قراۃ کا بلحاظ احتیاط کے افزاد یا کہ سواے الحمد کے اور جسقدر تجھیں

آسان ہو پڑھ لیا کر صرف الحمد پڑھکر جلد بازی سے ٹکرین نہ لگا یا کر بلکہ بعد الحمد کے
اور بھی قرآن مین سے جو آسان تجھپر ہو پڑھا کر جیسا کہ دوسری حدیثون سے
ثابت ہوتا ہے **ابوداؤد** مین حدیث ہے **ترجمہ حدیث** ابوسعید رض سے
روایت ہے کہ حکم کئے گئے ہم **سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو** قرآن
مین سے پڑھنے کا - ایسا ہی ایک حدیث امام بخاری رح نے اپنی کتاب قراۃ
فاتحہ کے صفحہ ۸ مین لکھی ہے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کہ پڑھین
سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو **اور** فرمایا ابوسعید خدری رض نے کہ امام کے پیچھے صرف
سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو - اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ الحمد کے ساتھ اور بھی جو
کچھ آسان ہو پڑھنا چاہئے اسلئے **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو
مجمل طور پر حکم سنا دیا کیونکہ دوسری **حدیثون** مین مفصل حکم دیچکے تھے پھر
ہر ایک حدیث مین ہر ایک حکم کا **دوہرانا** کوئی لازمی امر تو ہے نہین -
آٹھوان جواب وہ شخص جو جلدی نماز پڑھ رہا تھا اور جسکو آنحضرت نے تعلیم
فرمایا اکیلا یعنی منفرد تھا اور **اکیلے** نمازی کو ہر حال الحمد پڑھنا بموجب **حنفی**
مذہب کے واجب ہے اور **خود** پیر جی صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳
مین اکیلے نمازی کے لیے الحمد کا پڑھنا لازم سمجھا ہے تو اب آپ ہی کے مذہب اور
آپ ہی کے قول کے موافق اس شخص کو تعلیم الحمد کی خاص کر کے ضرورت نہ تھی کیونکہ
الحمد تو ضروری ہی اوس نے پڑھی ہوگی - اور **آنحضرت** کو یہ گمان کیونکر ہو سکتا تھا کہ اس
نے الحمد نہین پڑھی ہے ورنہ اس فرض کا بھی کھول کر اوسکو بیان فرما دیتے سو
نوان جواب فاضل رامپوری نے یہ دلیل جو پیش کی کہ آنحضرت نے ایک اعرابی
جو قرآن نہ جانتا تھا صرف سبحان اللہ الحمد للہ سے نماز ادا کرنیکو فرمایا - پیر جی صاحب
بہت خوش ہوگئے کہ یہ تو **مطلب** کی سی کہدی افسوس ہر شخص جسکو عقل

انھی سے حقدار ہے کہہ سکتا ہے کہ جب ایک شخص جانتا نہیں کہ الحمد کسکو کہتے ہیں
یا الحمد کیسی پڑھی جاتی ہے یا ایک شخص دہقانی ایسے گانوں مین مسلمان ہوا
جہاں کوئی الحمد کیا نماز بھی پڑھنیوالا نہیں ہے نہ وہاں پڑھانیوالا کوئی ہے
یا ایک شخص گونگا ہے بالکل زبان کام نہیں دیتی وغیرہ تو کیا شخص اولکے
لئے یہ عذر معقول نہیں ہے کہ صرف سبحان اللہ الحمد للہ اور رکوع سجدہ
مین بھی یہی الفاظ کہہ لینے سے اوسکی نماز ہو جاوے بیشک اوسکو عذر معقول
ہے یا گونگا شخص معذور نہیں ہے کہ وہ کچھ بھی پڑھ سکے بیشک معذور ہے
اونکی نماز بغیر پڑھے قرآن کے بھی ہو جاویگی دیکھو بیمار آدمی جو کھڑا ہو کر
نماز نہیں ادا کر سکتا یا بیٹھکر بھی نہیں پڑھ سکتا آنحضرتؐ نے اوسکو لیٹکر
لیٹ کر یا اشارہ سے نماز ادا کرلینے کی اجازت فرمائی ہے حالانکہ قیام اور جلسہ
رکن نماز کا ہے۔ اب اگر آپ قیام کو بھی الحمد کیطرح فرض نہ سمجھیں تو آپکی
کون سنتا ہے اگر آپ کہیں گے کہ وہ تو بیماری سے معذور تھا اسلئے قیام
کی فرضیت اوس سے معاف ہوئی تو یہی جواب ہمارا بھی ہے کہ وہ اعرابی
اور وہ نیا مسلمان سورہ فاتحہ کے نجانتے سے اور گونگا زبان کے نہونے
سے معذور تھا اسلئے الحمد شریف اور قرآن شریف کی فرضیت اوسوقت
اوس سے معاف ہوئی ہے جب وہ ناواقف واقف ہو جاویگا گونگا تندرست ہو جاوے
وہی فرضیت اونپر بھی ثابت ہو جاویگی اور سنئے دیکھو تندرست آدمی جبکہ
وہ بیوضو ہو وضو کرنا یا جبکہ حاجت غسل کی رکھتا ہو غسل کرنا فرض ہے۔
بیوضو اور غسل کے نماز دونوں کی نہوگی لیکن جبکہ وہ بیمار ہو پانی نقصان
کرتا ہو تو اللہ و رسول نے اونکو معذور سمجھکر معاف فرمایا ہے اور تیمم کا
حکم دیکر آسانی کردی ہے اب کوئی اہل ایمان کہہ سکتا ہے کہ وضو اور

غسل کسی پیفرض نہین اگر فرض ہوتا تو حکم تیمم کا نہ پایا جاتا الحاصل ان
تمام مثالون اور حوالون سے یہ ہوا کہ اللہ و رسول کے سارے حکم کسی ایک
حدیث یا ایک آیۃ مین آ نہین گئے کہ اونھین پر حصر کرکے باقی آیتون یا حدیثون
سے انکار کیا جاوے پھر آپکا یہ قاعدہ رد ہوگیا کہ اس حدیث مین سورہ فاتحہ کا
ذکر نہین لہذا وہ فرض بھی نہین — اور یہ کہ دوسری حدیثون کا حکم اس حدیث نے
رد کر دیا الحاصل یہ ہے کہ جسطرح بیمار کا حکم تندرست آدمی کے حکم کو نہین
رد کر دیتا اسیطرح نجاست والیکا حکم جاننے والے کے حکم کو بدل نہین دیتا فلہ الحمد
دسوان جواب آیۃ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کو احادیث رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑنے کے لئے حنفیون نے آڑ بنا رکھا ہے ورنہ دیکھیے وہ
خود نماز کی حالت مین اس آیۃ کا بہت جگہہ خلاف کرتے ہین امام نماز مین
قرآن پڑھ رہا ہے حنفی صاحب آئے سنتین پڑھنے لگے عبارت نیت کی شروع
کر دی تو بیس لفظون مین پوری کی پھر اللہم ختم کر رہے ہین اسکا
ثبوت بھی کافی نہین اقسموں مین جسکا رتبہ نفل سے زیادہ نہین وہ امام کے پیچھے
پڑھا جاوے اور جسکے پڑھنے کی تاکید پیغمبر خدا فرماوین اوسپر خیال نہو اور
امام صاحب قرآن پڑھ رہے ہین حنفی مقتدی صاحب اپنا کام بنا رہے ہین
و اذا قرئ القرآن کا حکم وہان نہین مانتے پھر ایک جماعت ہو چکی مقتدی سنتین
پڑھ رہے ہین تو دوسری جماعت کھڑی ہوئی اوسکا امام قرآن پڑھ رہا ہے سنتا
کون ہے — یہان پر آپنے بھی اپنے مذہب ہی کا بول بالا رکھا اور حدیث
و قرآن دونو کو پٹے کیا بہیت تیمم نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو
میروی بترکستان ست ۔ گیارہوان جواب بعض حضرات جو
اپنے تئین حیدر واصل نہین نہین محمد فاضل خیال کرتے ہین وہ لوگ

لقمہ مرائی کرلیتے ہیں کہ میاں جب کسیکو امام بناد یا تو امام تو سبھی کچھ کر لیتا ہے گویا امام کا فعل مقتدیکا فعل ہے **واہ** صاحب خوب تاویلیت حرچے کی امام تو جب بھی کر لیتا ہے بیچارہ نیت کر لیتا ہے سبحانک اللہم پڑھتا ہے رکوع سجدہ التحیات درود شریف وغیرہ سبھی کچھ برداشت کرتا ہے **آپ** یوں کیا کیجئے کہ باوضو ہی بیٹھے رہیں گھر میں امام کے پیچھے بیٹھے اب امام صاحب آپ سب کچھ کر کے نیت باندھ لیں گے۔ آخر جب وہ سلام پھیریں آپ وعلیک کر کے اپنا گھر لیں۔

بارہنواں جواب کتاب نور الانوار حنفیہ کے اصول کی کتاب ہے اوسمیں لکھا ہے کہ آیہ و اذا قرئ القرآن تو قرآن پڑھنے سے عام طور پر سبکو منع کرتی ہے۔ اور دوسری آیہ فاقرئوا ما تیسر من القرآن سبکو پڑھنے کا حکم دیتی ہے تو اب یہ دونوں آیتیں باہم مخالف ہوئیں اصول یہ کہتا ہے کہ جب دو آیتوں کا حکم باہم **مخالف** ہو تو دونوں آیتوں کا حکم جاتا رہیگا اور سنت **رسول اللہ** کو تلاش کرنا پڑیگا پھر جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سے ثابت ہوگا اوسی پر عمل کیا جاویگا۔ **آپ** کے اصول نے قرآن مجید کی دو آیتوں کو **رد کر دیا** جو کہ دونوں آیتیں احادیث رسول پاک کو منسوخ کرنے کے لئے آئی تھیں پورا سہارا تھیں **اب** وہ اور آپ سمجھ لیں ہماری ساری دلیلیں صحیح سلامت موجود ہیں **اولاً** قول امام محمدؒ کا دیکھو ہدایہ میں لکھا ہے کہ امام کے پیچھے نماز سریہ میں الحمد شریف پڑھنا اول ہے **دوم** حضرت بڑے پیر صاحب اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں الحمد کو نماز کا رکن یعنی فرض لکھتے ہیں اسکے بغیر نماز درست نہیں فرماتے **سیوم** خود حضرت امام **اعظمؒ** فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث یا قول صحابہؓ کے سامنے میرا قول کچھ نہیں **سواسلئے** تمہاری آزمائش کے لئے چند حدیثیں ہم لکھتے ہیں کہ دیکھیں تم

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے مقلد ہوا چھوٹے پہلی حدیث صحیح مسلم میں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے کوئی نماز اور نہ پڑھے اوسمین سورہ فاتحہ یعنی الحمد تو وہ نماز ناقص ہے تین بار ناقص فرمایا۔ کہ وہ نماز پوری نہیں ہوتی پس کہا گیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ البتہ ہوتے ہیں ہم امام کے پیچھے تو کہا ابوہریرہ نے پڑھ تو اوسکو آہستہ اسلیے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تقسیم کی مین نے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندہ اپنے کے پھر الحمد کو تقسیم کر کے آخر حدیث تک پہنچا دیا ثابت ہوا کہ اللہ صاحب نے الحمد کو بجنسہ نماز قرار دیا گویا نماز کا سر ہے پھر جیسا کہ بغیر سر کے انسان ناقص محض ہو جاتا ہے اسیطرح بغیر الحمد نماز ہوگا اور محض ناقص ہو جاتی ایکبار آپکا ناقص فرمانا کافی تھا تین بار ناقص فرمانا بھلا کیونکر نماز کو باقی اور سلامت چھوڑیگا بغیر سر کا مردہ اور مثل اسکے نماز کو کردیگا جیسے مردہ بچہ اونٹنی اسقاط کردے۔ یعنی گرا دیوے پھر ایسی نماز کس مصرف کی ہے۔ دوسری حدیث روایت کی بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ اصحاب اپنے کے جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے منہ مبارک کیا ہماری طرف اور فرمایا کیا پڑھتے ہو تم بیچ نماز اپنی کے جبکہ امام پڑھتا ہے سارے چپ ہو گئے آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا پھر بولا ایک یا کئی شخص ہمنے پڑھا یا رسول اللہ فرمایا مت کرو ایسا اور لیکن پڑھ لیا کرو فاتحہ آہستہ سے۔ تیسری حدیث بیہقی مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں نماز اوس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ امام ہو یا غیر امام۔ چوتھی حدیث بیہقی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ نہ پڑھو پیچھے میرے کچھ بھی مگر پڑھو سورہ فاتحہ۔ پانچوین حدیث طبرانی شریف مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی نماز پڑھے پیچھے امام کے پس چاہیے کہ پڑھے سورہ فاتحہ + چھٹی حدیث بلوغ المرام مین ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی نماز ہی نہین جسنے نہ پڑھی سورہ فاتحہ + ساتوین حدیث ابن حبان و دارقطنی مین ہے کہ فرمایا آپنے جائز نہین ہوتی وہ نماز جسمین سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے + آٹھوین حدیث ابوداود مین ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم پڑھتے ہو اپنے امام کے پیچھے کہا ہان فرمایا کہ نہ پڑھا کرو مگر سورہ فاتحہ کیونکہ نہین نماز ہوتی اوسکی جس نے نہ پڑھا اسکو + نوین حدیث روایت کی بخاری رح نے کتاب القراۃ مین یزید بن شریک نے کہا پوچھا مین نے حضرت عمر بن خطاب سے کہ امام کے پیچھے قراۃ کرون فرمایا ہان مین نے کہا کہ اگر آپ پڑھتے ہوت کہا مین پڑھتا ہون تو بھی پڑھو + دسوین حدیث روایت کی بخاری نے اسی کتاب مین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم کرتے کہ پڑھا جاوے امام کے پیچھے ظہر اور عصر مین الحمد اور ایک ایک سورہ ساتھ پہلی دو رکعت مین الحمد فقط + گیارہوین حدیث روایت کی امام بخاری رح نے کتاب مذکور مین ابوہریرہ سے کہ مین نے سنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھا کرتے تھے امام کے پیچھے ۔ بارہوین حدیث روایت کی امام بخاری رح نے کتاب مذکور مین مجاہد سے روایت کرکے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے قراۃ کرتے ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ قراۃ فاتحہ کی فرضیت کے قائل ہین + تیرہوین حدیث روایت کی کتاب مذکور مین امام بخاری رح

عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم لوگ میرے پیچھے پڑھا کرتے ہو لوگوں نے عرض کیا
کہ ہاں یا رسول اللہ جلدی جلدی پڑھ لیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہ کیا کرو
ایسا مگر سورہ فاتحہ ۔ فقط سیکڑوں حدیثوں کو نقل کرنے کی ہمکو ضرورت
کیا ہے کتاب بین الحکم کی حدیثوں سے لبالب بھری ہیں ترجمہ اردو ہو گیا ہے ۔
اہل ایمان کے لیے رسول مقبول کا ایک ہی حکم لاکھوں حکمِ غیر سے بہتر ہے خیر جبری
نہ سہی آپ حنفی ہی کہلا کر دیکھیں کہ اپنے امام کا پاکیزہ حکم کہاں تک آپ مانتے ہیں
امام اعظم رح کا حکم ہے سُن لو اُتْرُکُوا قَوْلِی بِخَبَرِ الرَّسُوْل امام ترجمہ
چھوڑ دو میرے قول کو رسول مقبول کی حدیث کے سامنے اور قول صحابہ رض کے
سامنے ۔ اب کوئی کیا ثبوت آپ دے سکتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح کے اس
پاکیزہ قول کے آپ سچے مقلد ہو چکے ہیں اگر واقعی امام صاحب کے اس مبارک
قول کو آپنے مانا ہے تو زیادہ نہیں دس بیس مسائل ہی پیش کیجیے کہ ہمنے حدیث
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں فلانا فلانا قول اپنے امام کا چھوڑا ہے
ورنہ ہمسے ثبوت لیجیے ہم ثابت بھی کئے دیتے ہیں کہ صدہا اقوال امام اعظم رح کو
ہمنے حدیث صحیح رسول مقبول کے مقابلہ میں چھوڑ دیا ہے بلکہ حنفی لقب
کو بھی بمقابلہ محمدی خطاب کے ہمنے ترک کر دیا ہے اگر آپ بھی آیندہ سچے مقلد
امام کے بننے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں تو آئیے اہلحدیث کے ہاتھ پر بیعت کیجیے ۔
اے بھائی حنفیو کسی بات میں تو پورے اترو جسطرف کو دیکھا جاتا ہے آپ ہی لوگ
گرے پڑے نظر آتے ہیں قیامت قریب آگئی اب تو سنبھل بیٹھو پھر کب سنبھلے
ہوگے ۔ قراۃ فاتحہ خلف امام کی حدیثوں کے رد کرنیکے لیے صحابہ کو تم لوگ
آیۃ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کے مخالف ہونیکا الزام لگاتے ہو تمکو کبھی یہ خیال بھی

آتا ہے یا نہیں از جناب پیغمبر خدا سے بہتر کلام مجید کو کون سمجھ سکتا ہے آپ صاحب پہلے اپنے اون الزامات سے جو محمدیان اہلحدیث نے آپ کے مذہب پر لگائے ہیں اپنے مذہبی دامن کو پاک کر لیں کہ جسکے لئے آپ کے بڑے بڑے علماء کوشش کرتے کرتے مر گئے اور کسی سے حق الامر کا رد نہ ہو سکا۔ اگر پیرجی صاحب طمع آزمائی کرکے بہت مال صرف کرنا چاہتے ہیں میدان میں آئیں کر دکھائیں مگر ہرگز نہ کر سکینگے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ اگرچہ حنفیہ آپکے دیگر مددگار رہجاویں۔ لیجئے راقم چند الزامات منجملہ اون صد ہا الزامات کے جو قرآن وحدیث کے صریح مخالف ہیں آپکی نذر کرتا ہے کہ ان حکموں کو حنفیوں نے اپنے محض قیاس سے بلاوجہ رد کر دیا ہے۔ اب ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر آپ نے صحیح حدیثوں سے ان الزامات کو اپنے مذہب کے سر سے اوٹھا دیا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کے مرید ہو کر مبلغ ایکسو روپیہ آپ کی نذر کرینگے لکھوا لیجئے ضامن معتبر لیجئے۔ اول تسلی کر لیجئے ہر طرح پر ہم موجود ہیں —

حنفیہ پر الزام کہ اُنھوں نے قرآن وحدیث کو اپنے مولویوں کے قیاس سے صاف طور پر چھوڑ دیا ہے

شمار	حکم قرآن وحدیث	انکی صنعتین قیاسی حکم علماء حنفیہ
۱	نماز جمعہ کی سب جگہہ فرض ہوگی گانوں ہوں خواہ شہر اگرچہ چار ہی آدمی ہوں	نہیں۔ گانوں والوں پر جمعہ فرض نہیں ہے (ہدایہ وغیرہ)
۲	بچہ کو حد درجہ دو برس کی دودھ پلانا چاہئے	نہیں ڈھائی برس پلانا چاہئے۔ (ہدایہ وغیرہ)
۳	شراب اور کل نشہ کی چیزیں تھوڑی ہوں خواہ بہت	نہیں بھائی چار قسم کی شرابیں حلال ہیں مثلاً شراب جو یا گیہوں وغیرہ کیکہ طاقت و قوت کیواسطے نوش کیجاویں

نمبر		
	قطعی حرام ہین شرعی حد لگائی جاویگی	اگر شرارت کی غرض سے پیوین تو حرام ہین ۔ دوسری کل شرابین اگر زیادہ اسقدر نہ پیوین کہ بیہوش کردے حلال ہے ورنہ حرام ۔ یعنی حرام وہ پیالہ ہوگا جو غافل کردیوے اور جہانتک بیہوشی سے قبل پی گئی حرام نہین ۔ حد شرعی ہرگز نہ لگائی جاویگی ۔ دیکھو کتب فقہ ۔ (ہدایہ وغیرہ)
۴	بیاج لینا اور دینا کل جگہہ ہر شخص کے لیئے حرام قطعی ہے	نہین کافرون کے ملک یعنی دار الحرب مین کافرون سے بیاج لینا حرام نہین ۔ (کنز وغیرہ)
۵	ایمان ذکر الٰہی اور نیک عمل کرنے سے بڑہتا ہے غافل ہوجانے سے کم ہوجاتا ہے سبکا ایمان برابر نہین ہے اور ایمان قول و عمل سے ہے اور تصدیق سے	واہ ایمان نہ کبھی بڑہتا نہ کسی صورت سے کم ہوسکتا ۔ اور ایمان صرف تصدیق ہے اور اقرار عمل داخل ایمان نہین ہے ۔ ایمان ہمیشہ یکسان رہتا ہے دیکھو فقہ اکبر مسند شاید اسی وجہ سے حضرت غوث اعظم نے ایک گروہ حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہے
۶	مرد اور عورتون کی نماز کا ایک حکم ہے کچھہ فرق نہین ۔	بہت فرق ہے مرد ناف تلے اور عورتین سینہ پہ ہاتھہ باندہین ۔ اور سجدہ مین عورتین کل جسم زمین سے لگاوین مرد بائین پیر پر بیٹھین قعدہ دونون مین بیٹھین اور عورتین سرین پہ
۷	محرمات ابدیہ یعنی ماں بہن پھوپھی خالہ سے نکاح و صحبت حرام قطعی ہے ۔	آپنے نکاح اور صحبت دونون حرام نہین جانکر کرے تو بھی شبہہ کے حیلہ سے حد شرعی اوپر نہ لگے گی البتہ لات گھونسہ سے گوشمالی کیجاویگی
۸	قاضی کا حکم اگر خلاف ہو غاقبت مین	قاضی کی ماری سب جگہہ حلال ہے ۔ اگرچہ مقدمہ

نمبر	مسئلہ	جواب
	نہین مل سکتا ہے ۔	جھوٹے گواہان سے کیا گیا ہو سکتا کہ دعوی ہو یا کسی کی عورت کا ناحق دعوی ہو ۔ جب قاضی صاحب نے فتوی دیدیا کو جھوٹی گواہی سے ہو بیگان میں رہنا اور عورت سے صحبت کرنا حلال ہو جاتا ہے ۔ اللہ تعالی کے نزدیک بھی ۔ اور دنیا میں بھی
۹	مدینہ منورہ مانند مکہ معظمہ کے حرم ہے	مدینہ حرم نہین ہے ۔ ہرگز نہین ہے ۔

اب بہت الزامات حدیث سو حدیث سے زیادہ ہین شمار ممکن نہین ہمارے پاس تحریری انکار حنفیون کا موجود ہے کہ اپنے امام کے خلاف صحیح حدیث پیغمبر خدا کو بھی ہم نہ مانینگے صحابہ رضی کی ہم کب مانتے ہین ۔ دوسری قسم کا انکار حنفیون وہی ہے جسکی خبر مخبر صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ۔ دیکھو دارمی شریف مین حدیث ہے مقدام ابن معدیکرب روایت کرتے ہین کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کین بہت چیزین دن خیبر کے گدہا وغیرہ پھر فرمایا آنحضرت نے قریب ہے کہ ایک شخص تکیہ لگائے ہوگا اپنے پلنگ پر بات کیا جاویگا یعنی اوسکے روبرو ذکر کیا جاویگا میری حدیث کا پس کہیگا وہ کہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے بس ہے کتاب اللہ کی (یعنی قرآن ہمین اور تمہین کافی ہے) جو کچھ اوسمین پاوینگے حلال تو حلال جانینگے اوسکو ۔ اور جو کچھ پاوینگے اوسمین حرام تو حرام جانینگے اوسکو ۔ خبردار ہو تحقیق جو کچھ حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مانند حرام کئے ہوئے اللہ ہی کے ہے ۔

یحیی ابن کثیر سے روایت ہے کہا کہ حدیث فیصلہ کرنیوالی ہے قرآن کا اور نہین ہے قرآن فیصلہ کرنیوالا احادیث کا ۔ اور روایت ہے حسان سے فرمایا کہ تھے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

واسطے حدیث کے جیسے کہ نازل ہوتے واسطے قرآن کے ✣ حضرت سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ تحقیق وہ حدیث بیان کرتا تھا ایک روز حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کہا ایک شخص نے کہ بیچ قرآن کے ہے وہ بات کہ مخالف ہے اس حدیث سے کہا اسنے شخص بیان کرتا ہون مین تجھے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو اعتراض کرتا ہے بیچ اوس حدیث کے کتاب اللہ کی سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت جاننے والے کتاب اللہ کی تجھ سے ۔ ان تمام دلائل سے جو ہمنے بیان کین صاف یہ معلوم ہوگیا کہ کوئی حدیث بھی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہین ہے کہ مخالف ہو قرآن سے پس ثابت ہوگیا یہ مدعا سورہ فاتحہ کا نماز مین ہر نمازی کو خواہ امام ہو۔ خواہ مقتدی خواہ اکیلا فرض کہ نماز کسیکی بغیر پڑھنے سورہ فاتحہ کے نہوگی نہوگی ہرگز نہوگی ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ✣ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✣ جو سنت کو چھوڑے وہ سنی نہین ✣ مسلم ہاں وہ حنفی نہین ؎ نیرگیش نداند اہل دلیل ✣ کہ حکم پیمبر گذار رحیل ✣ ؎ ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ✣ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ✣ اور اللہ سبحانہ ہدایت کرے جسکو چاہے راستہ سیدہا ✣

در صفت حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب و دندان محمد سے ہین جو ہ آئے حدیث ✣ کیون نہون دیدہ دل محو تماشائے حدیث

بڑے عاقل ہین وہی جو کہ ہین بینائے حدیث ✣ وہی ہوشیار ہین جو ہو چکے شیدائے حدیث

یہی کہتے ہین سبھی آپکے شیدائے حدیث ✣ نقد جان جائے تو جائے یہ ملجائے حدیث

نور باطن کو ذرا اپنے جو دکھلائے حدیث ✣ لو ابھی ہوئے ہر ایک محو تماشائے حدیث

کسکو دیکھون نہین تجھ دلبر زیبائے حدیث ✣ ہے مرے پیش نظر صورت رعنائے حدیث

کیا وہ دل جسمین نہین عشق و تمنائے حدیث
ہے وہ سودائی کہ جسکو نہین سودائے حدیث

ہے وہی زندۂ جاوید یہان تمین بیشک
جان دیتا جو یہان پر ہو تولائے حدیث

ساتھ قرآن کے لازم ہے تلاوت اسکی
کیونکہ ہے صاحب قرآن سے املائے حدیث

کلام اونکا ہے جو کرتے ہین آپ کلام
ہے فقط حکم الٰہی سے سب انشائے حدیث

شوق نے دشت نوردی کیا جو تجکو اے دل
تو ہو مجنون کیطرح بادیہ پیمائے حدیث

شوق دید در دندان پیمبر ہی مدام
رشتۂ دل مین پروتا ہون گہرہائے حدیث

کہہ تو وہ کون ہین دنیا مین بجز اہل اثر
کہ جو ماست مین ہوئے ہون چمن آرائے حدیث

ہو کے پھر آؤ یہان تشنہ لبان سنت
لو پیو یہان سے کہ ہے جوش پہ دریائے حدیث

ہین وہی صاحب عرفان و طریقت آگاہ
جو کہ ہین عارف قرآن و شناسائے حدیث

کیا کلام متبرک ہے یہ سبحان اللہ
واہ کیا نثر معارف ہے یہ املائے حدیث

ہم سے مسکینون کے گھر مین بھی قدم رنجہ کیا
یہی جی چاہتا ہے چوم لون مین پائے حدیث

اسمین فرمان الٰہی ہے کہ ما اتاکم
دیکھ قرآن سے کیا کچھ ہے شرف افزائے حدیث

واہ کیا متن حدیث نبوی ہے قرآن
کیا ہی قرآن کی تفسیر ہے انشائے حدیث

گرچہ مسکین ہین بیٹھے ہین وہی سلطان جہان
لگ گئی جنکو یہان دولت کبرائے حدیث

کیا کہون ہائے کہ لب شہد ہوئے جاتے ہین
یہ بیانات لب لعل شکر خائے حدیث

اہل بدعت کے ستم سے ہو کہان جائے پناہ
اہل سنت کو بجز دامن والائے حدیث

زندہ ہو جائینگے سب مردۂ بدعت واللہ
چارہ سازی یہ جو آئینگے مسیحائے حدیث

کیون نہ ہون اہل حدیث آج امت کے امام
کہ وہ رکھتے ہین شرف پایۂ والائے حدیث

ہو گیا فضل خدا سے وہ خدیو جنت
ہو گیا جسپہ یہان سایۂ طوبائے حدیث

ولہ

ہم اسی آس پہ پڑھتے ہین گنہگار حدیث
کہ دکھائے ہمین فردوس کا گلزار حدیث

کرتا ہے چون وچرا سنکے تو ہر بار حدیث
کوئی چھڑوائے نہ چھوڑون کبھی زنہار حدیث
دین وایمان کو ہم کسطرح ثابت کرتے
جسکے ہر حرف سے اک نور نبوت ہے عیان
جسکے گل چین کو کسیطرح کا کھٹکا ہی نہین
اسکے پڑھنے سے شفا پاتے ہین بیمار شکوک
ذکر واذکار ہے کیا اس سے جہان مین بہتر
جسکو ہے جملہ مذاہب پہ جہان کی ترجیح
کیا وہ مومن ہے کہ لے قول کسیکا کیہو
گرچہ سنی ہے تو بیچ اہل ضلالت سے ابھی

بے ادب کچھ تو سمجھ کس کی ہے گفتار حدیث
تا دم مرگ ہے لوگو مری بس یار حدیث
چھوڑ جاتے نہ اگر سید ابرار حدیث
ہے وہ صد صلّ علی مطلع انوار حدیث
قدر کر قدر یہ ہے گلشن بیخار حدیث
زخم وسواس کو ہے مرہم زنگار حدیث
لاؤ قرات سناؤ مجھے ہر بار حدیث
جان لو اسکو محمد کی ہے گفتار حدیث
کہ مجھے بس ہے یہی اب نہین درکار حدیث
دینا ہاتھون سے نہ مسلم تو خبردار حدیث

اول وآخر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَرَحِمَنَا مَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْنَ

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ سوال ۱ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا ناجائز ـ حرام ہے یا حلال ثواب ہے یا گناہ کبیرہ +

الجواب منجانب مولوی عبدالحی صاحب محدث لکھنوی ـ مقتدی پر قرأت فاتحہ وغیرہ فرض نہین ہے لحدیث قراءۃ الامام قراءۃ لہ ـ اور یہ حدیث صحیح یا حسن ہے باعتبار بعض اسانید کے ـ باقی ہر بہ نماز مین مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا

اولی ہے اور جہریہ نماز میں بھی اگر امام کے سکتات میں موقع ملے پڑھ لے ورنہ قرآن کا
سننا بھی ضروری ہے اس قول پر سب آیات و احادیث منطبق ہو جاتی ہیں اور کسی پر
سے عمل نہیں چھوٹتا فقط محمد عبد الحی عفا عنہ از لکھنؤ فرنگی محل نہم سنہ روز جمعہ ۱۳۰۰

سوال رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور پہلے قعدہ سے اوٹھکر رفع
الیدین کرنا سنت ہے یا مکروہ ونا جائز وگوش کے دم ہلانے کی مشابہت اوس کے لئے ساری آتی
یا نہیں اور کیا احادیث رفع یدین منسوخ ہیں۔ اور کیا آنحضرت نے رفع یدین نہ فرمایا؟

جواب — وہ احادیث کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز
تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہیں فرمایا اونکے ثبوت میں محدثین کو کلام ہے۔ مگر اون میں
بعض روایات ثابت ہیں اور مرتبہ حسن اونکو حاصل ہے جالیسی روایتیں وہ نہیں ہیں
جن سے استدلال بالکلیہ ساقط ہو جاوے۔ اور روایات ثبوت رفع یدین آنحضرت
و بہت صحابہ سے وارد ہیں اور صحیح ہیں (اونمیں کسیکو کلام نہیں) اسیوجہ سے ابن ہمام
وغیرہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت سے رفع یدین اور کبھی ترک دونوں ثابت ہیں صحابہ کا عمل
اسیوجہ سے مختلف رہا ابن مسعود کا عمل ترک رفع یدین پر تھا اور اکثر صحابہ رفع یدین پر عمل کرنا
ثابت ہے۔ اور وہ حدیث مسلم مالی اراکم رافعی ایدیکم الخ اس رفع یدین میں
نہیں وارد ہے بلکہ اوس رفع یدین میں ہے جو صحابہ بوقت سلام کے اور فراغت نماز کے
کیا کرتے تھے اوس سے آنحضرت نے منع فرمایا اور بوقت رکوع وغیرہ رفع یدین کی ممانعت
کسی حدیث میں وارد نہیں ہوئی۔ اور یہ قول احادیث رفع یدین سب ابتداء اسلام میں تھیں
اور منسوخ ہیں محض غلط ہے۔ اسکی کوئی سند نہیں ہے۔ ۹ صفر ۱۳۰۰ محمد عبد الحی لکھنؤ فرنگی محل

سوال — تصانیف امام بخاری سے کون کونسی کتابیں ہیں اور وہ کتابیں سب
اہل مذاہب اہل سنت والجماعت کے نزدیک واجب العمل و مقبول ہیں یا نہیں۔

جواب — بخاری کی تصانیف سے رسالہ رفع یدین و رسالہ قرأۃ خلف الامام ہم

اب بھی جو بحث و صریح ... والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم فقط

فہرست کتاب فوز الحق

تمت

غلط نامہ رسالہ فوز الحق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۵	مرتکب اور حرام	مرتکب حرام	۳۹	۱۸	آپنے بھی	بھی آپنے
[illegible]	۱۱	کرتے	کرو چاروں مذہب	۴۱	۱۰	جاتی	جاتی ہے
۱۱	۱۴	تبوت	ثبوت	۴۳	۸	بخبر الرسول	بخبر رسول
۱۳	حاشیہ	آزکر	اریکڈ کر	۴۳	۱۰	اب کوئی کیا	اب کیا کوئی
۱۷	۲۰	سچا کیا	سچا لکھا	۴۴	۹	اوا ٹھا دیا	اوٹھا دیا
۱۹	۲	جسمین	جنہیں	۴۵	ضمیمہ ۲	حلال ہے	حلال ہیں
۲۸	۱۰	معارہ	معاہدہ	۰	ضمیمہ ۱۰	کم ہوتا سکا	کم ہوتا
۳۰	حاشیہ	دیکھیے چاہے	دیکھیے جا بجا	〃	۱۱	ایمان	سکا ایمان
[illegible]	۱۱	الحمد پڑھنا	الحمد کا پڑھنا	〃	۱۳	اونیر	اونپر
۳۳	۱۰	وغیرہ اور	وغیرہ کے اور	۴۶	۱۰	بات	بات
۳۴	۱۲	سوجود	موجود	۴۸	۱۱	قدم بخہ	قدم رنجہ
۳۵	۱۸	بالجہر کہون	بالجہر کہون				
۳۶	۱۱	تپسر	[illegible]				

تمت